

بِفِضَائِ كَرَمِ
اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت، شاہ
امام احمد رضا خان علیہ
رحمۃ الرحمن



بِفِضَائِ نَظَرِ
سراج الائمہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

محرم الحرام ۱۴۳۹ھ
اکتوبر ۲۰۱۷ء

۳۵ ص

تاریخ اسلام

حُسینِ قافلے
کے شرکاء

۳۰۹ ص

مدنی نگر کے جوان

۲۷ ص

اسلام کی روشن تعلیمات

دوسروں کو ترجیح دیجئے

۳۶ ص

یزیدی لشکر کا انجام

نیا مدنی سال
مبارک ہو

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یارب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِیؒ فرماتے ہیں:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کا نیا سال یکم محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے، ہو سکے
تو ہر سال یکم محرم الحرام کو آپس میں نئے مدنی سال کی مبارکباد دینے کا رواج ڈالنا چاہئے۔

فریاد

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران
مولانا محمد عمران عطاری

اپنے بچوں پر نظر رکھئے

صحبت اچھی ہو یا بُری ضرور رنگ لاتی ہے، فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس تم میں سے ہر ایک کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے۔ (ترمذی، 4/167، حدیث: 2385) یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اُسے جانچ لو کہ اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مُطبیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں؟ رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾ (پ 11، التوبہ: 119) ترجمہ کنز الایمان: ”اور سچوں کے ساتھ ہو۔“ صوفیا فرماتے ہیں کہ انسانی طبیعت میں اخذ یعنی لے لینے کی خاصیت ہے۔ خریص کی صحبت سے حرص، زاہد کی صحبت سے زُہد و تقویٰ ملے گا۔ (مراۃ المناجیح، 6/599)

اچھی صحبت اپنانا اور بُری صحبت سے خود کو اور اپنے بچوں کو بچانا ضروری ہے۔ مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ القیوم فرماتے ہیں: بُرے ساتھی سے بُرا سانپ بہتر ہے کہ بُرا سانپ جان لیتا ہے جبکہ بُرا ساتھی دوزخ کی طرف لے جاتا ہے، دُنیا میں بُرے ساتھی سے بدتر کوئی چیز نہیں یہ میری آنکھوں دیکھی بات ہے۔ (مثنوی شریف، 5/269 ملقطاً) **اپنے بچوں پر نظر رکھنا** اس لئے بھی ضروری ہے کہ علمِ دین سے دُوری، نا سمجھی اور کچی عمر کی وجہ سے بسا اوقات بچے ایسے انوکھے کام کر بیٹھتے ہیں جو جان لیوا ثابت ہوتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا دردناک سانحہ پیش آیا۔ میری تمام عاشقانِ رسول سے **قریاد** ہے کہ وہ **”اپنے بچوں پر نظر رکھیں“** کہ کل کلاں ان کے ساتھ کوئی سانحہ پیش نہ آئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں عافیت و راحت عطا فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

18 اگست 2017ء (بروز جمعہ) گوجرانوالہ (پنجاب، پاکستان) کارہائشی 19 سالہ نوجوان اپنے پانچ دوستوں کے ہمراہ ایبٹ آباد، کوہالہ کے مقام پر سیر و تفریح کے لئے گیا۔ دوستوں نے ہنسی مذاق میں شرط لگائی کہ اگر وہ دریائے نیلم کو تیر کر پار کرے گا تو وہ اسے 15000 روپے اور ایک موبائل دیں گے۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نوجوان نے دریائے نیلم میں چھلانگ لگا دی مگر درمیان میں جا کر بھری ہوئی موجوں کے سامنے ہار گیا اور دریا کی لہروں میں گم ہو گیا، اس کے دوست بھی اسے ڈوبنے سے نہ بچا سکے نہ اس کی لاش ملی۔ والدین اور رشتہ داروں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، پانچ دن بعد بے چارے نوجوان کی لاش ”پٹن“ کے قریب دریا سے ملی۔ شرط لگانے والے دوستوں کو پولیس نے گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔ (مختلف اخبارات سے ماخوذ) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان کی مغفرت فرمائے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت ”اولاد“ ہے، اس نعمت کی قدر کیجئے، اولاد کے دُنوی مستقبل کی بہتری کے لئے والدین کوشش کرتے ہی ہیں مگر وہ تو جب ہے کہ اس کے اُخروی مستقبل کی بھی فکر کی جائے، یہی عقل مندی ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق اپنی اولاد کی تربیت کیجئے، اسے اللہ و رسول کا فرمانبردار بنائیے، اچھی تربیت کے لئے علمِ دین سکھائیے اور **اپنے بچوں پر نظر رکھئے** کہ آپ کے بچے کیسے دوستوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے ہیں؟ کہاں آتے جاتے ہیں؟ ان کی پسند ناپسند کیا ہے؟ اچھے بُرے کاموں کی کتنی پہچان رکھتے ہیں؟ یاد رکھئے! صحبت کا انسانی زندگی پر بڑا اثر ہوتا ہے،

فہرس (Index)

صفحہ	موضوع	سلسلہ	نمبر شمار
1	اپنے بچوں پر نظر رکھئے	فریاد	1.
3	گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم موٹی / آپ کی نسبت اے نانائے حسین / کربلا کے جاٹاروں کو سلام	حمد / نعت / مناجات	2.
4	برما کے مظلوم مسلمانوں کے متعلق پیغام عطا	*****	3.
5	عبادت نبوت کی آخری اینٹ	تفسیر قرآن کریم	4.
6	قید خانہ	حدیث شریف اور اس کی شرح	5.
7	جنتیوں کا کھانا پینا	اسلامی عقائد و معلومات	6.
8	صبح کا آغاز (مدنی حلقہ)	بارہ (12) مدنی کام	7.
9	محرم الحرام میں نئی چیز خریدنا یا پہننا کیسا؟ / ”بھاڑ میں جا!“ کہنا کیسا؟ وغیرہ	مدنی مذاکرے کے سوال جواب	8.
11	ایک سینہ تک مشاہدہ اک وہاں سے پاؤں تک / صاف شکل پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں	اشعار کی تشریح	9.
12	مقام ابراہیم	روشن مستقبل	10.
13	بچو! ان سے بچو	*****	11.
13	کاش تیل لومڑی کی بات نہ سنتا!	جانوروں کی سبق آموز کہانیاں	12.
14	ضد کیوں؟	*****	13.
15	فرامین بزرگان دین رحمہم اللہ السبیل / احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی / علم و حکمت کے مدنی پھول	26 مدنی پھولوں کا گلہ سستہ	14.
17	امام العادلین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	روشن ستارے	15.
19	گھر اور سر	کیسا ہونا چاہئے؟	16.
20	حقوق العباد کے معاملے میں احتیاط / جو اپنی مکتوب دیئے کیلئے آئی ہوئی رقم لوٹا دی	مکتوبات امیر اہل سنت	17.
21	مرغی فروشوں کے لئے ایک اہم مسئلہ / پلاٹ کی رجسٹری کے نام پر مٹھائی لینا کیسا؟	دارالافتاء اہل سنت	18.
23	سونے کو سونے کے بدلے بیچنا کیسا؟ / آن لائن خرید و فروخت سے متعلق اہم مسئلہ	احکام تجارت	19.
25	بھاؤ کم کروانا	*****	20.
26	سودے پر سودا	*****	21.
27	دوسروں کو ترجیح دیجئے	اسلام کی روشن تعلیمات	22.
28	گنج شکر (حضرت سیدنا بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)	تذکرہ صالحین	23.
29	محرم الحرام میں وصال فرمانے والے بزرگان دین	اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے!	24.
32	قصور اپنا بھی ہے (بے روزگاری: آخری قسط)	نوجوانوں کے مسائل	25.
33	غصے پر قابو پانے کے طریقے / سوشل میڈیا کے 5 نقصانات	فیضان جامعۃ المدینہ	26.
35	حسینی قافلے کے شرکا	تاریخ اسلام	27.
36	یزیدی لشکر	*****	28.
37	میدان کربلا	*****	29.
38	اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد	*****	30.
39	رشتوں کی تلاش (قسط: 1)	اسلامی زندگی	31.
41	خلیفہ ہارون رشید اور ترویج علم	انتقالی شخصیات کے کارنامے	32.
43	عورت کے اخراجات	اسلام اور عورت	33.
44	یہ بھی میری ماں ہیں (حضرت سیدتنا ام البنین ربیعہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)	تذکرہ صالحات	34.
45	بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟ / اسلامی بہن کا معاملہ یا سنی عالمہ کا ہاتھ چومنا کیسا؟	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	35.
46	محرم الحرام میں ثواب کماتے کے طریقے	*****	36.
47	علمائے کرام، شخصیات، اسلامی بھائیوں، مدنی متوں اور اسلامی بہنوں کے تاثرات	آپ کے تاثرات اور سوالات	37.
49	فیضان فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	کتب کا تعارف	38.
50	شخصیات کی مدنی خبریں	*****	39.
51	پیغام عطا اپنی نواسی کے نام	امیر اہل سنت کی بعض مصروفیات	40.
53	سلام اور اس کا جواب / کرنٹ لگ جائے تو کیا کریں؟	اسلامی طریقے / ابتدائی طبی امداد	41.
54	مولانا مفتی غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کی عیادت / مفتی عبدالشکور بدوی مرحوم کے شہزادوں سے تعزیت	تعزیت و عیادت	42.
55	عاشق صدائے مدینہ کے لئے حکمت بھرے مدنی پھول	امیر اہل سنت کے صوتی پیغامات	43.
58	اے دعوت اسلامی تری دھوم مچی ہے	دعوت اسلامی کی مدنی خبریں	44.

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

اکتوبر 2017ء

محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

شمارہ: 10

جلد: 1

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

ہدیہ فی شمارہ (سادہ): 35

ہدیہ فی شمارہ (رنگین): 60

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (سادہ): 800

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات (رنگین): 1100

مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کی صورت میں

سالانہ ہدیہ (سادہ): 419 سالانہ ہدیہ (رنگین): 720

☆ ہر ماہ شمارہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنے کے

لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر رقم جمع کروا

کر سال بھر کے لئے بارہ کوپن حاصل کریں اور ہر

ماہ اسی شاخ سے اس مہینے کا کوپن جمع کروا کر اپنا شمارہ

وصول فرمائیں۔

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 720 12 شمارے سادہ: 420

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ

کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے

Call: +9221111252692 Ext: 9229-9231

OnlySms / Whatsapp: +923131139278

Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ

پرائی سبزی منڈی محلہ سودا گران باب المدینہ کراچی

فون: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2660

Web: www.dawateislami.net

Email: mahnama@dawateislami.net

☆ اس شمارے کی شرعی تفتیش دارالافتاء اہلسنت کے

مفتی حافظ محمد کفیل عطاری مدنی مدظلہ العالی نے فرمائی ہے۔

☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

<https://www.dawateislami.net/magazine>

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے
فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی
ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ، 1/490، حدیث: 907)

سلام

کربلا کے جاٹاروں کو سلام

کربلا کے جاں نثاروں کو سلام
فاطمہ زہرا کے پیاروں کو سلام
یا حسین ابنِ علی مشکل گشا
آپ کے سب جاں نثاروں کو سلام
اکبر و اصغر پہ جاں قربان ہو
میرے دل کے تاجداروں کو سلام
جس کسی نے کربلا میں جان دی
ان سبھی ایمانداروں کو سلام
رحمتیں ہوں ہر صحابی پر مدام
اور خصوصاً چار یاروں کو سلام
یا خدا! اے کاش! جا کر پھر کروں
کربلا کے سب مزاروں کو سلام
جو حسین قافلے میں تھے شریک
کہتا ہے عطار ساروں کو سلام

وسائلِ بخشش، ص 605

از شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت / استغاثہ

آپ کی نسبت اے نانائے حسین

آپ کی نسبت اے نانائے حسین
ہے بڑی دولت اے نانائے حسین
مر کے بھی نکلے نہ میرے قلب سے
آپ کی الفت اے نانائے حسین
واسطہ غوث و رضا کا دُور ہو
ہر بُری خصلت اے نانائے حسین
اب مدینے میں بلا کر دُور کر
یہ غمِ فُرقَت اے نانائے حسین
سبز گنبد کی بہاریں دیکھ لوں
آئے وہ ساعت اے نانائے حسین
از طفیلِ غوثِ اعظم دور ہو
قبر کی وحشت اے نانائے حسین
ہر ولی کا واسطہ عطار پر
کیجئے رحمت اے نانائے حسین

وسائلِ بخشش، ص 257

از شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

حد / مناجات

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ

گناہوں کی نحوست بڑھ رہی ہے دم بدم مولیٰ
میں توبہ پر نہیں رہ پارہا ثابت قدم مولیٰ
گنہ کرتے ہوئے گر مر گیا تو کیا کروں گا میں
بنے گا ہائے میرا کیا کرم فرما کرم مولیٰ
سنہری جالیوں کے سامنے اے کاش! ایسا ہو
نکل جائے رسولِ پاک کے جلووں میں دم مولیٰ
بنا مجھ کو محمد مصطفیٰ کا عاشق صادق
تو دیدے سوزِ سینہ کر عنایت چشمِ نم مولیٰ
بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے
ترے محبوب پر ہر دم دُرودِ پاک ہم مولیٰ
رسولِ پاک کی دکھیااری امت پر عنایت کر
مریضوں، غمزدوں، آفت نصیبوں پر کرم مولیٰ
پئے شاہِ مدینہ اب مُشرفِ حج سے فرمادے
چلے عطار پھر روتا ہوا سُوئے حرم مولیٰ

وسائلِ بخشش، ص 97

از شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

برما کے مظلوم مسلمانوں کے متعلق پیام عطار

(شرعاً مستحکم و احکاماً کی گئی ہے)

(شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا واسطہ! برما کے مظلوم مسلمانوں کی غیب سے مدد فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کی حفاظت فرما، ان کے شہیدوں کو بے حساب مغفرت سے مُشَرَّف فرما، جو زندہ ہیں ان کی حفاظت فرما اور جو زخمی ہیں ان کو دَر در کی ٹھوکروں سے بچا۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان بے چاروں پر رحم فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
اے خاصہ خاصانِ رُسل وقتِ دعا ہے
اُمّت پہ تری آ کے عجب وقت پڑا ہے
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلی اللہ تعالیٰ علی محمد
18 ذوالحجۃ الحرام 1438ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے برما سے ہجرت کر کے بنگلہ دیش پہنچنے والے مہاجرین سے ان کے کیمپوں میں جا کر ملاقات کی، صبر و ہمت کی تلقین کی اور ان میں امدادی سامان بھی تقسیم کیا۔

سب مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عَفِیْ عَنْہُ کی جانب سے تمام عاشقانِ رسول کی خدمات میں:

اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ!
اے میرے بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! آہ! جدھر دیکھو مسلمان ظلم و استبداد کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں، خصوصاً آج کل برما میں مسلمانوں کو بے دریغ شہید کیا جا رہا ہے، ان کے بچوں کو ان کی ماؤں کے سامنے زندہ آگ میں جھونکا جا رہا ہے، نوجوانوں کو پکڑ کر بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہے، عورتوں کی عزتیں لوٹ کر ان کو بھی نذرِ آتش کیا جا رہا ہے اور یہ ظلم و ستم منظم طور پر ہو رہا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جس سے ہو سکے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مظلوم دُکھیارے غلاموں کی ضرورتِ حاجت روائی کرے۔ سرکارِ دو جہان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ ہی اسے قید کرتا ہے، جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی پریشانیوں میں سے اُس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے (یعنی عیب چھپائے) گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“ (مسلم، ص 1069، حدیث: 6578)

جن سے ہو سکے ضرورتِ ان کی امداد کرے، اس آڑے وقت میں ان کا ساتھ دے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کچھ قوموں کو بعض نعمتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ اس وقت تک ان کے پاس رکھتا ہے جب تک وہ مسلمانوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں اور جب وہ انہیں مسلمانوں پر خرچ نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل فرما دیتا ہے۔“ (مجمع الزوائد، 8/351، حدیث: 13713)

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net

پر اپلوڈ (Upload) ہونے والی
”المدینۃ العلییۃ“ کی کتاب
ڈاؤن لوڈ (Download)
کر کے پڑھئے۔



عمارت نبوت کی آخری اینٹ

مفتی ابوصالح محمد قاسم عطاری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں۔ (پ: 22، الاحزاب: 40)

تفسیر یہ آیت مبارکہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی (Last prophet) ہونے پر نص قطعی ہے اور اس کا معنی پوری طرح واضح ہے جس میں کسی تاویل اور تخصیص کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں۔ ختم نبوت سے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تمام انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے آخر میں مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم فرمادیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ یا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد قیامت قائم ہونے تک کسی کو نبوت ملنا محال ہے۔ یہ عقیدہ ضروریات دین سے ہے، اس کا منکر اور اس میں ادنیٰ سا بھی شک و شبہ کرنے والا کافر، مرتد اور ملعون ہے۔

مذکورہ بالا آیت کے علاوہ بیسیوں آیات ایسی ہیں جو مختلف پہلوؤں کے اعتبار سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تائید و تشویب کرتی ہیں جیسے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رسالت کے پہلو سے دیکھا جائے تو (1) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ (پ: 9، الاعراف: 158) (2) تمام لوگوں کے لئے بشیر و نذیر بنایا گیا۔ (پ: 22، سبأ: 28) (3) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سارے جہانوں کو عذاب الہی سے ڈرانے والے۔ (پ: 18، الفرقان: 01) (4) تمام لوگوں کو کفر کی ظلمت سے ایمان کے نور کی طرف نکالنے والے۔ (پ: 13، ابراہیم: 01) (5) اور ہر جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ (پ: 17، الانبیاء: 107) (6) اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہ عہد لیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری ہو تو وہ ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (پ: 3، آل عمران: 81) ان کے بعد کسی نبی پر ایمان و مدد کا کہیں

ذکر نہیں فرمایا۔ (7) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پہلے رسولوں کی تشریف آوری کے بارے میں بتایا گیا۔ (پ: 4، آل عمران: 144، پ: 17، الانبیاء: 41، پ: 7، الانعام: 34) لیکن آپ کے بعد کسی بھی رسول کے آنے کی خبر نہیں دی گئی۔ (8) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تورات کی تصدیق کی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمد کی بشارت دی۔ (پ: 28، الصف: 06) جبکہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے بعد کسی نبی کے آنے کی بشارت نہیں دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے پہلو سے دیکھا جائے تو (9) اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دین کامل کر دیا۔ (پ: 6، المائدہ: 03) کہ یہ پچھلے دینوں کی طرح منسوخ نہ ہو گا بلکہ قیامت تک باقی رہے گا۔ (10) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس دین کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ (پ: 28، الصف: 09) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید کے پہلو سے دیکھا جائے تو (11) اللہ تعالیٰ نے کُتُبِ الہیہ پر ایمان سے متعلق قرآن اور سابقہ کتابوں کا ذکر فرمایا۔ (پ: 1، البقرہ: 04، پ: 5، النساء: 136، 162) لیکن قرآن کے بعد کسی اور آسمانی کتاب کا ذکر نہیں کیا۔ (12) قرآن پہلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔ (پ: 26، الاحقاف: 29) لیکن اس نے اپنے بعد کسی کتاب کی تصدیق نہیں کی۔ (13) قرآن تمام جہانوں کے لئے نصیحت ہے۔ (پ: 30، التکویر: 26) (14) قرآن پوری انسانیت کے لئے ذریعہ ہدایت ہے۔ (پ: 1، البقرہ: 185)

آخر میں ایک حدیث پاک بھی ملاحظہ ہو، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور تمام انبیا کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک عمدہ اور خوبصورت عمارت بنائی اور لوگ اس کے آس پاس چکر لگا کر کہنے لگے: ہم نے اس سے بہترین عمارت نہیں دیکھی مگر یہ ایک اینٹ (کی جگہ خالی ہے جو کھٹک رہی ہے) تو میں (اس عمارت کی) وہ (آخری) اینٹ ہوں۔

(مسلم، ص: 965، حدیث: 5959)



مفتی ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری مدنی



حدیث شریف اور اس کی شرح

قید خانہ

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: **الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ** ترجمہ: دنیا مومن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔ (مسلم، ص 1210، حدیث: 7417)

اس حدیث مبارک کا ایک مطلب یہ ہے کہ دنیا میں مومن کے لئے مکمل طور پر آزادی نہیں ہے کہ حلال و حرام کی پروا کئے بغیر زندگی بسر کرے بلکہ وہ اللہ عزوجل و رسول ﷺ کے مطابق زندگی گزارنے کا پابند ہے اس اعتبار سے وہ احکام شرع کی قید میں رہ کر زندگی گزارتا ہے جبکہ کافر اللہ عزوجل و رسول ﷺ کی نافرمانی اور سرکشی کرتے ہوئے آزاد زندگی گزارتا ہے۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ یہاں قید خانہ اور جنت کو آخرت کے مقابلے میں بیان کیا گیا ہے یعنی جنت میں مومن کیلئے جتنی نعمتیں ہیں اس کے مقابلے میں دنیا ایک قید کی طرح ہے اگرچہ یہاں بعض مومن کتنی ہی راحت کے ساتھ کیوں نہ ہوں لیکن یہ راحتیں جنت کے مقابلے میں کچھ نہیں۔ اسی طرح کافر کیلئے جو دوزخ کے عذاب اور سختیاں ہیں اس کے مقابلے میں دنیاوی مشقتیں، تکلیفیں کچھ بھی نہیں لہذا وہ کفار جو دنیا میں تکالیف و مشقتوں کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں مگر آخرت کے عذاب کے سامنے یہ تکالیف بھی ان کے لئے گویا کہ جنت (یعنی باغ) ہیں۔ شارح مسلم امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: یعنی ہر مومن قید خانے میں ہے اور دنیا میں اسے حرام اور ناپسندیدہ خواہشات سے روک کر اطاعت و فرمانبرداری کا پابند کیا گیا ہے جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو راحت و سکون میں آجاتا ہے اور نقصان سے محفوظ اور ہمیشہ رہنے والی ان نعمتوں کی طرف لوٹ جاتا ہے جو اللہ عزوجل نے اس کے لئے تیار کر رکھی ہیں اور کافر لئے صرف

دنیاوی نعمتیں اور آسائشیں ہیں اگرچہ (بعض کیلئے) وہ تھوڑی اور بد مزہ ہوں لہذا جب وہ مرتا ہے تو سخت اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ (شرح مسلم للنووی، 9/93، ج 18:7) مر قاة المفاتیح میں ہے: مومن کو چاہئے کہ اللہ عزوجل کی طرف سے ملنے والی آزمائشوں پر صبر کرتا رہے اور جو اس کی تقدیر میں لکھا ہے اس پر راضی رہے حدیث قدسی میں ہے کہ جو میرے لکھے ہوئے پر راضی نہ ہو اور مصیبتوں پر صابر نہ ہو تو اسے چاہئے کہ میرے علاوہ رب تلاش کر لے۔

(مر قاة المفاتیح، ج 4/44، تحت الحدیث: 1569) حاشیہ السندی علی سنن ابن ماجہ میں ہے: (دنیا) مومن کے لئے قید خانہ ہے کہ اگرچہ وہ نعمتوں میں زندگی گزارے کیونکہ جنت ان نعمتوں سے بہتر ہے اور (دنیا) کافر کے لئے جنت ہے اگرچہ وہ تکالیف بھری زندگی گزارے کیونکہ آگ کا عذاب اس سے بھی بُرا ہے۔ (حاشیہ السندی علی ابن ماجہ، 4/428، تحت الحدیث: 4113) حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ مر آة المناجیح میں لکھتے ہیں: یعنی مومن دنیا میں کتنا ہی آرام میں ہو مگر اس کے لئے آخرت کی نعمتوں کے مقابلے میں دنیا جیل خانہ ہے جس میں وہ دل نہیں لگاتا۔ جیل اگرچہ اے کلاس ہو پھر بھی جیل ہے اور کافر خواہ کتنے ہی تکالیف میں ہو مگر آخرت کے عذاب کے مقابل اس کے لئے دنیا باغ اور جنت ہے وہ یہاں دل لگا کر رہتا ہے لہذا حدیث شریف پر یہ اعتراض نہیں کہ بعض مومن دنیا میں آرام سے رہتے ہیں اور بعض کافر تکلیف میں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ابو ذر! دنیا مومن کی جیل ہے اور قبر اس کے چھٹکارے کی جگہ، جنت اس کے رہنے کا مقام ہے اور دنیا کافر کے لئے جنت ہے، موت اس کی پکڑ کا دن اور دوزخ اس کا ٹھکانا۔ (مر آة المناجیح، 7/4)

جنتیوں کا کھانا پینا

ابو قربان رضاعطاری مدنی

الگ الگ ذائقے ہوں گے جو ایک ہی ساتھ محسوس ہوں گے
 ہر جنتی کو 100 آدمیوں کے برابر کھانے کی طاقت دی جائے گی
 کھانا کھانے کے بعد ایک مشکبار ڈکار آئے گی، مشکبار ہی پسینہ نکلے گا اور سب ہضم ہو جائے گا۔

(بہار شریعت، 1/156-157 ماخوذ)

جنتی مشروبات

جنتی مشروبات میں چار نہریں ہیں: (1) پانی کی (2) دودھ کی (3) شہد کی (4) پاکیزہ شراب کی ہر نہر کا ایک کنارہ موتی کا جبکہ دوسرا یا قوت کا ہو گا نہروں کی زمین خالص مشک کی ہو گی۔ (بہار شریعت، 1/155) جب جنتی پانی کی نہر سے پی لیں گے تو انہیں کبھی موت نہ آئے گی، جب دودھ کی نہر سے پی لیں گے تو ایسے فرہ ہو جائیں گے کہ کبھی لاغر نہ ہوں گے، جب شہد کی نہر سے پی لیں گے تو کبھی بیمار نہ ہوں گے، جب پاکیزہ شراب کی نہر سے پی لیں گے تو ایسے خوش ہو جائیں گے کہ کبھی غمگین نہ ہوں گے۔ جنت میں چند چشمے بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں: (1) کافور (2) زنجبیل (3) سلسبیل (4) ریحق (5) تسنیم۔ (روح البیان، 1/82-83) جب بھی کوئی مشروب پینا چاہیں گے فوراً کوزے ہاتھ میں آجائیں گے جن میں ان کی خواہش کے مطابق دودھ، شراب یا شہد موجود ہو گا پینے کی طاقت بھی 100 آدمیوں کے برابر دی جائے گی۔ (بہار شریعت، 1/156-157)

گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
 خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

(حدائق بخشش، ص 37)

جنت کیا ہے؟ جنت ایک ایسی شاندار رو بہ مثال جگہ ہے جو اللہ عزوجل نے ایمان والوں کے لئے بنائی ہے اور اس میں ایسی نعمتیں رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سُنیں اور نہ ہی کسی دل میں اُن کا خیال آیا۔ جنت کے بارے میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے وہ صرف سمجھانے کے لئے ہوتا ہے، ورنہ دنیا کی اعلیٰ ترین چیز کا بھی جنت کی کسی نعمت سے کوئی مقابلہ نہیں۔ (بہار شریعت، 1/152 منہو) جنت کہاں ہے؟ صحیح ترین قول یہ ہے کہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص 177) جنتیں کتنی ہیں؟ جنتیں آٹھ ہیں، جن کے نام یہ ہیں: (1) دارالجلال (2) دارالقرار (3) دارالسلام (4) جنت عدن (5) جنت الباقی (6) جنت الخلد (7) جنت الفردوس (8) جنت النعیم۔ (روح البیان، 1/82)

جنت کے بارے میں عقائد (1) جنت پیدا ہو چکی ہے، ایسا نہیں ہے کہ بعد میں پیدا ہو گی۔ (الفقہ الاکبر، ص 176) (2) جنت کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ (بہار شریعت، 1/150) (3) جنت ہمیشہ رہے گی، کبھی فنا نہ ہو گی۔ (الفقہ الاکبر، ص 179) (4) جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ (شرح الفقہ الاکبر، ص 180)

جنتی کھانے جنت میں جاتے ہی سب سے پہلے جس کھانے کی دعوت ہو گی وہ مچھلی کی کلیجی کا کنارہ ہو گا جو بہت ہی لذیذ ہوتا ہے۔ (بخاری، 2/605، حدیث: 3938، مرقاة المفاتیح، 10/189) جنت میں ہر قسم کا لذیذ کھانا موجود ہو گا جو کھانا چاہیں گے فوراً سامنے پیش ہو جائے گا کسی پرندے کو دیکھ کر کھانے کا دل کرے گا تو فوراً بھنا ہوا حاضر ہو جائے گا جتنا کھائیں گے لذت میں اضافہ ہوتا جائے گا ہر نوالے میں 70 قسم کے

صبح کا آغاز

ابرار اختر قادری عطاری

شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ شریف پڑھنے کے بعد دعا کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے کہ نماز فجر کے بعد نماز اشراق و چاشت تک کا وقت مسجد ہی میں گزارتے بلکہ خود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بھی یہی معمول مبارک تھا۔ (مسلم، ص 263، حدیث: 1526 مفہوم) لہذا ہمیں بھی چاہئے کہ نماز فجر باجماعت ادا کریں اور نماز کے بعد اشراق و چاشت تک مسجد ہی میں ٹھہر کر مدنی حلقے میں شرکت کریں۔

بعد فجر مدنی حلقے کے فوائد • مدنی حلقے میں شرکت کرنے

والے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں • فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر عمل کی سعادت ملتی ہے • قرآن صحیح پڑھنے / سننے کی سعادت ملتی ہے • درسِ فیضانِ سنت سے فرائض و سنن کا علم حاصل ہوتا اور جہالت دور ہوتی ہے • شجرہ شریف کی برکت سے بزرگانِ دین کا فیض نصیب ہوتا ہے اور دلوں میں اسلاف کی محبت بھی پیدا ہوتی ہے • ان کا شمار ذکرِ اللہ کرنے والوں میں ہوتا ہے • ایمان کی حفاظت کی سوچ ملتی ہے • سنتوں پر عمل کرنے کا ذہن بنتا ہے • نماز اشراق و چاشت پر پابندی کی سعادت ملتی ہے اور • مدنی کاموں میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

تم جانتے ہو کیا ہے یہ دعوتِ اسلامی

فیضانِ مدینہ ہے فیضانِ مدینہ ہے

(وسائلِ بخشش مَرَم، ص 493)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابو ذر! تمہارا صبح کے وقت کتابِ اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لئے چلنا تمہارے لئے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے، تمہارے لئے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ، 1/142، حدیث: 219)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث مبارک میں صبح کے وقت قرآن پاک سیکھنے کی فضیلت ارشاد ہوئی ہے۔ ہمارے اسلاف نہ صرف خود کثرت سے تلاوتِ قرآن پاک کیا کرتے تھے بلکہ دوسروں کو قرآن پاک پڑھنا بھی سکھایا کرتے تھے جبکہ آج کا مسلمان کبھی اپنی دنیاوی تعلیم تو کبھی کام کاج اور گھریلو مصروفیات کا بہانہ بنا کر تو کبھی دن بھر کی تھکاوٹ کا عذر پیش کر کے قرآن سیکھنے یا اس کی تلاوت سے دور بھاگتا نظر آتا ہے صبح کے سہانے وقت میں کہ عام طور پر کوئی خاص مصروفیات نہیں ہوتیں، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی نے ان لمحات میں ثواب کمانے، ہمیں اس حدیث پاک پر عمل کرنے اور اپنی صبح کا آغاز قرآن پاک اور علمِ دین سیکھنے سے کرنے کا آسان ذریعہ بصورت **بعد فجر مدنی حلقہ** دیا ہے۔ بعد فجر مدنی حلقہ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ روزانہ بعد فجر گنزا ایہان شریف سے 3 آیات کا ترجمہ اور تفسیرِ صراطِ الجنان / خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ / نُورُ الْعِرْفَانِ سے ان آیات کی تفسیر دیکھ کر سنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ بانی دعوتِ اسلامی، امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شہرہ آفاق تالیف ”فیضانِ سنت“ کے ترتیب وار چار صفحات اور منظوم

مدنی مذاکرے کے سوال و جواب

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطا قادری رضوی مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے چند سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

محرم الحرام میں نئی چیز خریدنا یا پہننا کیسا؟

سوال: کیا محرم الحرام میں اپنے لئے کوئی نئی چیز خرید یا پہن سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! محرم الحرام میں اپنے لئے نئی چیز خرید بھی سکتے ہیں اور پہن بھی سکتے ہیں یہاں تک کہ عاشورا (یعنی دس¹⁰ محرم الحرام) کے دن بھی اگر کوئی نئی چیز خرید کر استعمال میں لائے تو یہ بھی بلا کر اہت جائز ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا کیسا؟

سوال: کیا بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا جائز ہے؟

جواب: جی ہاں! بچوں کا گڑیا، بھالو وغیرہ سے کھیلنا جائز ہے مگر انہیں تعظیم کی جگہ جیسے الماری یا شوکیس یا مچان وغیرہ پر سجا کر رکھنا ناجائز ہے کہ گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے، بس یہ الٹ پلٹ اور بے ترتیب ٹھوکروں ہی میں پڑے ہوں، انہیں سجا کر نہ رکھا جائے اور اگر کسی نے ان چیزوں کو شوکیس وغیرہ میں سجا کر رکھا ہے تو وہ اس سے توبہ کرے اور شوکیس وغیرہ میں ان کی جگہ خوبصورت گلدستے یا پھر کوئی ایسی کاریا ہوئی جہاز وغیرہ رکھ لیجئے جس پر کسی جاندار کی تصویر نہ بنی ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد



محرم الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھانا کیسا؟

سوال: کیا محرم الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! محرم الحرام میں قربانی کا بچا ہوا گوشت کھا سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ محرم الحرام میں خاص طور پر عاشورا (یعنی دس¹⁰ محرم الحرام) کے دن گوشت نہیں کھانا چاہئے، یہ غلط ہے۔ پورے سال میں ایسا کوئی دن نہیں ہے کہ جس میں مطلقاً گوشت کھانا منع ہو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کسی چیز کے نیچے دب کر مر جانے والے کو شہید کہنا کیسا؟

سوال: جو شخص کسی چیز کے نیچے دب کر مر جائے تو اسے شہید کہہ سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمان کسی چیز مثلاً دیوار، بڑے پتھر یا الوہے وغیرہ کے نیچے دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

کیا صرف 10 محرم الحرام کا ہی روزہ رکھنا چاہئے؟

سوال: کیا 10 محرم الحرام کے ساتھ 9 یا 11 محرم الحرام کا روزہ بھی رکھ سکتے ہیں یا صرف 10 محرم الحرام کا ہی روزہ رکھنا چاہئے؟

جواب: 10 محرم الحرام کے ساتھ 9 یا 11 محرم الحرام کا بھی روزہ رکھ سکتے ہیں بلکہ اس کی تو حدیث پاک میں تعلیم ارشاد فرمائی گئی ہے جیسا کہ مسند امام احمد میں ہے: رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوم عاشور کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، 1/518، حدیث: 2154)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم ہوئی؟

سوال: اسلام میں سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم کی گئی؟
جواب: اسلام میں سب سے پہلے صحابی رسول حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وراثت تقسیم کی گئی۔
(ماخوذ از ترمذی، 4/28، حدیث: 2099)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”بھاڑ میں جا!“ کہنا کیسا؟

سوال: یہ محاورہ ”بھاڑ میں جا“ کہنا کیسا ہے؟
جواب: ”بھاڑ“ چولہے کو کہتے ہیں اور اس طرح کے محاورے ”بھاڑ میں جا“ یا ”بھاڑ میں گیا“ کسی کو حقیر سمجھتے ہوئے کہے جاتے ہیں جو کہ دل آزار ہیں۔ ظاہر ہے جن کو اس طرح کے محاورے کہیں گے تو ان کا دل دکھے گا اور نفرتیں کم ہو جانے کے بجائے مزید بڑھیں گی لہذا ایسے محاورے استعمال کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ کسی کی دل آزاری جہنم کی حقاری کا سبب بن سکتی ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سوتے ہوئے منہ سے نکلنے والے پانی کا حکم

سوال: اگر کسی کے منہ سے رات کو سوتے ہوئے پانی نکلتا ہو تو یہ پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: بعض کے منہ سے رات کو سوتے ہوئے بغیر جھاگ کا پانی نکلتا ہے اور بعض کے جاگتے ہوئے بھی نکلتا ہے، اسے عموماً لوگ ”رال“ بولتے ہیں جو کہ تھوک ہی ہوتا ہے، چاہے اس میں

بدبو آئے یا نہ آئے یہ پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، 1/الف/352)
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پوری دنیا پر حکومت کرنے والے چار بادشاہ

سوال: کیا کوئی ایسا بادشاہ بھی گزرا ہے جس نے پوری دنیا پر حکومت کی ہو؟

جواب: چار بادشاہ ایسے گزرے ہیں جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی تھی، ان میں سے دو مسلمان بادشاہ ہیں (1) حضرت سیدنا سلیمان علی نبیینا علیہ الصلوٰۃ والسلام (2) حضرت سیدنا سکندر ذوالقرنین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دو کافر (3) نمرود (4) بخت نصر۔

(صاوی، 4/1216، پ16، الکہف: تحت الآیۃ: 83)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھیں یا اتار کر؟

سوال: جوتے پہن کر نماز جنازہ پڑھیں یا اتار کر؟ نیز بعض لوگ جوتے اتار کر ان پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھتے ہیں تو ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر جوتا پہن کر نماز جنازہ پڑھیں تو جوتے اور زمین دونوں کا پاک ہونا ضروری ہے اور جوتا اتار کر اس پر کھڑے ہو کر پڑھیں تو جوتے کے تلے اور زمین کا پاک ہونا ضروری نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: اگر وہ جگہ پیشاب وغیرہ سے ناپاک تھی یا جن کے جوتوں کے تلے ناپاک تھے اور اس حالت میں جوتا پہنے ہوئے نماز پڑھی تو ان کی نماز نہ ہوئی۔ احتیاط یہی ہے کہ جوتا اتار کر اس پر پاؤں رکھ کر نماز پڑھی جائے کہ زمین یا تلا اگر ناپاک ہو تو نماز میں خلل نہ آئے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/188) (نماز جنازہ اور دیگر نماز کے مسائل جاننے کے لئے ”نماز کے احکام (حقّی)“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کا مطالعہ کیجئے۔)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اشعار کی تشریح



(اس عنوان کے تحت بزرگانِ دین کے اشعار کے مطالب و معانی بیان کرنے کی کوشش ہوگی)

ابوالحسن عطاری مدنی

اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے نیچے کے حصے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بہت مشابہ تھے۔ (ترمذی، 5/430، حدیث: 3804)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) از سر تا قدم بالکل ہم شکلِ مصطفیٰ تھیں صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صاحبزادگان میں یہ مشابہت تقسیم کردی گئی تھی۔ حضرت حسین کی پنڈلی، قدم شریف اور ایڑی بالکل حضور کے مشابہ تھی علی جدہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام! حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے قدرتی مشابہت بھی اللہ کی نعمت ہے جو اپنے کسی عمل کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے مشابہ کر دے تو اس کی بخشش ہو جاتی ہے تو جسے خدا تعالیٰ اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے مشابہ کرے اس کی محبوبیت کا کیا حال ہو گا۔ (مراۃ المناجیح، 8/480 ملخصاً) سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس مشابہت کو امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے اپنے نعتیہ دیوان ”حدائقِ بخشش“ میں ایک اور مقام پر یوں بیان فرمایا ہے:

معدوم نہ تھا سایہ شاہِ ثقلین
اس نور کی جلوہ گر تھی ذاتِ حسنین
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کیے
آدھے سے حسن بنے ہیں آدھے سے حسین

(حدائقِ بخشش، ص 444)

اللہ رب العزت عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

10 محرم الحرام نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت ہے، اس مناسبت سے قصیدہ نور کے دو اشعار مع شرح ملاحظہ فرمائیے:

ایک سینہ تک مشابہ اک وہاں سے پاؤں تک
حسنِ سبطین ان کے جاموں میں ہے نیا نور کا
صاف شکلِ پاک ہے دونوں کے ملنے سے عیاں
خطِ توأم میں لکھا ہے یہ دو ورقہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص 249)

الفاظ و معانی مشابہ: ہم شکل۔ سبطین: دو نواسے۔ جاموں: جامہ کی جمع، لباس۔ عیاں: ظاہر۔ خطِ توأم: اس خط کو کہتے ہیں جس میں ایک کاغذ کے دو ٹکڑے کر کے خط کے مضمون کو ان دونوں ٹکڑوں میں اس طرح تقسیم کر دیا جاتا ہے کہ دونوں کو ملائے بغیر مضمون کی سمجھ نہ آ سکے۔

(فنِ شاعری اور حسان الہند، ص 178 مفہوماً)

شرح کلامِ رضا حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سر سے لیکر سینے تک جبکہ شہیدِ کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے سے پاؤں تک اپنے نانا جانِ رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے مشابہ تھے۔ جس طرح خطِ توأم کے دونوں ٹکڑوں کو ملانے سے خط کا مضمون سامنے آ جاتا ہے اسی طرح حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک ساتھ زیارت کرنے سے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا نورانی سراپا نظر آتا تھا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سینے اور سر کے درمیان جبکہ امام حسین رضی

مقام ابراہیم

دُشْرُ مُسْتَقْبِل

چوڑائی 11 سینٹی میٹر ہے جبکہ ایک قدم کی گہرائی 10 سینٹی میٹر اور دوسرے کی 9 سینٹی میٹر ہے۔ اب پتھر پر انگلیوں کے نشان نہیں ہیں کیونکہ پہلے یہ پتھر کسی فریم یا (Box) میں محفوظ نہیں تھا اور لوگ برکت حاصل کرنے کے لئے اسے چھوتے اور چومتے تھے، اس لئے انگلیوں کے نشانات باقی نہ رہے۔ 20 ویں صدی عیسوی میں اس پتھر کو چاندی کے صندوق میں رکھ کر اوپر ایک گنبد جیسا 18 مربع میٹر کا کمرہ بنادیا گیا تھا، چونکہ یہ کمرہ طواف میں رکاوٹ بنتا تھا اس لئے اس کی جگہ شیشے کا ایک خول تیار کیا گیا، پتھر کو شاندار کرسٹل میں رکھ کر آس پاس سونے کا پانی چڑھی ہوئی جالی لگادی گئی، باہر 10 ملی میٹر ایسا شیشہ لگادیا گیا جو Bullet Proof ہونے کے ساتھ ساتھ Heat Proof بھی ہے۔ خوش نصیب آج بھی اس مبارک پتھر کی زیارت کرتے ہیں۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مدنی منو اور مدنی منیو! جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیاروں سے نسبت ہو جائے وہ عظمت والی ہو جاتی ہے۔ ایسی جگہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی جائے اور دعا مانگی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عبادت اور دعا کو جلد قبول فرماتا ہے۔ جب اللہ والوں کے قدموں کے نشان کی عظمت کا یہ عالم ہے تو خود ان کے مبارک قدموں کا کیا عالم ہوگا! جس طرح اللہ کے خلیل حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات کے قریب نماز پڑھنے والوں کو خوب برکتیں نصیب ہوتی ہیں اسی طرح اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ پُر انوار کے سامنے صلوٰۃ و سلام پڑھنے والوں پر بھی خوب خوب رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (ماخوذ از پ 1، البقرة: 125، تفسیر عزیزی، 1/564-565، درمنثور، 1/296، فضائل دعا، ص 131، فیضان فاروقی اعظم، 1/677)

خانہ کعبہ کی تعمیر کے دوران جب دیواریں سر سے اونچی ہونے لگیں تو حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے ایسا پتھر لانے کا فرمایا جس پر کھڑے ہو کر تعمیراتی کام کر سکیں، چنانچہ آپ علیہ السلام قریب ہی موجود دنیا کے پہلے پہاڑ ”أَبُو قُبَيْس“ کی طرف تشریف لے گئے، راستے میں حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام ملے اور أَبُو قُبَيْس میں موجود دو مبارک پتھر دکھائے، یہ پتھر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے دنیا میں آئے تھے لیکن حضرت اور یس علیہ السلام نے ”طوفانِ نوح“ کے خوف سے انہیں اس پہاڑ میں چھپادیا تھا۔ حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام نے ایک پتھر خانہ کعبہ میں لگانے اور دوسرے پتھر پر کھڑے ہو کر تعمیراتی کام کرنے کی عرض کی، چنانچہ جس پتھر کو خانہ کعبہ میں لگایا گیا اسے ”حجرِ اسود“ کہا جاتا ہے اور جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے تعمیراتی کام کیا اسے ”مقامِ ابراہیم“ (ابراہیم علیہ السلام کے کھڑے ہونے کی جگہ) کہا جاتا ہے۔

”مقامِ ابراہیم“ کے متعلق چند مدنی پھول

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں ”مقامِ ابراہیم“ کے پاس نماز پڑھنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اسی پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حج کا اعلان فرمایا تھا۔ اس پتھر کے پاس دُعا قبول ہوتی ہے۔ تعمیر کے دوران خانہ کعبہ کی عمارت جیسے جیسے بلند ہوتی جاتی یہ پتھر بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مبارک قدم پتھر کے جس حصے پر لگے تھے وہ نرم ہو گیا تھا اور قدموں کا نشان پتھر پر چھپ گیا تھا۔ یہ پتھر خانہ کعبہ سے تقریباً 130 (13.25) میٹر دور مشرق کی جانب جلوہ فرما ہے۔ پتھر میں ہر قدم کی لمبائی 22 سینٹی میٹر اور



بچو! ان سے بچو

(1) لیٹ (Late) ہونا دیر سے اسکول جانے سے بچئے! اس سے آپ کا سبق بھی ضائع ہوگا، استاد صاحب کی نظر میں آپ کا امیج بھی خراب ہوگا، خدا نا خواستہ یہ عادت پڑ گئی تو آگے چل کر

بہت نقصان ہو سکتا ہے۔ (2) نظم و ضبط (Discipline) کی خلاف ورزی اسکول کے اصولوں کی ہمیشہ پابندی کیجئے، اس سے کارکردگی کے ساتھ ساتھ آپ کی شخصیت بھی بہتر ہوگی۔ (3) گھر کا کام (Home Work) نہ کرنا گھر پر کرنے کے لئے جو کام دیا جائے وہ لازمی کیجئے، اس سے آپ کا تعلیمی معیار بہتر ہوگا نیز امتحانات میں کافی آسانی ہوگی۔ روز کا کام روز نہ کرنے سے کام بڑھ جاتا اور بہت آزمائش ہوتی ہے، کہا جاتا ہے: ”آج کا کام کل پر مت ڈالو! کل دوسرا کام ہوگا“ اس لئے آج کا کام آج ہی کر لینے کی عادت بنائیے۔



جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

وجہ سے مقابلہ نہ کر سکا اور شیر کی خوراک بن گیا، اس کے بعد شیر نے پہلے بیل پر حملہ کر کے اُسے بھی چیر پھاڑ دیا اور یوں اتحاد ختم ہونے کی وجہ سے دونوں بیلوں کو اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ (مثنوی کی حکایات، ص 304 طعنا)

پیارے مدنی مٹو اور مدنی مٹو! اتحاد بہت بڑی طاقت ہے ایک دھاگے سے بکری کے بچے کو بھی نہیں باندھا جاسکتا لیکن دھاگوں سے مل کر بنا ہوا رستہ بڑے بڑے جانوروں کی لگام بن جاتا ہے۔ سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں، جس طرح جسم کا کوئی حصہ زخمی ہو جائے تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے، اسی طرح اگر ہم بھی اپنے مسلمان بھائی کی تکلیف محسوس کرنا شروع کر دیں تو غم دور اور معاشرہ پُر سکون ہو سکتا ہے۔ اتحاد کی فضا قائم کرنے کے لئے ہمارا کردار یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے درجے (Class) کے طلبہ، اپنے محلے اور خاندان کے افراد کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں۔ دل دکھانے سے بچیں۔ جتنا ہو سکے سب کے کام آئیں۔ عزت و احترام کریں۔ اپنی شرارتوں کے ذریعے انہیں تنگ نہ کریں۔ اس طرح آپس میں محبت پیدا ہوگی اور اتفاق و اتحاد کی راہ ہموار ہوگی۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

کاش بیل لومڑی کی بات نہ سنتا!

کسی جنگل میں دو بیل مل جل کر رہا کرتے تھے، شیر جب بھی ان پر حملہ کرتا دونوں مل کر اس کا مقابلہ کرتے اور شیر کو بھگا دیتے، کافی کوششوں کے بعد بھی جب شیر ان کا شکار کرنے میں ناکام رہا تو اُسے ایک ترکیب سوچھی، چنانچہ ایک دن شیر نے لومڑی کو ایک بیل کے پاس بھیجا کہ اس کے کان بھرے اور دوسرے بیل سے اس کی دوستی ختم کروادے۔ لومڑی بیل کے پاس پہنچی اور کہنے لگی: کبھی تم نے سوچا ہے کہ جب کبھی تمہارا شیر سے مقابلہ ہوتا ہے تو تمہارا ساتھی تمہیں کیوں آگے کر دیتا ہے؟ اس لئے کہ شیر کے بچے اور دانتوں سے تم ہی زخمی ہو اور خود شیر پر پیچھے سے حملہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کی جان بچی رہے، ایسے مفاد پرست سے دوستی اچھی نہیں۔ بیل اُس کی باتوں میں آگیا اور دوسرے بیل سے الگ ہو گیا، پھر کیا تھا! اگلے ہی دن شیر نے دوسرے بیل پر حملہ کر دیا، بیچارہ اکیلا ہونے کی

ضد کیوں؟

فرضی حکایت

سلیم بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا، چنانچہ سبھی اسے بہت پیار کرتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔ ماں باپ کے لاڈ پیار کا غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ نت نئی فرمائشیں کرتا، پھر اپنی بات منوانے کے لئے ضد پر اڑ جاتا اور منوا کر ہی دم لیتا۔ امی ابو سلیم کی ضد اور بلا وجہ کی فرمائشوں سے پریشان رہنے لگے اور اسے سمجھانے کی بہت کوشش کرتے، لیکن وہ کسی صورت اس بُری عادت (Bad habit) کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہو رہا تھا۔

ایک دن اپنے دوستوں کے ساتھ گھر کی چھت (Roof) پر کھیلنے کے لئے جانے لگا تو امی نے اسے روکا کہ بیٹا! چھت پر نہ کھیلو، وہاں سے گرنے کا خطرہ ہوتا ہے، سلیم کہنے لگا: امی! مجھے چھت پر زیادہ مزہ آتا ہے اس لئے میں وہیں کھیلوں گا، سلیم کی ضد سے واقف امی یہ کہہ کر خاموش ہو گئیں کہ خیال سے کھیلنا اور چھت کے کنارے کی طرف نہ جانا۔

سلیم کو تو کھیلنے سے مطلب تھا، امی کی نصیحت سنی ان سنی کر دی اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے چھت پر چلا گیا۔ بھاگتے دوڑتے اسے اندازہ ہی نہ ہوا کہ وہ چھت کے کنارے تک پہنچ چکا ہے، اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر دیر ہو چکی تھی، اس کا پاؤں پھسلا اور وہ چھت سے نیچے صحن میں آگرا۔ اسے جلدی جلدی ڈاکٹر کے پاس لے جایا گیا، اسے ٹانگوں اور جسم کے دوسرے حصوں پر چوٹیں آئیں، مگر خیریت رہی کہ کوئی ہڈی نہ ٹوٹی۔ ڈاکٹر نے اس کی مرہم پٹی کی اور انجکشن (injection)

لگا کر بستر پر لٹا دیا۔ چوٹوں کی وجہ سے اسے کافی درد ہو رہا تھا، جب درد میں کچھ کمی ہوئی تو اسے احساس ہونا شروع ہوا کہ واقعی! امی جان نے میری بھلائی کے لئے ہی چھت پر کھیلنے سے منع کیا تھا، کاش! میں ضد نہ کرتا اور ان کی بات مان لیتا تو آج زخمی حالت میں بستر پر نہ پڑا ہوتا! امی اس کے سر ہانے بیٹھی تھیں، پریشانی ان کے چہرے سے ظاہر تھی اور آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں، سلیم نے امی کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور کہنے لگا: آئندہ میں ضد نہیں کروں گا اور آپ کی بات مانوں گا۔ بیٹے کو نادم دیکھ کر امی نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اور جلد صحت یابی کی دعائیں دینے لگیں۔

حکایت سے حاصل ہونے والے مدنی پھول

پیارے مدنی منو اور مدنی منیو! اس حکایت سے ہمیں تین باتیں سیکھنے کو ملیں (1) کھانے پینے، آنے جانے، کپڑے پہننے اور کھیلنے وغیرہ کے معاملات میں ضد نہیں کرنی چاہئے۔ (2) وقت بے وقت بے جا فرمائشیں نہیں کرنی چاہئیں۔ (3) امی ابو جس کام سے منع کریں اس سے رُک جانا چاہئے کہ اس میں ہماری ہی بھلائی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب مدنی منو اور مدنی منیو کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تجوید سیکھنا فرض ہے

اتنی تجوید کہ (ایک) حرف (کی ادائیگی) دوسرے (حرف) سے صحیح ممتاز ہو، فرض عین ہے۔ بغیر اس کے نماز قطعاً باطل ہے (یعنی بالکل درست نہ ہوگی)۔ (فتاویٰ رضویہ، 3/253)

(دُرست مخارج کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا سیکھنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے امامت کورس اور قاعدہ ناظرہ کورس میں شمولیت اختیار کیجئے، نیز مدرسۃ المدینہ بالغان میں شرکت کرنا بھی مفید ترین ہے)

مدنی پھولوں کا گلستان

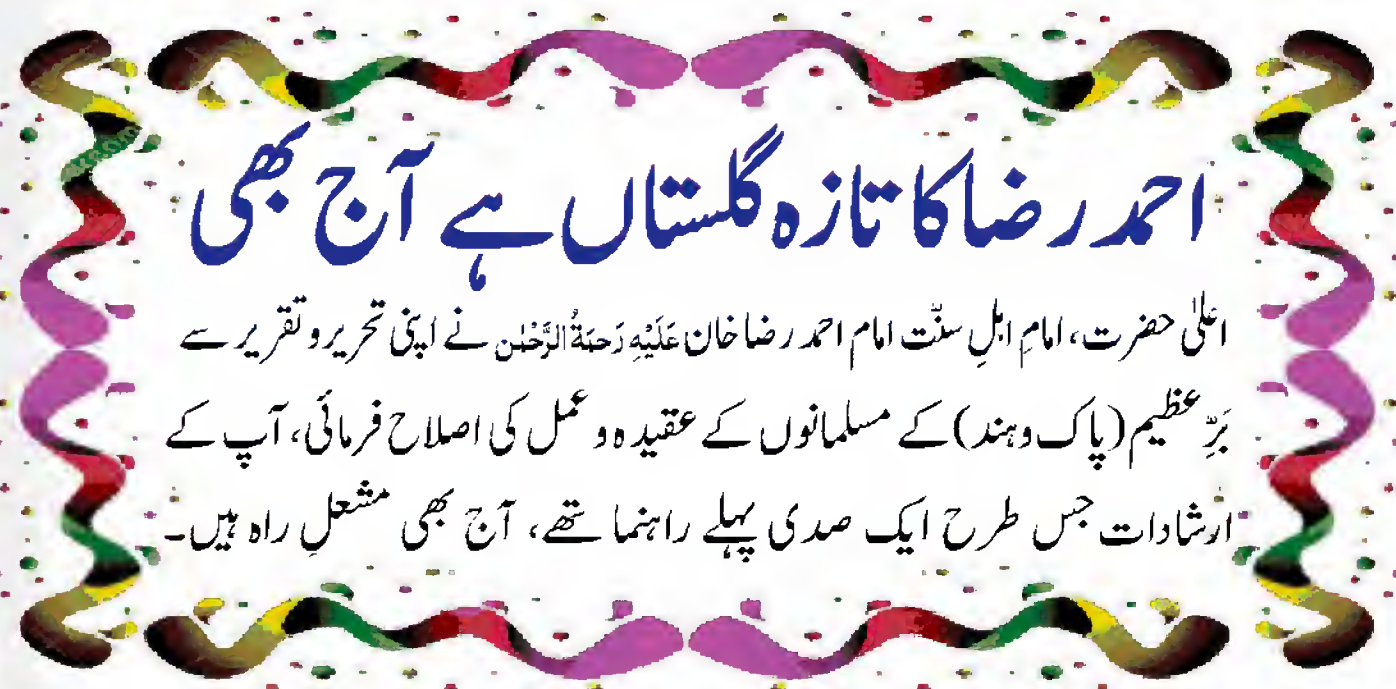
26

سونے (چاندی) کی میراث سے بہتر ہے اور نیک سیرت ہونا موتیوں سے بہتر ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/79)

7 ارشادِ سیدنا طاؤس بن کیسان علیہ رحمۃ اللہ: ابنِ آدم کی ہر بات لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ بیماری میں کراہنا بھی۔ (صفۃ الصفوة، 2/190)

8 ارشادِ سیدنا میمون بن مہران علیہ رحمۃ اللہ: عیب نکالنے والے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/95)

9 ارشادِ سیدنا ابراہیم نخعی علیہ رحمۃ اللہ: جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے علم حاصل کیا اللہ عزوجل اس کو اتنا عطا فرمائے گا جو اس کو کفایت کرے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 8/279)



احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ نے اپنی تحریر و تقریر سے بزرگ عظیم (پاک و ہند) کے مسلمانوں کے عقیدہ و عمل کی اصلاح فرمائی، آپ کے ارشادات جس طرح ایک صدی پہلے راہنما تھے، آج بھی مشعل راہ ہیں۔

1 عالم میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء قدس سرہ کا تشریف حیاتِ دنیوی میں اور بعدِ وصال بھی بے عطاء الہی جاری اور قیامت تک اُن کا دریائے فیض موجزن رہے گا۔

(فتاویٰ رضویہ، 29/613 تا 616 ملخصاً)

2 نکاح شیشہ ہے اور طلاق سنگ (پتھر)، شیشہ پر پتھر خوشی سے پھینکے یا جبر (زبردستی) سے یا خود ہاتھ سے چھٹ پڑے شیشہ ہر طرح ٹوٹ جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/385)

3 ایصالِ ثواب جس طرح منعِ عذاب (یعنی عذاب کے رکنے میں) یا رفعِ عقاب میں یا ذنِ اللہ تعالیٰ کام دیتا ہے یونہی رفعِ درجات و زیادتِ حسنات (یعنی درجات کی بلندی اور نیکیوں کے اضافے) میں (کام دیتا ہے)۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/607)

بزرگانِ دین رحمہم اللہ النبیین کے انمول فرامین

جن میں علم و حکمت کے خزانے چھپے ہوتے ہیں، ثواب کی نیت سے انہیں زیادہ سے زیادہ عام کیجئے۔

1 ارشادِ سیدنا زید بن اسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو بھلائی کی چابیاں اور بُرائی کے تالے ہوتے ہیں اور اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جو نیکی کے تالے اور بُرائی کی چابیاں ہوتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/258)

2 ارشادِ سیدنا وہب بن مُنبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: شیطان کو اولادِ آدم میں زیادہ سونے اور زیادہ کھانے والا سب سے زیادہ پسند ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 4/61)

3 ارشادِ سیدنا محمد بن علی باقر علیہ رحمۃ اللہ الغافر: وَاللّٰهُ لَمَوْتُ عَالِمٍ أَحَبُّ إِلَيَّ إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ سَبْعِينَ عَابِدًا يَعْنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایک عالم کی موت شیطان لعین کو 70 عابدوں کی موت سے زیادہ پسند ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/214)

4 ارشادِ سیدنا ابو حازم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم: بے شک آخرت کا ساز و سامان (دنیوی زندگی میں) بہت سستا ہے، لہذا اس سستے زمانے میں اسے زیادہ سے زیادہ اکٹھا کر لو کیونکہ جب اس کے خرچ کا دن آئے گا تو پھر یہ نہ تھوڑا حاصل ہو سکے گا نہ زیادہ۔ (تاریخ ابن عساکر، 22/53)

5 ارشادِ سیدنا طلق بن حبیب علیہ رحمۃ اللہ الحُجیب: اے ابنِ آدم! دنیا تیرا گھر نہیں ہے لہذا تو اس میں کوئی چیز بھی جمع نہ کر، اے ابنِ آدم! باطنی معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈر جس کے ساتھ تو بارگاہِ الہی میں حاضر ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/76)

6 ارشادِ سیدنا یحییٰ بن ابو کثیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر: علم کی میراث

4 جھوٹی باتیں کہہ کر حق کو ناحق یا ناحق کو حق بتانا یہودیوں کی خصلت (عادت) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/399)

5 جاہلوں سے فتویٰ لینا حرام ہے۔ مخالفانِ دین کی طرف رجوع کرنا سخت اشد حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/426)

6 عقل و نقل و تجربہ سب شاہد ہیں کہ نفسِ امارہ کی باگ (گام) جتنی کھینچے دبتا ہے اور جس قدر ڈھیل دیتے زیادہ پاؤں پھیلاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 12/469)

7 نیاز کا ایسے کھانے پر ہونا بہتر ہے جس کا کوئی حصہ پھینکا نہ جائے، جیسے زردہ یا حلوا یا خشک (اُبلے ہوئے چاول) یا وہ پلاؤ جس میں سے ہڈیاں علیحدہ کر لی گئی ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/607)

8 مسلمانوں کو نفع رسانی (یعنی فائدہ پہنچانے) سے اللہ عزوجل کی رضا و رحمت ملتی ہے اور اس کی رحمت دونوں جہان کا کام بنا دیتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/621)

9 برکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے اس میں برکت آ جاتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 9/614)

4 اپنی اصلاح کی کوشش جاری رکھئے کیونکہ جو خود نیک ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی نیک گمان (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے جبکہ جو خود بُرا ہو اُسے دوسرے بھی بُرے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ (شیطان کے بعض ہتھیار، ص 35)

5 اچھی نیت سے مُعاف کرنا کارِ ثواب ہے، مُعاف کرنے کا ایک دنیوی فائدہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس کو مُعاف کیا جائے اس کے دل سے مُعاف کرنے والے کا بغض و کینہ (دشمنی) نکل جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 21 محرم الحرام 1436ھ)

6 اپنے بچوں کے سامنے اس نیت سے اللہ اللہ کیا کریں کہ وہ بھی اللہ اللہ کرنے والے بن جائیں۔ (مدنی مذاکرہ، 14 جمادی الاولیٰ 1438ھ)

7 نماز میں لباسِ عمدہ سے عمدہ ترین ہونا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 7 جمادی الاولیٰ 1438ھ)

8 آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کی نسلوں کو سنوار سکتی ہے اور آپ کی ایک بے رُخی کسی کی نسلوں کو راہِ راست سے کوسوں دور کر سکتی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 11 محرم الحرام 1436ھ)

شیخ طریقت امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات اور کتب و رسائل سے ماخوذ

علم و حکمت کے مدنی پھول

شیخ طریقت امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

1 دل کی سختی کا ایک سبب ذکرِ الہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا بھی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10 محرم الحرام 1436ھ)

2 بزرگانِ دین رحمہم اللہ السَّیِّد کے واقعات سُن کر صرف سُبْحَنَ اللہ نہ کہا جائے بلکہ اُن کی سیرت پر عمل کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 جمادی الاخریٰ 1438ھ)

3 آبِ زم زم کا ایک قطرہ، پانی سے بھری دیگ میں ڈال دیا جائے تو برکت کے لئے کافی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 20 جمادی الاولیٰ 1438ھ)

امیرِ اہل سنت کے والد کے لئے فاتحہ خوانی

شیخ طریقت امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ گرامی مرحوم حاجی عبدالرحمن علیہ رحمۃ الرحمن کی برسی کے موقع پر امیرِ اہل سنت کے گھر ”بیت البقیع“ میں فاتحہ خوانی اور ایصالِ ثواب کا سلسلہ ہوا جس کے آخر میں امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعا کروائی۔ اس کے علاوہ پاکستان اور بیرون پاکستان متعدد مقامات پر امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والد کے لئے ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا سلسلہ ہوا۔

إِمَامُ الْعَادِلِينَ

(حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)



ہے۔ اسلام سے پہلے اور اسلام کے بعد آپ اشرف قریش میں اپنی ذاتی و خاندانی وجاہت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز تھے۔ آپ نے زمانہ جاہلیت میں کفار مکہ کے لئے کئی جنگوں میں سفارت کے فرائض بھی سرانجام دیئے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص 99 مختصاً) ایک روایت کے مطابق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ 39 مردوں کے بعد، رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی دُعا سے اعلان نبوت کے چھٹے سال ایمان لائے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے پر مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی یہاں تک کہ کفار و مشرکین یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ آج ہماری طاقت گھٹ کر آدھی رہ گئی ہے۔ (در منثور، 4/487، پ 10، الانفال: تحت الآية: 67) **مجاہدانہ زندگی** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام غزوات میں مجاہدانہ شان کے ساتھ کفار سے لڑتے رہے۔ کئی معرکوں میں سپہ سالار کے فرائض بھی سرانجام دیئے جبکہ وزیر و مشیر کی حیثیت سے تمام اسلامی معاملات اور صلح و جنگ وغیرہ کی تمام منصوبہ بندیوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وفادار رفیق کار رہے۔ (تاریخ ابن عساکر، 44/54-2/67، ریاض النضرہ، 1/335 مختصاً) **روشن سیرت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زہد و تقویٰ، عدل و انصاف اور خدا خونی کے جس مقام پر فائز تھے وہ آپ ہی کا حصہ ہے سفر ہویا حضر، گھر میں ہوں یا باہر آپ نے اپنی زندگی نہایت سادگی سے گزاری۔ جہاں آرام کرنا ہوتا تو زمین پر چادر بچھاتے اور اس پر لیٹ جاتے، کبھی درخت پر چادر ڈال کر اس کے سائے میں آرام کر لیتے۔ (فیضان فاروق اعظم، 1/64 مختصاً) ایک مرتبہ خطبہ دیا تو اس وقت

صحرائے عرب کی چلچلاتی اور سخت دھوپ میں ایک شخص اپنے سر پر چادر ڈالے مدینہ منورہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً کی جانب بڑھ رہا تھا، راستے میں گدھے پر سوار ایک غلام کو دیکھا تو اس سے کہا: گرمی بہت ہے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لو، غلام نے اس شخص کو پہچان لیا، فوراً اتر کر عرض کی: آپ اس پر سوار ہو جائیے، مگر اس شخص نے کہا: تم سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے پیچھے بیٹھوں گا، غلام نے پھر عرض کی: آپ سوار ہو جائیے اور میں پیدل چلتا ہوں، مگر وہ شخص نہ مانا بالآخر غلام نے اس شخص کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ دونوں سوار جب مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہوئے تو لوگ اس شخص کو حیرت سے تنگ رہے تھے۔ (تاریخ ابن عساکر، 44/318 مختصاً) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! غلام کے پیچھے سوار ہونے والا کوئی عام آدمی نہ تھا بلکہ وہ عظیم ہستی تھی جس نے کفر و گمراہی کے شہروں میں ہدایت کی شمعیں روشن کیں، قیصر و کسریٰ کے غرور کو خاک میں ملایا، جس کے دور حکومت میں ایک ہزار سے زائد شہر فتح ہوئے، چار ہزار سے زائد مساجد تعمیر کی گئیں۔ یہ محترم ہستی امام العادلین، غیظ المنافقین، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مقدسہ ہے۔ **کنیت، لقب، حلیہ مبارکہ** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ”ابو حفص“ اور لقب ”فاروق اعظم“ ہے۔ آپ دراز قد، بھاری جسم اور سفید رنگت والے جبکہ داڑھی مبارکہ گھنی اور گھنگریالی تھی۔ (فیضان فاروق اعظم، 1/59-60) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام الفیل کے تیرہ سال بعد پیدا ہوئے، یوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت 583 عیسوی

بدن پر موجود چادر میں 12 پیوند لگے ہوئے تھے۔ (الزهد لاجمہ، ص 152) **تکبر کو دور کر دیا** ایک عظیم سلطنت کے عظیم امیر ہونے کے باوجود عاجزی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار کندھے پر پانی سے بھرا ہوا مشکیزہ اٹھایا ہوا تھا، کسی نے عرض کی: اے مسلمانوں کے امیر! یہ کام آپ کے لئے مناسب نہیں ہے۔ فرمایا: میرے پاس لوگوں کے وفد در وفد آتے ہیں جس کی وجہ سے مجھے اپنے دل میں فخر و بڑائی کی لہر محسوس ہوئی لہذا مشکیزہ اٹھا کر اس لہر کو پاش پاش کر دینا چاہتا ہوں۔ پھر انصاری صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے قریب تشریف لائے اور ان کے برتنوں کو پانی سے بھر دیا۔ (رسالہ قشیریہ، ص 185) **خوفِ خدا اور عبادات** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے بچوں سے اپنے لئے دُعا کراتے کہ دُعا کرو عُمُر بخشا جائے۔ (فضائل دعا، ص 112) آپ کی زبان اقدس پر اکثر ”اللہ اُکبَر“ جاری رہتا تھا۔ (ریاض النضرہ، 1/364) آخری عمر میں مسلسل روزے رکھنا شروع کر دیئے تھے۔ (ریاض النضرہ، 1/363) **زمانہ خلافت** سن 13 ہجری میں مسندِ خلافت پر جلوہ فرما ہوئے اور دس سال چھ ماہ تک فائز رہے۔ **بیٹے پر گرفت** یہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صحبت اور تربیت کا گہرا اثر تھا کہ اسلامی احکامات نافذ کرنے اور ان پر عمل کروانے میں کسی قسم کی رعایت نہیں کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ بازار میں ایک بہت موٹا اونٹ فروخت ہوتے دیکھا تو پوچھا: یہ اونٹ کس کا ہے؟ لوگوں نے بتایا: آپ کے بیٹے کا ہے، فوراً بیٹے کو بلوایا اور اونٹ کے موٹا تازہ ہونے کا سبب دریافت کیا، انہوں نے عرض کی: یہ اونٹ سرکاری چراگاہ میں چرتا ہے اس لئے اتنا فربہ ہو گیا ہے۔ آپ نے حکم ارشاد فرمایا: اس اونٹ کو بیچ کر اونٹ کی عام رقم اپنے پاس رکھ لو اور باقی رقم سرکاری خزانے میں جمع کروادو۔ (تاریخ ابن عساکر، 44/326) **اثاثہ جات کی فہرست** کسی شخص کو کسی صوبے پر حاکم مقرر کرتے تو اس کے تمام مال و اثاثوں کی فہرست لکھوا کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے تھے۔ بعد میں جن

افسران کے اثاثے زائد ہوتے (اور وہ ان کی کوئی صحیح وجہ بیان نہ کر پاتے) تو ان اثاثوں کو بیٹ المال میں جمع کروانے کا حکم فرما دیتے۔ (فتوح البلدان، ص 307) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے تھے: لوگ تب تک راہِ راست پر رہتے ہیں جب تک ان کے راہنما اور سربراہ راہِ راست پر رہتے ہیں۔ (طبقات ابن سعد، 3/222) **نماز کی اہمیت** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کے معاملہ میں کسی دوسری چیز کو اہمیت نہ دیتے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تمام صوبوں کے گورنروں کے پاس یہ فرمان بھیجا کہ میرے نزدیک نماز تمہارے سب کاموں میں اہم ہے جس نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی اختیار کی اس نے اپنا دین محفوظ کر لیا اور جس نے اسے ضائع کیا وہ دیگر معاملات کو بھی ضائع کر دے گا۔ (موطا امام مالک، 1/35، حدیث: 6) **شہادت** تاریخِ عالم کے اس عظیم حکمران کی پوری زندگی عزت و شرافت اور عظمت کے کارناموں کی اعلیٰ مثال تھی، 26 ذوالحجۃ الحرام کی صبح ایک مجوسی غلام ابو لؤلؤ فیروز نے آپ پر فجر کی نماز کے دوران قاتلانہ حملہ کیا اور شدید زخمی کر دیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، جب لوگ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھا کر آپ کے گھر میں لائے تو مسلسل خون بہنے کی وجہ سے آپ پر غشی طاری ہو چکی تھی ہوش میں آتے ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے پیچھے بٹھالیا اور وضو کر کے نماز فجر ادا کی پھر چند دن شدید زخمی حالت میں گزار کر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یکم محرم الحرام 24 ہجری روضہ رسول میں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (طبقات ابن سعد، 3/266، 280، 281- تاریخ ابن عساکر، 44/422، 464) بوقتِ شہادت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک 63 برس تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ احادیث کی تعداد 537 ہے۔

گھر اور سُسر

راشد علی عطاری مدنی

سُسرالی رشتہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جس کے ذریعے مختلف خاندان باہم ملتے ہیں اور معاشرہ مربوط (جڑا) رہتا ہے، ساس، بہو اور داماد کی طرح سُسر بھی اس رشتے کا اہم حصہ ہے۔ سُسر گھر کا ایک اہم فرد ہونے کے ساتھ ساتھ عام طور پر گھر کا سربراہ بھی ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات و اخلاقیات کی روشنی میں ایک سُسر کو کیسا ہونا چاہئے؟ اس کے متعلق چند مدنی پھول ملاحظہ کیجئے: 1) بہو اور داماد سُسر کے لئے بیٹے اور بیٹی کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لئے ان کے ساتھ اپنی اولاد کی طرح شفقت و اُلفت رکھے۔ 2) بیٹے کا نکاح کر کے بہو گھر لانے یا بیٹی کو بیاہ کر اس کے گھر بھیج دینے کے بعد سُسر کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں، بلکہ ان کا گھر آباد رکھوانے میں اس کا کردار اہم ہوتا ہے، چنانچہ اگر کبھی بیٹی اور داماد یا بیٹے اور بہو میں کسی بات پر تنازعہ (رنجش۔ جھگڑا) ہو جائے، تو سُسر کو چاہئے کہ ان کے تنازعہ کو بڑھانے کے بجائے، ان میں صُدمہ کروانے کی کوشش کرے۔ اس معاملے میں حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عمل پیش نظر رکھے چنانچہ مروی ہے کہ ”رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے، تو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو گھر میں نہ پایا، فرمایا: تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض کیا: میرے اور ان کے درمیان کچھ چپقلش ہے، وہ مجھ سے رُوٹھ کر چلے گئے اور میرے ہاں قیام نہ فرمایا، رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کسی سے فرمایا کہ دیکھو علی کہاں

ہیں؟ وہ گئے (اور آکر) بتایا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (مسجد میں) تشریف لے گئے، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی جھاڑتے ہوئے فرمانے لگے: ”قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ اٹھو! اے ابو تُرَاب، اٹھو! اے ابو تُرَاب (ابو تُرَاب یعنی مٹی والے)۔“ (بخاری، 1/169، حدیث: 441) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس مبارک عمل سے ان سُسر حضرات کو درس حاصل کرنا چاہئے جو ذرا سی بات پر بہو کو گھر سے نکالنے کا مطالبہ کر دیتے ہیں یا داماد کی ذرا سی کوتاہی پر بیٹیوں کو اپنے گھر لے آتے ہیں۔ 3) بہو کسی معاملے میں کوئی غلطی، کوتاہی کر بیٹھے تو بیٹے کو شکایتیں کرنے یا خود ڈانٹنے اور جھاڑنے سے پرہیز کرے بلکہ معاملے کی نوعیت کے مطابق اصلاح کی کوشش کرے۔ 4) بہو کے سامنے اس کی ساس یعنی اپنی زوجہ سے لڑنا جھگڑنا بہو کی نظر میں ساس اور سُسر کی عزت گرا دیتا ہے، اسی طرح اپنے بیٹوں یعنی بہو کے شوہر، دیور، جیٹھ کو اس کے سامنے ڈانٹنا بھی نہایت ہی نامناسب ہے۔ ممکن ہے کہ سُسر کا رویہ دیکھتے ہوئے بہو بھی ساس اور شوہر پر بھاری ہونے کی کوشش کرے اور یوں گھر کا امن و سکون داؤ پر لگ جائے۔ 5) شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سُسر اور بہو کے پردے کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”حُرْمَتِ مُصَاهَرَتِ (1) کی وجہ سے پردہ نہیں۔ اگر پردہ کرے تو حَرَج بھی نہیں بلکہ بحالتِ جوانی یا اِحْتِمَالِ فتنہ (یعنی فتنے کے احتمال) کی صورت میں جیسا کہ اس دور میں پردہ کرنے ہی میں عافیت ہے کیوں کہ حالات انتہائی ناگفتہ بہ (شرمناک) ہیں۔ سُسر اور بہو کے ”مسائل“ سننے میں آتے رہتے ہیں۔“ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص 47) لہذا سُسر کو چاہئے کہ جس طرح بیٹی کو ہر کام کہہ لیتا تھا، بہو کے معاملے میں احتیاط برتے۔

(1) حرمتِ مصاہرت کے متعلق جاننے کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 7 کا مطالعہ کیجئے

مکتوباتِ امیرِ اہل سنت

یہ مکتوبات شیخ طریقت،
امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ کی طرف
سے نظر ثانی اور قدرے تغیر کے ساتھ
پیش کئے جا رہے ہیں۔

شیخ طریقت، امیرِ اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ کے مکتوبات سے انتخاب

حقوق العباد کے معاملے میں احتیاط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عَفِیْ عَنْہُ کی جانب سے
میرے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں ندامت کے
ساتھ سلام۔

29 جمادی الاولیٰ 1433ھ (22.04.2012) کو بعدِ عصر رمضان ہال
(عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی) میں کافی ساری بتیاں
روشن ہونے کی وجہ سے میں نے پریشان ہو کر آپ کو سب کے
سامنے سمجھانے کی ترکیب کی، انداز میں بھی کچھ سختی آگئی میری
دانست میں اتنی ساری بیٹیوں کی اُس وقت چنداں حاجت نہیں
تھی، صرف بوقتِ ضرورت حسبِ ضرورت ہی بلب روشن کئے
جانے چاہئیں۔ آہ! آخرت کا حساب!!! مجھے آپ کو اکیلے میں
نرمی سے سمجھانا چاہئے تھا، ظن غالب ہے کہ آپ کو ایذا پہنچی
ہوگی، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں بھی توبہ کر لی ہے اور آپ
سے بھی معافی کا طلبگار ہوں۔ براہِ کرم! معافی سے نواز کر اپنی
رضامندی کا مژدہ سنا دیجئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اَلْکِسْبُ بِالْیَسْرِ
وَالْعَلَانِیۃُ بِالْعَلَانِیۃِ یعنی خفیہ گناہ کی خفیہ توبہ اور علانیہ کی علانیہ۔ (معجم
کبیر، 20/159، حدیث: 331) لہذا کل جو اسلامی بھائی موجود تھے اُن
کو میری توبہ اور معافی مانگنے کی اطلاع دیکر احسان بالائے

احسان فرمائیے۔ یہ چٹھی بھی پڑھائی جاسکتی ہے۔
میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا فرماتے
رہئے۔

جوابی مکتوب دینے کیلئے آئی ہوئی رقم لوٹا دی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عَفِیْ عَنْہُ کی جانب
سے بنتِ اعجاز حسین عطاریہ کی خدمت میں

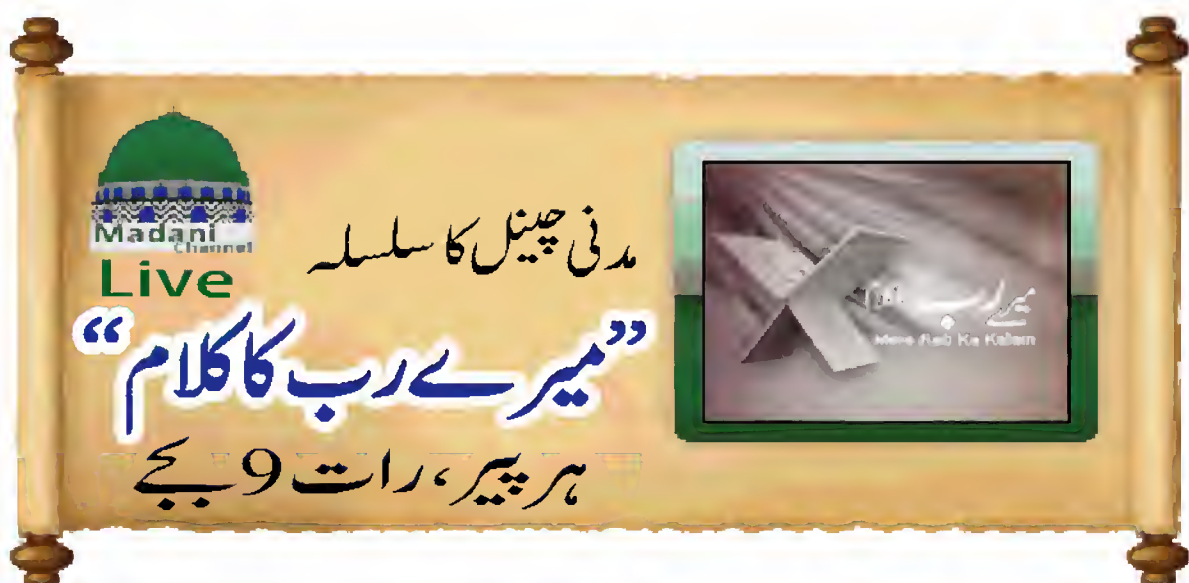
اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

اللہ تعالیٰ آپ کو بے حساب بخشے، تقریباً ایک سال قبل شاید
آپ نے ہمارے گھر فائل (ایصالِ ثواب وغیرہ کی)، مکتوب مع 126
روپے دیا ہو گا، وہ مجھے اب ملا ہے۔ مکتوب کے آخر میں سطر لکھی
تھی ”جواب دینے کیلئے..... جو مواد استعمال ہو گا قلم، پیپر، لفافہ
وغیرہ اس کی رقم کُلّی اختیارات کے ساتھ اس میں ہے۔“ رقم آپ
نے مجھے تحفے میں نہیں دی ہے۔ (کہیں) یہ نہیں لکھا لہذا واپس
حاضر کر رہا ہوں۔ ہاں! یہ عبارت نہ ہوتی تو پھر تحفہ ہونا سمجھ میں
آجاتا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی تمام جائز مُرادوں پر

رحمت کی نظر فرمائے، آمین۔

گھر میں سب کو سلام۔





کلامِ اہل سنت

دارالافتاء اہل سنت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریراً، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرون ملک سے ہزار ہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں۔

مرغی فروشوں کے لئے ایک اہم مسئلہ / پلاٹ کی رجسٹری کے نام پر مٹھائی لینا کیسا / امام کاج کی چھٹیوں کی تنخواہ لینے کا حکم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

1 سوال سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ذبح شدہ مرغی کو گرم پانی میں ڈالنے سے مقصود اسے اُبالنا نہیں بلکہ اس کی ظاہری جلد کو حرارت پہنچا کر اس کے بال و پر کی جڑوں کو نرم اور ڈھیلا کرنا ہے تاکہ انھیں اتارنے میں آسانی رہے۔ اتنے میں حرج نہیں۔ اس کے لئے نیم گرم پانی کافی ہے۔ ہاں اگر پانی ابلتا ہو تو اس میں مرغی فقط اتنی دیر ہی رکھیں جتنی دیر میں مرغی کے بال و پر کی جڑیں ڈھیلی اور نرم ہو جائیں اس سے زیادہ دیر تک نہ رکھیں۔ پھر بال و پر اتارنے اور آلائش نکالنے کے بعد تین بار دھو کر اس گوشت کو کام میں لایا جاسکتا ہے کہ یہ پاک و حلال ہے اور تین بار دھونے کا حکم اس وجہ سے ہے کہ مرغی کو جب پانی میں ڈالا جاتا ہے تو اس کی گردن پر لگادیم مسْفُوح (بہتا ہوا خون) پانی کو ناپاک کر دیتا ہے یونہی وہ پانی مرغی کے اندر جا کر اس کے اندر کی نجاست بیٹ و غیرہ سے مُخْتَلَط ہو کر (یعنی مل کر) خود بھی ناپاک ہو جاتا ہے اور گوشت کی ظاہری سطح کو بھی ناپاک کر دیتا ہے۔

نیز پاک کرنے کے لئے تین بار دھونا ہی ضروری نہیں بلکہ اس پر کثیر پانی بہانے یونہی پاک پانی جاری کرنے سے جب طہارت کا ظن غالب ہو جائے تو بھی مرغی پاک ہو جائے گی۔ یہ بھی یاد رہے کہ اُبلتے ہوئے پانی میں ذبح شدہ مرغی کو اتنی دیر تک نہ رکھیں کہ پانی گوشت کے اندرونی اجزا میں سرایت

مرغی فروشوں کے لئے ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم مخصوص تگہ شاپس (Shops) پر چکن کی سپلائی کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے طریقہ کار پر شرعی راہنمائی درکار ہے۔ ہمارا طریقہ کار یہ ہے:

ہم مرغی ہاتھ سے شرعی طریقہ کار کے ساتھ ذبح کرتے ہیں۔ مرغی کی جان نکل جانے کے بعد اسے گرم پانی میں ڈالتے ہیں چند لمحوں کے بعد نکال کر ایک مشین کے ذریعے اس کے جسم سے تمام پر اور بال صاف کر دیتے ہیں پھر اس کے اندر کی آلائش نکال کر پریشر کے ساتھ بہتے ہوئے پانی سے دھوتے ہیں اور اس کے چار پیس کر دیتے ہیں۔ سوالات یہ ہیں: **1** ذبح کرنے کے بعد مرغی کو گرم پانی میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں؟ (مرغی کو گرم پانی میں اس مقصد کے لئے ڈالا جاتا ہے تاکہ اس کے بال اور پر نرم پڑ جائیں اور انھیں اتارنا آسان ہو جائے اس کے بغیر انھیں اتارنا بہت دشوار ہے اور انھیں گرم پانی میں چند لمحوں کے لئے رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے پانی گوشت تک نہیں پہنچتا کیونکہ گرم پانی کا گوشت تک پہنچنا خود ہمارے لئے نقصان دہ ہے کہ گوشت کے جس حصے تک گرم پانی پہنچے گا گرم پانی اس حصے کو پکادے گا اور گوشت کی رنگت تبدیل کر دے گا) **2** مرغی کی کھال کھانا جائز ہے یا نہیں؟ مرغی کے پر اتارنے کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کی کھال باقی رہے کہ تکہ میں اس کی کھال ذائقہ دار اور لذیذ ہوتی ہے۔

کر جائے، اگر اتنی دیر تک رکھا تو نجس پانی کے گوشت میں سرایت کر جانے کی وجہ سے گوشت ناپاک ہو جائے گا اور کسی بھی صورت میں یہ پاک اور اس کا کھانا جائز نہیں ہو سکے گا۔

نیز دشواری سے بچنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ذبح کے بعد مرغی کی گردن پر سے خون کو دھو لیا جائے اور پیٹ چاک کر کے اس کے اندر کی آلائش نکال لی جائیں پھر اسے گرم پانی میں ڈالیں تاکہ بعد میں اسے پاک کرنے کے لئے دھونا نہ پڑے۔ 2 ذبح شدہ مرغی کی کھال یونہی ہر ذبح شدہ حلال جانور کی کھال کھانا جائز ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مُصَدِّق

مُجِیْب

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

ابوسعید محمد نوید رضا العطاری

پلاٹ کی رجسٹری کے نام پر مٹھائی لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم پلاٹ مکان وغیرہ فروخت کر دیتے ہیں اور رجسٹری بعد میں کرانے کا وعدہ کرتے ہیں پھر جب رجسٹری کرانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے تو ہم مٹھائی کے نام پر خریدار سے کچھ نہ کچھ رقم وصول کرتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ ہمارے لئے مٹھائی کے نام پر یہ رقم وصول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ: سائل نے وضاحت کی کہ اگر کوئی رقم نہیں دیتا تو پھر رجسٹری میں ٹال مٹول کرتے ہیں اور مٹھائی کی رقم وصول ہونے کی صورت میں ہی رجسٹری کرا کے دیتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

خریدار کا رجسٹری کرانے کے لئے بطور مٹھائی کچھ رقم دینا، اپنا کام بنانے کے لئے دینا ہے اور اپنا کام بنانے کے لئے جو کچھ دیا جائے وہ رشوت (Bribe) ہوتا ہے لہذا رجسٹری کرانے کے لئے جو کچھ لیا دیا جاتا ہے یہ بھی رشوت کے زمرے میں آتا ہے اور لینے والا بہر صورت گناہ گار ہے۔ یونہی دینے والا اگر مجبور نہ ہو کہ چاہے دیر سے ہی مگر بغیر رقم ادا کئے اسے اپنا حق یعنی رجسٹری مل جانے کی امید ہو، رقم اس لئے دے رہا ہو کہ کام

جلدی ہو جائے یا تعلقات بنے رہیں تاکہ بعد میں آسانی ہو تو دینے والا بھی گناہ گار ہو گا۔ البتہ اگر مجبور ہو کہ بغیر کچھ رقم دینے جلدیادیر سے اسے اپنا حق ملنے کی کوئی امید نہ ہو تو مجبوری کی اس حالت میں اس کا دینا اپنی ذات سے ظلم دفع کرنے کے لئے دینا ہو گا لہذا اس صورت میں وہ گناہ گار نہیں ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مُصَدِّق

مُجِیْب

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

ابو محمد محمد سر فراز اختر العطاری

امام مسجد کالج کی چھٹیوں پر کسی کو نائب بنانے اور ان دنوں کی تنخواہ لینے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر مؤذن و امام مسجد حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کی وجہ سے معروف تعطیلات سے زائد چھٹیاں کر لیں تو اس صورت میں ان زائد ایام کی کٹوتی ہوگی یا نہیں؟ نیز اگر اس درمیانی مدت میں وہ کسی باشرع شخص کو اپنا نائب بنا دیتے ہیں اور وہ ان کی نیابت کے طور پر امامت کے فرائض سرانجام دیتا ہے تو اس صورت میں ان دنوں کی تنخواہ (Salary) کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

امام و مؤذن کو صرف اتنی چھٹیوں کی اجازت ہوتی ہے کہ جتنی وہاں رائج و معهود (معروف) ہوں، اس سے جتنی چھٹیاں زائد ہوں خواہ وہ بلا عذر یا کسی عذر مثلاً حج و عمرہ کی وجہ سے ہی کیوں نہ ہوں ان کی کٹوتی کروانی لازم ہوگی۔ البتہ اگر وہ اتنے دنوں کیلئے کسی امامت کے اہل شخص کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو یہ نیابت درست ہے اور اس صورت میں ان دنوں کی تنخواہ کا مستحق اصل امام ہی ہے۔ پھر جتنی اجرت اس نے نائب کے ساتھ طے کی تھی، اصل امام اسے دے گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری



احکام تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

سونے کو سونے کے بدلے بیچنا کیسا؟

بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ،
وَالثَّنِيرُ بِالثَّنِيرِ، وَالْبَدَحُ بِالْبَدَحِ، مَثَلًا بِمَثَلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ
زَادَ، أَوْ اسْتَزَادَ، فَقَدْ آذَى، أَلَا خِذُوا الْبُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ“

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ سونا سونے کے بدلے، چاندی چاندی کے بدلے، گندم گندم کے بدلے، جو جو کے بدلے، کھجور کھجور کے بدلے، اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر اور ہاتھوں ہاتھ بیچا جائے، پس جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا، اس معاملے میں لینے والا اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔

(مسلم، ص 659، حدیث: 4064)
صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ
القوی لکھتے ہیں: چاندی کی چاندی سے یا سونے کی سونے سے بیچ ہوئی یعنی دونوں طرف ایک ہی جنس ہے تو شرط یہ ہے کہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور اُسی مجلس میں دست بدست (ہاتھوں ہاتھ) قبضہ ہو یعنی ہر ایک دوسرے کی چیز اپنے فعل سے قبضہ میں لائے، اگر عاقدین (سودا کرنے والوں) نے ہاتھ سے قبضہ نہیں کیا بلکہ فرض کرو عقد کے بعد وہاں اپنی چیز رکھ دی اور اُس کی چیز لے کر چلا آیا، یہ کافی نہیں ہے اور اس طرح کرنے سے بیچ ناجائز ہو گئی بلکہ سود ہوا۔ (بہار شریعت، 2/821)

وَاللَّهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم سونے کے زیور بناتے ہیں اور دکانداروں کو بیچتے ہیں اس میں ہمارا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ہم جب سونا بیچتے ہیں تو اس کے بدلے سونا ہی لیتے ہیں مثال کے طور پر اگر دس تولے سونا ہم نے دکاندار کو بیچا تو اس کے بدلے میں دس تولے سونا ہی لیتے ہیں لیکن دکاندار ایک تولہ سونا نقد دیتا ہے اور بقیہ سونا ادھار کر لیتا ہے۔ اس طرح عقد کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل یہ ہے دکاندار کارخانہ والے سے زیورات خریدتا ہے وہ چوبیس کیرٹ (Karat) کے نہیں ہوتے لیکن ان کے بدلہ جو سونا وہ حاصل کرتا ہے وہ چوبیس کیرٹ کا ہوتا ہے۔

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اللَّهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

یہ عقد صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ خالص سودی معاملہ ہے ایسا کرنا حرام اور جو آمدنی حاصل ہو وہ سود اور مالِ حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ جب سونا بیچو تو ہاتھوں ہاتھ اور برابر برابر بیچو لیکن آپ کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں ادھار بیچا جا رہا ہے، لہذا خاص سودی معاملہ ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے ”عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الذَّهَبُ

افیون کی تجارت کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آفیون کی تجارت کرنا کیسا؟ یہ بہت ساری دواؤں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ملکی قوانین اگر افیون کو بیچنا مطلقاً جرم قرار دیتے ہوں تو شرعاً بھی ایسی تجارت سے بیچنا واجب ہوگا، البتہ چونکہ افیون خود کوئی ناپاک چیز نہیں ہے بلکہ اس کا کثیر استعمال نشہ لاتا ہے قلیل نہیں اور دواؤں میں بھی اس کا استعمال ہوتا رہا ہے، اس بنا پر افیون کی تجارت فی نفسہ حرام کام نہیں لیکن نشہ والوں کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے اور دوا بنانے والوں کو بیچنا جائز ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ ”افیون کی تجارت اور اس کی دکان کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا: ”افیون کی تجارت دوا کے لئے جائز اور افیونی کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، 23/601)

اسی طرح فتاویٰ امجدیہ میں ہے: افیون کا کھانا ناجائز، مگر جبکہ دوا میں اتنی قلیل ملائی گئی کہ اس دوا کے کھانے سے حواس پر اثر نہ ہو تو جائز ہے۔ لہذا اس کی بیع و شراء (خرید و فروخت) جائز ہے، البتہ اس کی بیع (فروخت) ایسے شخص سے کرنا جو اسے ناجائز طور پر کھاتا ہو ممنوع ہے کہ مَعْصِيَت (گناہ) پر اعانت (مدد کرنا) ہے۔“ (فتاویٰ امجدیہ، 2/182)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آن لائن (Online) خرید و فروخت سے متعلق اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اشیاء کی تشہیر (Advertisement) کرتے وقت پہلے انٹرنیٹ پر مصنوعات (Products) کی تصاویر لگائی جاتی ہیں پھر ان کو دیکھ کر پسند آنے کی صورت میں خرید و فروخت

کی جاتی ہے اور اس کے بعد گاہک آن لائن (Online) رقم ادا کر دیتا ہے۔ بسا اوقات بیچی گئی چیز سودا ہونے تک پراڈکٹ (Product) تشہیر کرنے والے کی ملکیت میں نہیں ہوتی البتہ سودا ہونے کے بعد وہ کسی اور سے خرید کر اس کو بھجوا دیتا ہے جس نے پہلے سے رقم دے دی تھی تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر واقعی ایسا ہے کہ سودا کرتے وقت بیچنے والے کی ملکیت میں وہ چیز نہیں ہوتی تو ایسا سودا کرنا جائز نہیں۔ درمختار میں ہے: ”کُلُّ مَا اُوْرَثَ خَلَلًا فِي رُكْنِ الْبَيْعِ فَهُوَ مُبْطَلٌ“ یعنی ہر وہ چیز جو بیع کے رکن میں خلل پیدا کرے وہ بیع کو باطل کرنے والی ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، 7/233)

علامہ شامی قُدَسَ سِتُّہُ السَّامِی بیع کی شرائط ذکر کرتے ہوئے ردالمحتار میں ارشاد فرماتے ہیں: ”کَوْنُهُ مَوْجُودًا مَالًا مُتَقَوِّمًا مَبْلُوكًا فِي نَفْسِهِ، وَكَوْنُ الْمَلِكِ لِلْبَائِعِ قِيَامًا يَبِيْعُهُ لِنَفْسِهِ“

یعنی مَبِیْع (یعنی بیچی جانے والی چیز) کا موجود ہونا، مال متقوم (1) ہونا، اپنی ملکیت میں ہونا اور جس کو بائع اپنے لئے بیچ رہا ہے تو وہ اس کی ملک میں ہونا ضروری ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، 7/13)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہارِ شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: ”بیع باطل کا حکم یہ ہے کہ بیع (یعنی بیچی جانے والی چیز) پر اگر مشتری (خریدار) کا قبضہ بھی ہو جائے جب بھی مشتری (خریدار) اس کا مالک نہیں ہوگا اور مشتری کا وہ قبضہ قبضہ امانت قرار پائے گا۔“ (بہارِ شریعت، 2/701)

مذکورہ سودے پر مزید بھی تحفظات ہیں لیکن چونکہ سوال میل کے ذریعے وصول ہوا ہے اس لئے بقیہ امور کا تعین نہ ہونے پر کلام کرنا ممکن نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) ایسا مال جو جمع کیا جاسکتا ہو اور شرعاً اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہو۔

(ردالمحتار، 7/8)

بھاؤ کم کروانا

سید انعام رضا عطاری مدنی

جھوٹ نہ بولنے گاہک کو چاہئے کہ چیز خریدتے وقت اچھی طرح جانچ پڑتال کرے اور بھاؤ کم کروانے کی کوشش ضرور کرے مگر اس کے لئے کسی قسم کا جھوٹ نہ بولے کہ مجھے ان داموں سے کم میں یہ چیز مل رہی تھی لیکن میں نے نہیں خریدی میں نے کئی بار اس سے کم داموں میں یہ چیز خریدی ہے فلاں جگہ اس سے اچھی چیز مجھے سستے داموں دے رہے تھے میں نے مارکیٹ گھوم لی ہے اتنے دام کسی نے نہیں بتائے جتنے آپ بتا رہے ہیں میں نے بھی یہ کام کیا ہوا ہے مجھے اندازہ ہے کہ یہ چیز کتنے کی ہے؟ میرے پاس صرف یہی رقم ہے، حالانکہ جیب میں رقم موجود ہوتی ہے۔

بہر حال جائز طریقے سے دام (قیمت) کم کروانے میں حرج نہیں، البتہ اگر غریب و نادار لوگوں سے کوئی چیز خریدی جائے تو دام کم کروانے کے بجائے مہنگے داموں میں ہی خریدی جائے کہ اس کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: فقراً سے جب کچھ خریدو تو مہنگے داموں خریدو، اس سے اُن کا دل خوش ہو گا اور اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(کیمیائے سعادت، 1/334)

اللہ تعالیٰ ہمیں خرید و فروخت کے معاملات شریعت کے مطابق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خرید و فروخت میں عموماً دونوں طرف سے نفع اور فوائد کا حصول مقصود ہوتا ہے، دکاندار کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ میری چیز اچھے داموں میں فروخت ہو، شاید اسی وجہ سے وہ اپنی چیز کا بھاؤ (Rate) زیادہ بتاتا ہے جبکہ گاہک کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ مجھے کم دام میں اچھی چیز مل جائے لہذا وہ اس کا بھاؤ کم کروانے کی کوشش کرتا ہے۔ خریداری کے وقت بھاؤ کم کروانے (Bargaining) کو بعض جگہوں پر معیوب اور خلافِ مروت سمجھا جاتا ہے اور بعض اوقات گاہک کو خوب بُرا بھلا کہہ کر اُس کی دل آزاری بھی کی جاتی ہے۔ اگر گاہک بھاؤ کم کروانے کے بجائے منہ مانگی رقم دے کر چلا جائے تب بھی اسے بعض اوقات پیٹھ پیچھے بے وقوف قرار دیا جاتا ہے، بیچنے والوں کو اختیار ہے کہ ریٹ (Rate) کم کریں یا نہ کریں لیکن کسی مسلمان کو ریٹ (Rate) کم کروانے پر بُرا بھلا کہنے سے گریز کریں۔ **بھاؤ کم کروانا سُنت ہے** یاد رکھئے! بھاؤ کم کروانا کوئی معیوب یا خلافِ مروت کام نہیں بلکہ سُنت ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کمی) کے لئے حُجَّت (بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سُنت۔

(فتاویٰ رضویہ، 17/128)

اس سُنت پر عمل کرتے ہوئے ہمارے بزرگانِ دین علیہ رحمۃ اللہ البین اشیا کی خریداری میں بھاؤ کم کروانے کی کوشش کرتے تھے۔ **حکایت** حضراتِ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کچھ خریدتے، سستا خریدتے اور اس میں تکرار و اصرار کرتے۔ لوگوں نے ان سے عرض کی: آپ حضرات روزانہ کئی ہزار درہم خیرات کر دیتے ہیں مگر معمولی مقدار پر اس قدر تکرار و اصرار میں کیا راز ہے؟ فرمایا: ہم لوگ جو کچھ دیتے ہیں راہِ خدا میں دیتے ہیں جبکہ خرید و فروخت میں دھوکا کھانا عقل و مال کے نقصان کا باعث ہے۔ (کیمیائے سعادت، 1/334)

فرمان علی عطاری مدنی

چند دُنیاوی اسباب اور خرابیاں ہیں۔ ان کے علاوہ بھی دُنوی اور اُخروی نقصانات ہو سکتے ہیں۔

ہمارے بازاروں میں مفاد پرستی، بدخواہی و خود غرضی پر مشتمل درج ذیل کئی صورتیں رائج ہیں جنہیں ترک کر کے مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا چاہئے: (1) سودا طے ہونے کے بعد زیادہ نفع ملنے کی حرص (لاچ) میں پہلے فریق سے سودا ختم کر دینا، عموماً یہ منظر قربانی کیلئے قائم مویشی منڈی میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی شخص اپنی پسند کے خوبصورت اور فربہ جانور کی قیمت مثلاً 70 ہزار طے کرے تو دوسرا فوراً اس کے 80 ہزار لگا کر بیوپاری کو حرص و لاچ میں مبتلا کر دیتا ہے جس سے وہ پہلے شخص سے سودا ختم کر کے دوسرے کو فروخت کر دیتا ہے۔ (2) خریدار کو یہ لاچ دے کر سودا ختم کروانا کہ یہی چیز میں تمہیں کم ریٹ پر فروخت کر دوں گا، مثلاً دکاندار نے کسٹمر (Customer) کو موبائل کی قیمت 10 ہزار بتائی جس پر اس نے سودا کر لیا اب دوسرا دکاندار کہے کہ بھائی 9500 میں مجھ سے خرید لو تو گاہک کم قیمت کے لاچ میں سودا ختم کر دیتا ہے۔ (3) کسی پر زیادہ نفع کمانے کا الزام لگا کر خریدار کا اس سے سودا ختم کروانا اور اپنی وہی چیز کم قیمت (Rate) پر بیچنا۔ (4) مقررہ قیمت پر بولی لگانے کیلئے مخصوص افراد رکھنا جن کا مقصد خریدنا نہیں بلکہ قیمت بڑھا کر گاہک کو دھوکا دینا ہوتا ہے حدیث پاک میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ (مسلم، ص 1064، حدیث: 6538 ماخوذاً) البتہ نیلامی کے وقت اگر واقعی خریدنے کی نیت ہو تو قیمت بڑھانا نہ صرف جائز بلکہ حدیث پاک سے ثابت ہے: نبی کریم، روف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک کمبل اور پیالہ بیچنے کیلئے ارشاد فرمایا: یہ دونوں چیزیں کون خریدے گا؟ ایک شخص نے ان کی قیمت ایک درہم لگائی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا: ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ دوسرے نے دو درہم لگا کر وہ دونوں چیزیں خرید لیں۔ (ترمذی، 9/3، حدیث: 1222)

اللہ عزوجل ہمیں سودے پر سودا کرنے کی آفت سے نجات عطا فرمائے، اپنے مسلمان بھائیوں کی خیر خواہی کرنے کی توفیق نصیب فرما کر مفاد پرستی اور خود غرضی کی نحوست سے بچائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

سودے پر سودا

زندگی کے جن شعبوں میں مفاد پرستی کی دیمک نے اخلاقیات کی عظیم عمارت کو بوسیدہ کیا ہے ان میں سے ایک تجارت بھی ہے۔ گلی محلے میں پھیری لگانے والے سے لے کر ملک و بیرون ملک میں وسیع پیمانے پر تجارت کرنے والے بڑے بڑے تاجر بھی اس وبا کا شکار نظر آتے ہیں۔ تجارت میں مفاد پرستی سے جنم لینے والی ایک بھیانک صورت ”سودے پر سودا“ کرنا ہے جو مارکیٹ سے جذبہ خیر خواہی کو ختم کرتی جا رہی ہے۔ خود غرضی نے معاشرے میں ایسے ڈیرے جمار کھے ہیں کہ اگر ہمارا مسلمان بھائی اچھا گھر، گاڑی یا دکان وغیرہ کی خرید و فروخت کرے یا مارکیٹ میں اسے کوئی چیز پسند آجائے اور وہ سودا طے کر لے تو بعض مفاد پرست لوگ جھٹ قیمت بڑھا کر دوسرے کا سودا خراب کر دیتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے مگر یہ کہ اس نے اجازت دے دی ہو۔ (مسلم، ص 626، حدیث: 3812، ملقطاً) اس حدیث پاک کی شرح میں حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ ارشاد فرماتے ہیں: جب دو افراد خرید و فروخت کر رہے ہوں اور سودا طے ہو چکا ہو تو نہ کوئی شخص قیمت بڑھا کر وہ چیز خریدے اور نہ کوئی شخص بھاؤ سستا کر کے خریدار کو توڑے، یہ دونوں باتیں ممنوع ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، 4/267 ملخصاً)

”سودے پر سودے“ کے مختلف اسباب اور خرابیاں (1) بدخواہی (2) دوسروں کو نیچا دکھانے کی مذموم کوشش (3) کاروباری دشمنی (4) گاہک توڑنے کی مذموم نیت (5) اپنے مال کو عمدہ اور دوسرے کے مال کو کم تر و گھٹیا ظاہر کرنا (6) مارکیٹ میں بدنام کرنے کی کوشش (7) مسلمان کی دل آزاری۔ سودے پر سودے کے یہ



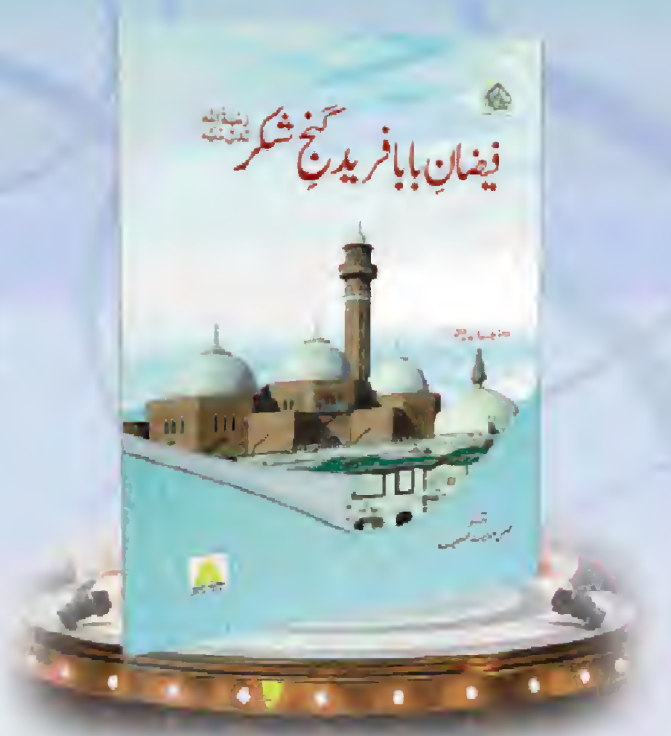
انصاری صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور مہمان کو اپنے گھر لے گئے، گھر جا کر بی بی سے کہا: جو کچھ ہے پیش کر دو! جواب ملا: صرف بچوں کے لئے کھانا رکھا ہے، کہنے لگے: بچوں کو سلا دو اور چراغ بجھا دو، ہم آج بھوکے رہیں گے، بیوی نے ایسے ہی کیا، صبح ہوئی تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فلاں اور فلاں سے بہت خوش ہے اور یہ آیت نازل فرمائی ہے: ﴿وَيُؤْتُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (پ 28، الحشر: 9) ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں، اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔ (بخاری، 3/348، حدیث: 4889 ملخصاً) **ایشار کی مختلف صورتیں** ایشار کا مطلب صرف یہ نہیں کہ دوسروں کو صرف کھانے پینے اور لباس پوشاک میں اپنے اوپر ترجیح (Priority) دی جائے بلکہ موقع محل اور مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دوسروں کو خود پر ترجیح دینا بھی ایشار ہی کہلائے گا کیونکہ یہ ایسی صفت ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اس کا تعلق نظر آتا ہے، غور و فکر کرنے کی صورت میں اس کی کئی صورتیں سامنے آسکتی ہیں۔ مثلاً سڑک پار کرتے افراد کو دیکھ کر گاڑی روک لینا اور انہیں گزرنے دینا، ٹرین کے ٹکٹ خریدتے ہوئے قطار میں بوڑھوں / بیماروں کو خود پر ترجیح دینا، بھری بس / ٹرین میں کسی بوڑھے یا سامان سے لدے مسافر کو دیکھ کر اپنی سیٹ چھوڑ دینا، کسی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوں تو بوٹی یا کھانے کا اچھا حصہ دوسروں کو پیش کرنا وغیرہ یہ سب ایشار ہی کی صورتیں ہیں۔ الغرض! روزِ مرہ کے کئی امور ایسے ہیں جو ایشار کے زمرے میں آتے ہیں۔ اگر ہم ان معاملات میں تھوڑی سی توجہ اور تخیل سے کام لیں گے تو ایشار کا اجر حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ عزوجل توجہ نصیب فرمائے۔

اُمِّیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

اسلام نے معاشرے کو بہترین بنانے کے کئی طریقے عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک ”ایشار“ (Sacrifice) ہے۔ ایشار معاشرے کے افراد کو باہم مربوط کرتا اور ان کے تعلق میں مضبوطی لاتا ہے۔ **ایشار کی فضیلت** نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو پھر اپنی خواہش ترک کر دے اور دوسرے کو اپنے اوپر ترجیح دے تو اللہ عزوجل اس کو بخش دے گا۔ (تاریخ ابن عساکر، 31/142) **ایشار کی تعریف** ایشار کا معنی ہے: دوسروں کی خواہش اور حاجت کو اپنی خواہش و حاجت پر ترجیح دینا۔ (مدینہ کی مغل، ص 3) یعنی اپنے مفاد کو دوسروں کے مفاد پر قربان کر دینے کا نام ایشار ہے۔ نفس یہ چاہتا ہے کہ بندہ اپنی خواہشات اور ضروریات کو پیش نظر رکھے جبکہ جذبہ ایشار یہ تقاضا کرتا ہے کہ رضائے الہی کی خاطر دوسروں کو خود پر ترجیح (Priority) دی جائے اور قیمتی سے قیمتی چیز دینے سے بھی دریغ (بخل) نہ کیا جائے۔ **ایشار کی اہمیت** ایشار ایک اعلیٰ صفت، بلند مرتبہ کی پہچان اور مؤمن کا شعار ہے۔ اپنے لئے تو ہر کوئی کماتا ہے لیکن کمال یہ ہے کہ کمایا ہوا مال اپنے ساتھ ساتھ غریبوں اور مسکینوں پر بھی خرچ کرے۔ **ایشار اور ہمارا معاشرہ** جذبہ ایشار اپنے پرانے، جان پہچان اور امیر غریب کی خود غرضانہ قید سے آزاد ہوتا ہے۔ مگر افسوس! آج اولاً تو ہم اس جذبے سے واقف ہی نہیں یا اگر کبھی ایشار کرتے بھی ہیں تو وہاں جہاں اپنا مفاد ہوتا ہے۔ بغیر مطلب دوسروں کے کام آنے کا خیال ناپید (ختم) ہوتا جا رہا ہے۔ خود غرضی اور مفاد پرستی نے معاشرے میں تباہی مچا رکھی ہے، نتیجہً لوگ ایک دوسرے سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ **صحابی کا ایشار** ایک دفعہ بارگاہ رسالت میں بھوکا شخص آیا، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے کھانے کا معلوم کروایا مگر کسی کے ہاں کچھ نہ تھا۔ تب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: جو اس شخص کو مہمان بنائے اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائے گا۔ ایک

گنج شکر

(حضرت سیدنا بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)



ناصر جمال عطاری مدنی

کے ذریعے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں چار گاؤں کا ملکیت نامہ پیش کیا تو آپ نے یہ تحریری جواب دے کر اپنی شانِ بے نیازی کا اظہار فرمایا: ”بادشاہ ہمیں گاؤں دے گا تو احسان جتائے گا جبکہ رازق حقیقی بغیر احسان جتائے ہمیں دن رات رزق عطا فرماتا ہے۔“ **زبان میں تاثیر:** ایک شخص بارگاہِ گنج شکر میں حاضر ہو کر یوں عرض گزار ہوا: ”میری کئی لڑکیاں ہیں جن کی شادی کے اخراجات اٹھانا میرے بس میں نہیں۔“ یہ سُن کر آپ نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا، سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کیا جس سے وہ سونا (Gold) بن گیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے سونا عطا کیا اور ارشاد فرمایا: اسے لے جاؤ اور اپنی لڑکیوں کی شادی کرو۔ آدمی کے دل میں حرص پیدا ہوئی کہ سونا بنانے کا وظیفہ ہاتھ آگیا ہے، گھر پہنچ کر بہت ساری مٹی جمع کی اور سورۃ اخلاص پڑھ کر دم کیا مگر جب وہ پڑھتے پڑھتے تھک گیا اور کوئی نتیجہ نہ نکلا تو اپنے قریبی دوست سے تمام ماجرا بیان کیا، دوست دانا اور سمجھدار تھا کہنے لگا: بھائی! سورۃ اخلاص تو وہی ہے مگر بابا فرید کی زبان کہاں سے لاؤ گے؟ **وصال و مدفن:** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال، 5 محرم الحرام 664ھ مطابق 17 اکتوبر 1265ء کو ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پُرانوار پنجاب (پاکستان) کے شہر پاکپتن شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔⁽⁹⁾

حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”فیضان بابا فرید گنج شکر“ پڑھئے۔

(1) اس کا موجودہ نام کوٹھے وال ہے جو بدھلہ سنت روڈ پر واقع ہے۔ (2) سیر الاولیاء مترجم، ص 159، انوار الفرید، ص 42، 48، حیاتِ گنج شکر، ص 253، 258، ماخوذاً (3) خزینۃ الاولیاء، 2/110، چشتی خانقاہیں اور سربراہان برصغیر، ص 50، محبوب الہی، ص 53 (4) خزینۃ الاصفیاء، 2/110، 111 (5) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص 482 (6) انوار الفرید، ص 115 (7) شانِ اولیاء، ص 379 (8) انوار الفرید، ص 300 (9) فیضان بابا فرید گنج شکر، ص 96 تا 98

برِّ عظیم پاک و ہند میں جن مبارک ہستیوں نے نیکی کی دعوت عام کی ان میں سے ایک آسمانِ ولایت کے آفتاب سلسلہ عالیہ چشتیہ کے عظیم پیشوا حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی حنفی چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 569ھ یا 571ھ مطابق 1175ء میں مدینۃ الاولیاء ملتان کے قصبہ ”کھتوال“⁽¹⁾ میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت شیخ جمال الدین سلیمان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ زبردست عالم دین اور والدہ ماجدہ حضرت بی بی قُرم خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا نیک پرہیزگار خاتون تھیں۔ والدِ گرامی کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تربیت والدہ ماجدہ نے فرمائی۔ **تعلیم و تربیت:** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حفظِ قرآن اور ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدینۃ الاولیاء ملتان تشریف لے گئے اور قرآن و حدیث، فقہ و کلام اور دیگر علومِ مروجہ پر عبور حاصل کیا۔ **بیعت و خلافت:** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دورانِ تعلیم ہی حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئے اور تحصیلِ علمِ دین کے بعد خلافت سے نوازے گئے۔ **گنج شکر کی ایک وجہ تسمیہ:** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک مرتبہ 80 فاقے ہو چکے تھے۔ نفس بھوکا تھا ”اَلْجُوعُ اَلْجُوعُ“ (ہائے بھوک، ہائے بھوک) پکار رہا تھا، اُس کے بہلانے کے لئے کچھ سنگریزے (یعنی کنکر) اٹھا کر منہ میں ڈالے۔ ڈالتے ہی شکر ہو گئے، جو کنکر منہ میں ڈالتے شکر ہو جاتا اسی وجہ سے آپ ”گنج شکر“ مشہور ہیں۔ **دینی خدمات:** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیکی کی دعوت سے ہزاروں غیر مسلموں کو دولتِ اسلام نصیب ہوئی، گمراہ راہِ راست پر آئے اور سینکڑوں نے ولایت کے مدارج (یعنی درجے) طے کئے۔ **شانِ بے نیازی:** ایک مرتبہ خاندانِ غلاماں کے سلطان ناصر الدین محمود نے اپنے سپہ سالار (Chief of Command)

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

(وہ بزرگانِ دین جن کا وصال یا عرس محرم الحرام میں ہے)



حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ



حضرت سید شاہ برکت اللہ مارہروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

محرم الحرام اسلامی سال کا پہلا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابہ کرام، اولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وصال ہوا، ان میں سے چند کا مختصر ذکر 4 عنوانات کے تحت کیا گیا ہے۔ **صحابہ کرام علیہم الرضوان** 1 امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم، 2 حضرت سیدنا امام حسین اور 3 شہدائے کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا عرس مبارک بھی محرم الحرام میں منایا جاتا ہے، ان نفوسِ قدسیہ کا ذکر بالترتیب صفحہ 17، 35، 36، 37 اور 38 پر ملاحظہ کیجئے۔ 4 ابوقحافہ عثمان بن عامر قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی چار (4) پشتیں مقامِ صحابیت پر فائز ہوئیں۔ ان کے صاحبزادے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، پوتے حضرت سیدنا عبداللہ اور حضرت سیدنا عبدالرحمن اور پڑپوتے حضرت سیدنا محمد بن عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ آپ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرم الحرام 14ھ میں وفات پائی۔ (المنتظم، 187/4 - طبقات ابن سعد، 3/158 - فیضانِ صدیق اکبر، ص 75) 5 حضرت سیدتنا ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ صحابیہ ہیں جنہیں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی کنیز اور ابن رسول حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ محرم الحرام 16ھ کو مدینہ منورہ میں

وصال فرمایا، مزار مبارک جنت البقیع میں ہے۔ (المنتظم، 4/218 - المواہب اللدنیہ، 1/418) 6 حضرت سیدنا ابوالقاسم محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے فرزند، تابعی، مجاہد، امام، مدرس اور محدث تھے، 16ھ کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور یہیں محرم الحرام 81ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 6/181 تا 193 - طبقات ابن سعد، 5/87 - تاریخ دمشق، 54/326) 7 شیخ الاسلام، سلطان الاولیاء حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن احمد ہمدانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت 409ھ کو عراق کی سرحد کے ساتھ ہمدانی (جنوب مشرقی ترکی) میں ہوئی اور وصال یکم محرم الحرام 486ھ کو ہوا، آپ کا مزار مبارک بغداد (عراق) میں ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ رضویہ عطاریہ کے پندرہویں شیخ طریقت، زاہد و عابد، محدث و عالم اور صاحبِ وقار و ہیبت تھے۔ رسالہ ”ہدیۃ الاحیاء للاموات“ آپ کی تصنیف ہے۔ (شذرات الذهب، 4/83 تا 84 - وفیات الاعیان، 2/163) 8 شیخ الاسلام حضرت سیدنا شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر صدیقی سہروردی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت رجب المرجب 539ھ کو قصبہ سہرورد (صوبہ زنجان) ایران میں ہوئی اور یکم محرم الحرام 632ھ کو عراق میں وصال فرمایا۔ آپ جید عالم دین، سلسلہ سہروردیہ کے بانی اور شیخ المشائخ ہیں۔ آپ کی کتاب ”عوارف المعارف“ دنیا بھر میں مشہور ہے۔ آپ کا مزار مبارک رصافہ کی جانب وردیہ قبرستان (بغداد شریف، عراق) میں مرجعِ خلافت ہے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 46/112 تا 115 - طبقات الشافعیۃ لابن قاضی شہید، 2/103 تا 104) 9 شیخ وقت حضرت سیدنا شیخ ابو محفوظ اسد الدین معروف کرخی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت بغداد شریف کے ایک علاقے کرخ میں ہوئی۔ یہیں آپ کا وصال 2 محرم الحرام 200ھ میں ہوا۔ آپ عالمِ باعمل، ولی کامل، عابد و زاہد اور سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے نویں شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا مزار پرانوار بغداد شریف میں کرخ کی جانب ”قبرستان معروف کرخی“ میں دعاؤں کی قبولیت کا مرکز ہے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، 13/398 تا 404 - مرآۃ الجنان، 1/353 - شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص 67 تا 69) 10 سلطان العاشقین، حضرت سید شاہ برکت اللہ



مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1070ھ کو بلگرام (اودھ، یوپی) ہند میں ہوئی۔ 10 محرم الحرام 1142ھ کو مارہرہ مطہرہ (ضلع ایٹھ، یوپی) ہند میں وصال فرمایا۔ آپ عالم باعمل، شیخ المشائخ، مصنف کتب، صاحب دیوان شاعر، عوام و خواص کے مرجع اور بانی خانقاہ برکاتیہ ہیں۔ (تاریخ خاندان برکات، ص 12 تا 17) **11** زبدۃ الواصلین، حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1131ھ مارہرہ شریف (یوپی) ہند میں ہوئی اور یہیں 14 محرم الحرام 1198ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار ”درگاہ شاہ برکت اللہ“ کے دالان میں شرقی گنبد میں ہے۔ آپ عالم باعمل، عظیم شیخ طریقت، کئی کتب کے مصنف اور مارہرہ شریف کی وسیع لائبریری کے بانی ہیں۔ (تاریخ خاندان برکات، ص 20 تا 23) **12** زینت خاندان غوث اعظم، عارف ربانی حضرت شیخ سید احمد جیلانی بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کی ولادت غالباً آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں ہوئی اور وصال شریف 19 محرم الحرام 853ھ کو بغداد (عراق) میں ہوا۔ یہیں مزار فائض الانوار ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے چوبیسویں (24) شیخ طریقت ہیں۔ (شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص 95) **13** مشہور ولی اللہ، تاج الاولیاء حضرت بابا سید محمد تاج الدین اولیاء صابری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت 1277ھ میں کامٹی محلہ، کمسری بازار (ناگپور، مہاراشٹر) ہند میں ہوئی اور یہیں مزار بنا جو کہ مرجع خلاق ہے۔ آپ کا یوم وصال 26 محرم الحرام (1344ھ) ہے۔ (انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 6/331 تا 347) **14** غوث العالم، محبوب یزدانی، حضرت مخدوم سلطان

سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ التذاری کی ولادت باسعادت 712ھ کو سمنان (ایران) میں ہوئی اور وصال 28 محرم الحرام 832ھ کو ہند میں فرمایا، آپ کا مزار مبارک کچھوچھ شریف (ضلع امبید کرنگر، یوپی ہند) میں زیارت گاہ عوام و علما ہے۔ آپ حافظ القرآن مع سب سے قراءت، علوم عقلیہ و نقلیہ میں ماہر، مصنف کتب اور تاجدار روحانیت ہیں۔ سینکڑوں صفحات پر مشتمل ملفوظات کا مجموعہ

”لطائف اشرفی“ رشد و ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (ماہنامہ الاشرف باب المدینہ کراچی جنوری 2010ء، ص 20 تا 27) **خاندان و احباب اعلیٰ حضرت علیہم رحمۃ**

رب العزت 15 مرید اعلیٰ حضرت، شمس العلماء، حضرت مولانا مفتی قاضی ابوالعالی شمس الدین احمد جعفری رضوی جوپوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1322ھ محلہ میر مست جوپور (یوپی) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، جید مدرس، صاحب قانون شریعت اور شیخ طریقت تھے۔ یکم محرم الحرام 1401ھ کو وصال فرمایا، آپ کو احاطہ مزار حضرت قطب الدین بینادل قلندر، جوپور (یوپی) ہند میں دفن کیا گیا۔ (مفتی اعظم ہند اور ان کے خلفاء، 1/434 تا 439) **16** شہزادہ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت 1310ھ رضا نگر محلہ سوداگران بریلی (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، جملہ علوم و فنون کے ماہر، جید عالم، مصنف کتب، مفتی و شاعر اسلام، شہرہ آفاق شیخ طریقت، مرجع علما و مشائخ اور عوام اہل سنت تھے۔ 35 سے زائد تصانیف و تالیفات میں سامان بخشش اور فتاویٰ مصطفویہ مشہور ہیں۔ 14 محرم الحرام 1402ھ میں وصال فرمایا اور بریلی شریف میں والد گرامی امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے پہلو میں دفن ہوئے۔ (جہان مفتی اعظم، ص 64 تا 130) **17** امین شریعت حضرت مولانا مفتی سبطین رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن 1346ھ میں محلہ سوداگران بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور 26 محرم الحرام 1437ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک کانکر ٹولہ، بریلی شریف (یوپی) ہند میں ہے۔ آپ عالم دین، مفتی اسلام، استاذ العلماء اور شیخ طریقت تھے۔ درس نظامی کی جملہ کتب میں مہارت تامہ حاصل تھی اور اچھے حکیم بھی



تھے۔ زندگی کا اکثر حصہ کانکر ضلع بستر چھتیس گڑھ میں گزارا اور مدرسہ فیض الاسلام کشمیل (ایم پی) ہند میں تدریس فرمائی۔ (مفتی اعظم اور ان کے خلفاء، ص 387 تا 391) **تلامذہ و خلفائے اعلیٰ حضرت علیہم**

رحمۃ رب العزت 18 شیر بیشہ سنت، مولانا ابوالفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خان رضوی لکھنؤی علیہ رحمۃ اللہ القوی 1319ھ کو لکھنؤ (یوپی) ہند میں پیدا ہوئے۔ آپ حافظ القرآن، فاضل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، مناظر اہل سنت، مفتی اسلام، مصنف، مدرس، شاعر، شیخ طریقت اور بہترین واعظ تھے۔ چالیس تصانیف میں ”الصوارم الہندیہ“ اور ”فتاویٰ شیر بیشہ سنت“ زیادہ مشہور ہیں۔ وصال 8 محرم الحرام 1380ھ میں فرمایا، مزار مبارک بھورے خاں پبلی بھیت (یوپی) ہند میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 304 تا 316) **19** استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد غیاث الدین حسن شریفی چشتی رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت 1304ھ کو قصبہ رجھت (ضلع گیا، صوبہ بہار) ہند میں ہوئی۔ آپ فاضل دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف، مدرس، مصنف، واعظ اور شیخ کامل تھے۔ اردو، فارسی اور عربی تصانیف میں ”غیاث الطالبین“ اہم ہے۔ آپ نے 13 محرم الحرام 1385ھ میں وصال فرمایا، مزار مبارک خانقاہ کبیرہ شہسرام (ضلع آرا، صوبہ بہار) ہند کے احاطہ قبرستان میں ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 364 تا 373) ماہنامہ معارف رضا اگست 2007ء، ص 30 تا 35) **20** فقیہ دوراں حضرت علامہ مولانا قاضی ابوالمظفر غلام جان ہزاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی فاضل دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف، بہترین مدرس، مفتی اسلام اور صاحب تصنیف ہیں۔ آپ کی ولادت 1316ھ اوگرہ مدنی صحرا (مانسہرہ، پاکستان) میں ہوئی اور وصال 25 محرم الحرام 1379ھ کو فرمایا، آپ مرکز الاولیاء لاہور میں غازی علم دین شہید کے مزار کے جنوبی جانب محو استراحت ہیں۔ ”فتاویٰ غلامیہ“ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (حیات فقیہ زماں - تذکرہ اکابر اہل سنت، ص 299 تا 300) **21** محسن ملت حضرت علامہ مولانا حامد علی فاروقی رضوی رائے پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت قاضی پور چندہا (الہ آباد، یوپی) ہند میں 1306ھ میں ہوئی۔ 26 محرم الحرام 1388ھ میں وصال فرمایا، رائے پور کے مشہور ولی اللہ حضرت فاتح شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قُرب میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ فاضل منظر اسلام بریلی شریف، مناظر و خطیب اسلام، ملی قائد اور قومی راہنما تھے، آپ نے کئی فتاویٰ بھی لکھے، آپ کا 1924ء میں قائم کردہ ”مدرسہ و ادارہ اصلاح المسلمین و دارالیتامی چھتیس گڑھ ہند“ آج بھی قوم و ملت کی آبیاری کر رہا ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 562 تا 573) **22** استاذ العلماء، مفتی اسلام حضرت علامہ ابوالسعادات شہاب الدین احمد کویا ازہر شالیانی ملیباری شافعی قادری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی ولادت باسعادت 1302ھ قریہ چالیم ملیبار کیرالا (جنوبی ہند) میں ہوئی اور یہیں 27 محرم الحرام 1374ھ کو وصال فرمایا، آپ جید عالم، مدرس، شیخ طریقت، مفتی اسلام، مرجع عوام و علما اور علم و عمل کے جامع تھے۔ آپ ”دارالافتاء الازہریہ“ کے بانی ہیں اور ”الفتاویٰ الازہریہ فی احکام الشریعہ“ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ہے۔ (تجلیات خلفائے اعلیٰ حضرت، ص 574 تا 578) **23** استاذ العلماء، مولانا ابوالمساکین محمد ضیاء الدین ہدم قادری پبلی بھیتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت شوال المکرم 1290ھ تلہر (ضلع شاہ جہاں پور، یوپی) ہند میں ہوئی اور 28 محرم الحرام 1364ھ میں وصال فرمایا، پبلی بھیت (یوپی) ہند میں بہشتیوں والی مسجد سے متصل آسودہ خاک ہیں۔ آپ جید مدرس، مصنف، صاحب دیوان شاعر، شیخ طریقت اور پبلی بھیت کی موثر شخصیت تھے۔ (تذکرہ محدث سورتی، ص 274 تا 275)

قصہ اپنا بھی ہے

محمد صفدر علی عطاری مدنی

غلاظتوں کو شامل نہ ہونے دیا یہاں تک کہ اس کا کاروبار پھیلتا چلا گیا اور اب اس کے پاس کئی ملازمین کام کرتے ہیں حالانکہ کبھی وہ خود ملازمت کیلئے دھکے کھا رہا تھا۔ بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اپنی سوچ کا زاویہ تبدیل کیجئے اور ایک ذریعے سے روزی کا بندوبست نہ ہو سکے تو دوسرا راستہ اختیار کر کے کامیابی پانے کی کوشش کیجئے۔

ہنر بھی سیکھئے مشہور ہے کہ ہنر مند آدمی کبھی بھوکا نہیں مَرتا کیونکہ ملازمت تو کسی بھی وقت ہاتھوں سے نکل سکتی اور آدمی کو بے روزگاری کی دلدل میں دھکیل سکتی ہے لیکن ہنر ہمیشہ آدمی کے ساتھ رہتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت آج کئی نئے علوم و فنون اور پیشے ہمارے سامنے ہیں، اچھی نیتوں کے ساتھ انہیں سیکھنا یقیناً مفید اور بے روزگاری کے سیلاب کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔ **وجہ خود تلاش کیجئے** اپنے بے روزگار ہونے کی وجہ خود تلاش کیجئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ صرف اپنی مَن پسند جگہ پر کام کرنا چاہتے ہیں یا آپ کو صرف پچاس ہزار (50000) سیلری (تنخواہ) والی نوکری یا کاروبار ہی چاہئے اور اسی دُھن میں آپ چالیس ہزار (40000) والی نوکری کی طرف دیکھ بھی نہیں رہے یا ایسا تو نہیں کہ آپ کے شہر یا علاقے میں ہنر مند افراد کیلئے روزگار کے مواقع زیادہ ہیں جبکہ آپ صرف ڈگریاں اٹھائے پھر رہے ہیں۔ اپنے ارد گرد نظر دوڑائیے آپ کو بہت سے لوگ ملیں گے جنہوں نے فٹ پاتھ سے آغاز کیا اور آج وہ کامیاب زندگی گزار رہے ہیں جب وہ ایسا کر سکتے ہیں تو آپ کیوں نہیں کر سکتے؟

صرف نوکری ہی ذریعہ روزگار نہیں بڑھتی ہوئی بے روزگاری (Unemployment) کا ایک سبب یہ ہے کہ نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے سرکاری یا پرائیویٹ نوکری کو ہی بہترین ذریعہ معاش سمجھا ہوا ہے، وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے راستے کے بارے میں سوچتے ہی نہیں ایسے نوجوان یہ فرضی حکایت پڑھیں اور اپنی سوچ پر نظر ثانی کریں۔ **فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے** ناصر اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، ماں باپ نے بڑی محبت سے اُسے پالا پوسا اور اعلیٰ تعلیم دلوانے کیلئے اپنی جمع پونجی خرچ کر دی۔ ناصر نے خوبصورت اور روشن مستقبل کے ڈھیروں خواب دیکھے تھے مگر عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی اسے مسلسل آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑا، اسے اپنی ڈیمانڈ کے مطابق نوکری نہ مل سکی۔ آخر کار مایوسیوں نے اس کے گرد گھیرا تنگ کر لیا اور اس کے خوابوں کی بلند و بالا عمارت زمین بوس ہو گئی۔ آج وہ حالات سے شاک و نالاں ہو کر محرومیوں بھری زندگی کو اپنا مقدر سمجھ کر جی رہا ہے۔ دوسری طرف شاہد نامی نوجوان کو بھی اسی طرح انتہائی پریشان کن حالات کا سامنا کرنا پڑا، جگہ جگہ دھکے کھانے کے باوجود اسے مناسب نوکری (Job) نہ مل سکی لیکن شاہد نے مایوسی کو اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیا اور کچھ رقم سے اپنا ایک چھوٹا سا کاروبار شروع کیا۔ وہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان تھا اس نے تمام کاروباری معاملات کو نظم و ضبط (Discipline) اور ترتیب سے چلانے کی بھرپور کوشش کی، وہ لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آتا اور اپنے فائدے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا فائدہ بھی پیش نظر رکھتا اس نے اپنے کاروبار میں جھوٹ، دھوکا دہی اور خیانت جیسی

فیضانِ جامعۃ المدینہ



(6) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھئے (7) وضو کر لیجئے۔
(8) کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیئے اور بیٹھے ہوں تو لیٹ جائیئے۔ (9)

(علی حسن عطاری مدنی، مدرس جامعۃ المدینہ ڈگری، باب الاسلام سندھ)

سوشل میڈیا کے پانچ نقصانات

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: انسان کے اسلام کی خوبیوں میں سے ایک اس کام کو چھوڑ دینا ہے جو اسے نفع نہ دے۔ (10) حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کامل مسلمان وہ ہے جو ایسے کلام، ایسے کام، ایسی حرکات و سکنات سے بچے جو اس کے لئے دین یا دنیا میں مفید نہ ہوں، وہ کام یا کلام کرے جو اسے یا دنیا میں مفید ہو یا آخرت میں۔ (11) سوشل میڈیا کی ایجاد شاید فائدہ مند مقصد کے لئے ہوئی ہوگی، مگر آج کل اس کے نقصانات زیادہ سامنے آرہے ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

مذہبی (روحانی) نقصان سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا گناہوں خصوصاً بد نگاہی سے بچنا بہت مشکل ہے نیز چونکہ سوشل میڈیا پر بد مذہب اور بے دین لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے بعض اوقات ایک عام مسلمان کا ان کے بہکاوے میں آکر گمراہ یا بے دین ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔ **جسمانی نقصان** سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا تو موبائل پر استعمال کئے جاتے ہیں یا کمپیوٹر پر اور دونوں کا خصوصاً نظر پر نیز استعمال کا انداز درست نہ ہونے کی وجہ سے جسم کے پھٹوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ **تعلیمی نقصان** تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی، اس میں کامیابی کے لئے وقت کا درست استعمال بہت ضروری ہے اور سوشل میڈیا سے زیادہ وقت ضائع کروانے والی شاید ہی کوئی شے ہو۔ آگے چل کر شاید امت کو مستند علماء اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز نہ مل سکیں (کیونکہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے طلبہ کا زیادہ وقت تو ضائع ہو جاتا ہے)۔ **سماجی نقصان** اگرچہ سوشل میڈیا کی بدولت ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں کہیں بھی رابطہ کیا جاسکتا ہے مگر اپنوں سے دوریاں بڑھ گئی ہیں، والد، والدہ اور بیٹا اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو

غصے پر قابو پانے کے طریقے

غصہ ایک چھوٹا سا لفظ ہے مگر اپنے نتائج کے اعتبار سے مُتَعَدِّد خرابیوں کا سبب ہے۔ اس کا ضبط (یعنی قابو کرنا) نیک لوگوں کی صفت ہے، چنانچہ متقین کی صفات کے بیان میں فرمانِ رب العزت ہے: **﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾** ترجمہ کنز الالبان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے۔ (1) حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: غصہ کے علاج میں محنت و مشقّت برداشت کرنا فرض ہے کیونکہ اکثر لوگ غصے ہی کے باعث جہنم میں جائیں گے۔ (2) **غصے پر قابو پانے کے 8 مدنی پھول**

(1) غصہ پیدا کرنے والے اسباب مثلاً دنیا کی محبت، غرور و تکبر، خود پسندی اور مقام و منصب کی حرص وغیرہ کا ازالہ کیجئے (2) اپنے دل میں یہ بات نقش کر لیجئے کہ اصل بہادری غصہ برداشت کرنا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے سب سے زیادہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو پالے اور سب سے زیادہ بُردبار وہ ہے جو طاقت کے باوجود معاف کر دے۔ (3) غصہ پی جانے کے فضائل پیش نظر رکھئے مثلاً حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے بندے نے غصے کا گھونٹ پیا، اس سے بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔ (4) غصہ کرنے کے نقصانات پر غور کرے مثلاً حدیثِ پاک میں ہے: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کر دیتا ہے جس طرح ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ (5) حضرت سیدنا جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں: غصہ ہر بُرائی کی کنجی ہے۔ (6) غصہ باہمی نا اتفاقی کرواتا، بیوی کو طلاق دلواتا، بچوں سے جدائی کرواتا اور طرح طرح کے فسادات برپا کر دیتا ہے لہذا غصے پر قابو پانا بے حد ضروری ہے اس ضمن میں احادیثِ طیبہ میں مذکور غصے پر قابو پانے کے طریقے پیش خدمت ہیں: (5) چپ ہو جائیئے (7)

وقت نہیں دے پاتے۔ **معاشی نقصان** بار بار پیچ وغیرہ کی مد میں بہت سے پیسے برباد ہوتے ہیں۔ یہی وقت اور پیسا درست استعمال کر کے معاشی طور پر خود کو بہت مضبوط کیا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے

وقت کی قدر نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
(محمد ایوب عطاری، دورہ حدیث شریف، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی)

دونوں مؤلفین کو (فی کس) 1200 روپے کا مدنی چیک پیش کیا جائے گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

(1) پ 4، آل عمران: 134 (2) کیمیائے سعادت، 2/601 (3) کنز العمال، 2/207، حدیث: 7694 (4) شعب الایمان، 6/314، حدیث: 8307 (5) کنز العمال، 2/209، حدیث: 7710 (6) الزواجر، 107/1 (7) مسند احمد، 1/515، حدیث: 2136 (8) معجم اوسط، 5/189، حدیث: 7022 (9) بوداؤ، 4/327، حدیث: 4784 (10) ترمذی، 4/142، حدیث: 2324 (11) مرآۃ المناجیح، 6/465

حضرت سیدنا حماد بن خالد کا تعارف اور پیشہ

حضرت سیدنا ابو عبد اللہ حماد بن خالد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار تبع تابعین میں ہوتا ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ثقہ راوی ہیں آپ کا تعلق بصرہ یا مدینہ شریف سے تھا مگر آپ نے بغداد معلیٰ میں سکونت اختیار فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ درزی کا کام کیا کرتے تھے، پڑھے لکھے نہ تھے اس لئے احادیث مبارکہ کو صرف سن کر یاد کر لیا کرتے یہاں تک کہ حافظ الحدیث کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ امام احمد بن حنبل اور امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما جیسے معتبر اور اپنے فن کے کامل و اکمل حضرات آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے احادیث سنتے اور پھر انہیں لکھ لیا کرتے تھے۔ حضرت مجاہد بن موسیٰ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بصرہ شہر کے) مالک بن انس نامی دروازے کے پاس کپڑے سیا کرتے تھے پھر وہاں سے ہمارے یہاں (بغداد کے) کرخ نامی علاقے میں منتقل ہو گئے جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تو وہ کپڑے سیا رہے ہوتے تھے ہم وہیں ان سے احادیث سن کر لکھ لیا کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد، 8/144 تا 146 ماخوذاً)

مضمون بھیجنے والوں میں سے 11 منتخب نام

- (1) بنت صلاح الدین (جامعۃ المدینہ فیض مدینہ باب المدینہ) (2) بنت سید شوکت علی (جامعۃ المدینہ، فیضان فاروق اعظم لائڈھی نمبر 6 باب المدینہ) (3) اُمّ ہادی (جامعۃ المدینہ قطیف مدینہ، باب المدینہ) (4) بنت حنیف عطاری (جامعۃ المدینہ فیضان غریب نواز، باب المدینہ) (5) محمد عامر عطاری المدنی (مدرس جامعۃ المدینہ ملیسی ضلع ہاڑی) (6) شفیق احمد عطاری (دورہ حدیث شریف مرکزی جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ) (7) عبدالقدوس عطاری (ایضاً) (8) حمزہ بن محمد شاہد (ایضاً) (9) رشید رضا بن نیاز محمد (ایضاً) (10) جنید بن نذر محمد (ایضاً) (11) محمد قاسم عطاری (ایضاً)

سلسلہ ”فیضان جامعۃ المدینہ“

(صفر المظفر ۱۴۳۹ھ / نومبر 2017ء کے لئے موضوع)

- (1) اعلیٰ حضرت کی 15 اہم دینی خدمات (2) سوشل میڈیا کا مثبت استعمال (مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 07 اکتوبر 2017ء)

مضمون بھیجنے کا پتا: مکتب ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ عالمی مدنی مرکز، فیضانِ مدینہ، باب المدینہ، کراچی۔ ای میل: mahnama@dawateislami.net
مضمون نگاری کے مدنی پھول حاصل کرنے کے لئے ستمبر کا شمارہ ملاحظہ کیجئے یا مندرجہ بالا ای میل ایڈریس پر رابطہ کیجئے۔

حُسینی قافلے کے شرکا

آصف اقبال عطاری مدنی

میدانِ کربلا میں بے مثال قربانیاں پیش کر کے امامِ عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے رفقاء نے اسلام کی بنیادوں کو مضبوط و مستحکم کیا، حسینی قافلے کے شرکا میں بنوہاشم کے سولہ، سترہ یا انیس افراد تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 4/416 تا 426 لا یتعبد، 1/445/446) سوانحِ کربلا، صفحہ 128 پر ہے: امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اہل بیت و دیگر کل 82 نفوس تھے جبکہ ایک قول کے مطابق یہ کاروانِ عشق 91 افراد پر مشتمل تھا جس میں 19 اہل بیت اور 72 دیگر جاں نثار تھے۔ (تاریخِ کربلا، ص 269) حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: کربلا میں حسینی قافلہ بہتر (72) آدمیوں پر مشتمل تھا۔ (مراۃ المناجیح، 3/387)

حسینی قافلے کے شرکا امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنا تن من و دھن آپ پر لٹانے کا بے مثال جذبہ رکھتے تھے اور بڑے بہادر و شجاع تھے۔ امام زین العابدین علی اوسط رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورانِ سفر عرض کی: بابا جان! جب ہم حق پر ہیں تو ہمیں موت کی کوئی پروا نہیں۔ (تاریخ الطبری، 9/216) (ماخوذاً) اسی طرح ایک جانثار نے عرض کی: اگر دنیا ہمارے لئے باقی رہے اور ہم اس میں ہمیشہ رہنے والے ہوں اور پھر آپ کی مدد و نصرت کے سبب ہمیں دنیا چھوڑنی پڑے تو ہم آپ ہی کا ساتھ دیں گے۔ (تاریخ الطبری، 9/213) حسینی قافلے کے بعض شرکا تو بہت مشہور ہیں مثلاً علی اکبر، علی اصغر، عباس، حر، قاسم، عون، محمد رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مگر بعض زیادہ شہرت نہیں رکھتے، جیسے حضرت سیدنا عثمان بن علی المرتضیٰ، ابو بکر بن امام حسن، عمر بن امام حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔ حضرت عثمان بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامِ عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آگے آگے رہ کر خود کو ان کی ڈھال بنائے رکھا، یزید اصبیحی نے آپ کو تیر مار کر زخمی کیا پھر آپ کا مبارک سرتن سے جدا کیا اور اپنے لیڈر سے ذلیل دنیا کا

انعام لینے پہنچ گیا۔ (الاخبار الطوال، ص 379 ماخوذاً) شہر بن ذی الجوشن نے کربلا میں حسینی لشکر کے بعض جاں نثاروں کو امان دینے کی بات کی تو انہوں نے یہ کہہ کر امان کو ٹھکرا دیا کہ تجھ پر اور تیری امان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ تو ہمیں امان دیتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے (امام حسین) کے لئے کوئی امان نہیں۔ (تاریخ الطبری، 9/224) حضرت ابو بکر بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا میں شہید ہوئے جو عبد اللہ بن عقبہ غنوی کے تیر کا نشانہ بنے۔ (الاخبار الطوال، ص 379) قیدی بنائے جانے والے بچوں میں ایک چار سال کے شہزادے حضرت عمر بن حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ (الاخبار الطوال، ص 380) حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمر نامی دو شہزادے تھے ایک نے کربلا میں شہادت پائی اور دوسرے قید ہوئے۔ (سوانحِ کربلا، ص 126 تا 127) خاندانِ علی میں عام طور پر ابو بکر، عمر، عثمان اور عائشہ نام رکھے جاتے تھے۔ جن پانچ بیٹوں سے مولا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی اولاد چلی اُن میں سے ایک کا نام عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا، جن کا 85 برس کی عمر میں مقامِ ینبع میں وصال ہوا جبکہ ایک بیٹے حضرت سیدنا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جنہوں نے کربلا میں شہادت پائی۔ (الکامل فی التاریخ، 3/262 تا 263) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا مضمون سے اہل بیتِ اطہار کی صحابہ کرام سے محبت کا درس بھی ملتا ہے۔ یہ خلفائے راشدین سے محبت ہی تھی کہ حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی اولاد کے نام ان کے نام پر رکھے، اسی طرح حضرت سیدنا امام زین العابدین علی اوسط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو بیٹوں کے نام عمر اور عثمان تھے، امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک شہزادی عائشہ نام کی تھیں، امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین بچوں کے اسمائے گرامی عمر، ابو بکر اور عائشہ تھے اور یوں ہی امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عائشہ تھا۔ (طبقات الکبریٰ، 5/163، سیر اعلام النبلاء، 8/251، تہذیب الکمال، 7/403 وغیرہ)

یزیدی لشکر کا انجام

قتل کئے گئے اور ان کی لاشیں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرائی گئیں۔ (سوانح کربلا، ص 183) حضرت سیدنا عمارہ بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جس وقت ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر لا کر رکھے گئے تو میں بھی ان کے قریب گیا اچانک ایک شور سا بلند ہوا وہ آگیا، وہ آگیا، میں نے دیکھا تو ایک بڑا سانپ ان سروں کے درمیان سے ہوتا ہوا ابن زیاد کے سر کے پاس پہنچا اور اس کے نتھنے میں گھس گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکل کر غائب ہو گیا۔ اچانک پھر شور مچا وہ آگیا، وہ آگیا پھر وہی سانپ نمودار ہوا اور دو یا تین بار اسی طرح کیا۔ (یعنی ابن زیاد کے نتھنوں میں گھس۔) (ترمذی، 431/5، حدیث: 3805) حضرت سیدنا ابو رجاء عطاروی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: اہل بیت اطہار کو برا نہ کہو! کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا گھرانہ ہے۔ میرا ایک پڑوسی تھا جب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا گیا تو اس نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا: دیکھو فلاں بن فلاں کا کیا حال ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمان سے دو ستارے اُس کی دونوں آنکھوں میں مارے جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ (الشریعۃ للآجری، 5/2182، رقم: 1676) خولی بن یزید جس نے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سراقہ کو تن سے جدا کیا تھا ذلت کی موت مارا گیا۔ یہ گھر میں چھپ گیا تھا اس کی بیوی نے ہی اسے پکڑا دیا۔ مختار کے حکم سے اسے شاہراہ عام پر قتل کیا گیا پھر اس کی لاش کو جلادیا گیا۔ (اکمال فی التاریخ، 4/46، ملخصاً)

اسی طرح باقی دشمنانِ اہل بیت بھی ذلت و رسوائی کی موت مارے گئے اور جس منصب اور مال و دولت کی خاطر انہوں نے نواسۂ رسول کے قتل جیسے بدترین جرم کا ارتکاب کیا وہ بھی ان کے ہاتھ نہ رہا۔ اس واقعہ سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ہر انسان کو چاہئے کہ اپنی آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور کسی بھی بڑی سے بڑی چیز کی لالچ میں آکر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہ کرے۔

بعض اوقات انسان اس فانی دنیا کی نعمتوں اور مقام و منصب کے حصول کی لالچ میں اپنی آخرت برباد کر بیٹھتا ہے حالانکہ دنیا بھی اسکے ہاتھ نہیں آتی۔ یوں وہ دنیا میں بھی ذلیل و خوار اور آخرت میں دردناک عذاب کا حقدار ٹھہرتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ“ یعنی دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص 223، حدیث: 3662) دنیاوی لالچ میں آکر دو جہاں کی تباہی و بربادی مول لینے کی ایک عبرتناک مثال یزیدی لشکر کی ہے جس نے مال و دولت اور حکومت و اقتدار کی خاطر نواسۂ رسول حضرت سیدنا امام حسین اور ان کے رفقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو شہید کر دیا۔ تاریخ گواہ ہے جو لوگ ان نفوس قدسیہ کے مقابلے میں آئے وہ زندگی میں چین نہ پاسکے، یہاں بھی انہوں نے ذلت و رسوائی کی سزا پائی جبکہ میدانِ محشر کا معاملہ اس کے علاوہ ہے۔ تقریباً چھ ہزار تو مختار ثقفی (1) کے ہاتھوں ہلاک ہوئے۔ چند کا عبرتناک انجام یہاں ذکر کیا گیا ہے: حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل سنان بن انس نخعی ایک بار لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میں نے امام حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو قتل کیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ اپنے گھر چلا گیا۔ اچانک اس کی زبان بند ہو گئی، عقل جاتی رہی، اس کی یہ حالت ہو گئی کہ جہاں کھاتا تھا وہیں پیشاب و پاخانہ کرتا تھا۔ (طبقات ابن سعد، 6/454، ملخصاً) ابن سعد، شمر، قیس ابن اشعث کندی، خولی بن یزید، عبد اللہ بن قیس، یزید بن مالک اور باقی تمام اشقیاء (بدبخت) جو حضرت امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قتل میں شریک اور ساعی (یعنی کوشش کرنے والے) تھے طرح طرح کی عقوبتوں (تکلیفوں) سے

(1) مختار ثقفی جس نے قاتلین حسین کو چُن چُن کر مارا اور مجین حسین کے دل جیتے مگر اس پر شقاوت ازلی غالب ہوئی اور وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے مرتد ہو گیا۔

(ماخوذ از الصواعق المحرقة، ص 198)

میدانِ کربلا

آصف جہانزیب عطاری مدنی

اور بلا کی بُو آتی ہے۔ (دلائل النبوة لابی نعیم، ص 330، تارخ ابن عساکر، 14/ 193) پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے وہ مٹی اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی اور فرمایا: جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ حسین شہید ہو گیا۔ (معجم کبیر، 3/ 108، حدیث: 2817-2819 مفہوم)

مولانا علی کا میدانِ کربلا سے گزر منقول ہے کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا کربلا سے گزر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہاں ان کی سواریاں بٹھائی جائیں گی، یہاں ان کے کجاوے رکھے جائیں گے اور یہاں ان کے خون بہائے جائیں گے۔ (الصواعق المحرقة، ص 193، طبعاً) جب امام عالی مقام کو دشمنوں نے گھیر لیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: اس جگہ کا کیا نام ہے؟ جواب ملا: کربلا، تو آپ نے فرمایا: بے شک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سچ فرمایا تھا کہ یہ کرب و بلا کی زمین ہے۔ (معجم کبیر، 3/ 108، حدیث: 2812، طبعاً) **شہدائے کربلا کے مزارات** واقعہ کربلا کے بعد قبیلہ غاضریہ کے لوگوں نے شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تدفین کی۔ (الکامل فی التارخ، 3/ 433)

میدانِ کربلا 10 محرم الحرام 61ھ میں تاریخ اسلام کا ایک انتہائی دُرُوناک واقعہ پیش آیا کہ جب خاندانِ اہل بیت اور ان کے جانثار رفقا کو یزیدی لشکر نے بھوک پیاس کی حالت میں شہید کر دیا۔ جہاں یہ تاریخی واقعہ رونما ہوا اس جگہ کا نام ”کربلا“ ہے۔ کربلا نجف سے 80 کلومیٹر اور بغداد سے 103 کلومیٹر کے فاصلے پر نہر فرات کے قریب واقع ہے جبکہ کوفہ سے تقریباً 75 کلومیٹر دور ہے۔ پہلے یہ صحرا تھا لیکن اب یہ ملک عراق کا شہر ہے۔ **کربلا کی لغوی و تاریخی حیثیت** کربلا دو الفاظ ”کرب و بلا“ سے مرکب ہے۔ (فیروز اللغات، ص 1060) کچھ اہل لغت نے کہا کہ یہ ”کربل“ (چھانی ہوئی گہو) یا ”کربلہ“ (دلدلی زمین) سے ماخوذ ہے اس لئے کہ وہاں کی زمین کنکروں سے خالی اور نرم ہے۔ ایک قول کے مطابق ”کربل“ ایک جڑی بوٹی کا نام ہے جو وہاں اُگتی تھی اس لئے اس جگہ کا نام کربلا پڑ گیا۔ (معجم البلدان، 4/ 125، ماخوذاً) احادیث مبارکہ میں اس جگہ کا ذکر ”نینوی“ اور ”طف“ کے ناموں سے بھی آیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 21/ 146، حدیث: 38522، معجم کبیر، 3/ 106، حدیث: 3813) **اسلام میں کربلا کی اہمیت** اسلامی تاریخ میں اس مقام کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شہادتِ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق بے طائے الہی غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور خبر دی کہ آپ کی امت آپ کے بعد آپ کے اس شہزادے (حضرت سیدنا امام حسین) کو کربلا نامی مقام پر شہید کر دے گی، پھر شہادت گاہ کی مٹی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے سونگھا اور فرمایا: ”رِیحُ کَرْبٍ وَبَلَاءٍ“ یعنی (اس میں سے) بے چینی

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

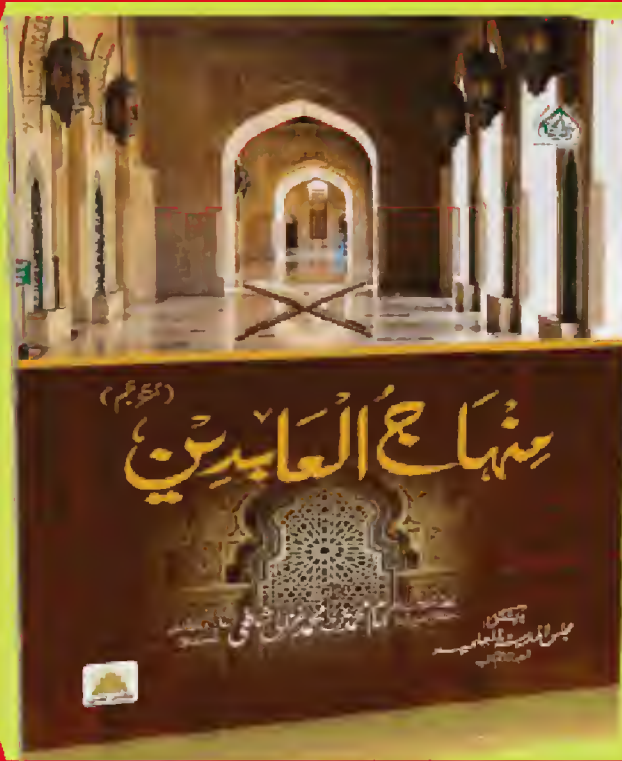
www.dawateislami.net

پر اپلوڈ (Upload) ہونے والی

”المدينة العلمية“ کی کتاب

ڈاؤن لوڈ (Download)

کر کے پڑھئے۔



اسلام زندہ ہوتا ہے

ہر کربلا کے بعد

اعجاز نواز عطاری مدنی

اگر اس حاکم کو اپنے قول و فعل سے بدلنے کی کوشش نہ کرے تو اللہ پر حق ہے کہ اس شخص کو اس کے ٹھکانے میں داخل کر دے۔ (اکال فی التاریخ، 3/408)

یزید کی بیعت نہ کرنے کے دُور رس اثرات

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے نہ صرف خوفِ خدا، تقویٰ و پرہیزگاری، جرأت و بہادری اور حلم و بردباری جیسے عظیم اوصاف سے نوازا تھا بلکہ فراست، تدبیر اور دور اندیشی جیسی اعلیٰ صلاحیتیں بھی عطا فرمائی تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یزید کی بیعت نہ کرنا آپ کی فراست اور دور اندیشی پر دلالت کرتا ہے، جس کے یہ اثرات ظاہر ہوئے: **حق و باطل میں فرق** امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید کی بیعت نہ کر کے تاقیامت حق و باطل میں فرق کر دیا۔ **نااہل کو منصب دینے کی ممانعت** آپ کے بیعت نہ کرنے سے دنیا پر واضح ہو گیا کہ نااہل کو کبھی کوئی منصب نہ دیا جائے اور اگر بالفرض وہ زبردستی کسی عہدے کو حاصل کر لے تو اہل عزیمت کو چاہئے کہ ہر گز اس کی اطاعت نہ کریں۔ **فسق و فجور کا دروازہ بند کر دیا** اگر آپ یزید کی بیعت کر لیتے تو اس کی ہر بدکاری کے جواز کے لئے آپ کی بیعت سند (یعنی دلیل) ہو جاتی اور شریعتِ اسلامیہ و ملتِ حنیفہ کا نقشہ مٹ جاتا۔ **نظامِ اسلام کا تحفظ** اگر آپ یزید کی بیعت کر لیتے تو یزید آپ کی بہت قدر و منزلت کرتا، خوب مال و دولت نچھاور کرتا لیکن اسلام کا نظام درہم برہم ہو جاتا اور ایسا فساد برپا ہوتا جسے بعد میں دور کرنا دُشوار ترین ہوتا۔ **احکامِ شرعیہ میں برابر** آپ کا یزید کی بیعت نہ کرنا اس کے فسق و فجور کو واضح کرتا اور

جلیلُ القدر صحابی رسول، کاتبِ وحی اور اسلام کے پہلے سلطان حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رجبُ الہرجب 60 ہجری میں وصال ہوا، ان کے بعد یزید تختِ سلطنت پر بیٹھ گیا۔ یزید پلید گانے باجے کے آلات بجانے، شراب نوشی کرنے، راگ الاپنے، کتے پالنے، مینڈھوں، ریچھوں اور بندروں کے لڑانے میں مشغور تھا، وہ ہر صبح نشے میں ہوتا۔ (البدایہ والنہایہ، 5/749) صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے ہیں کہ یزید بدخلق، تندخو، فاسق، فاجر، شرابی، بدکار، ظالم، بے ادب اور گستاخ تھا، اس کی شرارتیں اور بیہودگیاں ایسی ہیں جن سے بد معاشوں کو بھی شرم آجائے۔ محرمات (جن سے نکاح حرام ہوتا ہے) کے ساتھ نکاح اور سود وغیرہ منہیات (یعنی حرام چیزوں) کو اس بے دین نے علانیہ رواج دیا، مدینہ طیبہ و مکہ مکرمہ کی بے حرمتی کرائی۔ (سوخ کربلا، ص 112 ملخصاً) **امام عالی مقام نے بیعت سے انکار کر دیا** مدینہ طیبہ کا عاقل جب یزید کی بیعت لینے کیلئے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس کے فسق و ظلم کی بنا پر اس کو نااہل قرار دیا اور بیعت سے انکار فرمایا۔ (سوخ کربلا، ص 114) کوفہ کی طرف سفر کے دوران امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقامِ قادسیہ پر ایک خطبہ دیا جس میں یزید اور یزیدیوں کے مظالم کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی ظالم حکمران کو دیکھا جو اللہ کے حرام کردہ کو حلال کر رہا ہے اور اس کے عہد کو توڑ رہا ہے، سنتِ رسول اللہ کی مخالفت کر رہا ہے، اللہ کے بندوں میں گناہ اور سرکشی سے حکومت کرتا ہے تو دیکھنے والا

رعایا کے حقوق پورے کرنے کے مخالف تھے، امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی بیعت نہ کر کے پوری دنیا کو قیام امن اور رعایا کے حقوق پورے کرنے کا پیغام دیا۔ **قربانی کا درس** امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی اور اپنے احباب کی جانوں کا نذرانہ راہِ خدا میں پیش کر کے امت مسلمہ کو حق پر قائم رہنے اور ظلم کے سامنے سر نہ جھکانے کا نہ صرف درس (Lesson) دیا بلکہ یہ بھی بتایا کہ دین اسلام کی خاطر اپنی جان تک قربان کرنے سے پیچھے نہ ہٹا جائے۔ راہِ خدا میں اپنا گھر بار بیوی بچے مال و دولت سب کچھ لٹانے کے سبب امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے اصحاب کا نام اب تک عزت و عظمت کے ساتھ لیا جاتا ہے اور آئندہ بھی لیا جاتا رہے گا جبکہ یزید اور یزیدیوں کی اب تک مذمت و ملامت ہوتی آئی ہے اور تا قیامت اس کا نام تحقیر سے لیا جاتا رہے گا۔

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

اس بات کو پختہ کرتا ہے کہ احکام شرعیہ ایک عام آدمی و حاکم سب کیلئے برابر ہیں، جس طرح عام شخص کا فسق و فجور سے بچنا ضروری ہے اسی طرح حاکم کا بھی۔ **اسلامی ریاست کا شحط** امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی فراست سے جان لیا تھا کہ یزید بیعت کے بعد اسلامی ریاست کا کیا حال کرے گا اسی لئے آپ نے بیعت نہ کی، آپ کی شہادت کے بعد یزیدی فوجوں نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی، سینکڑوں صحابہ کرام علیہم الرضوان کو شہید کیا، مسجد نبوی شریف کے ستون سے گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد میں لوگ نماز سے مشرف نہ ہو سکے، مدینہ میں خوب لوٹ مار کی گئی (وفاء الوفا، 1/134 ماخوذاً) مکہ مکرمہ پر چڑھائی کی گئی، پتھر برسائے گئے حتیٰ کہ مسجد الحرام کا صحن پتھروں سے بھر گیا، کعبۃ اللہ کے غلاف اور چھت کو ان بے دینوں نے جلادیا اور کعبۃ اللہ کی بے حرمتی کی۔ (تاریخ الخلفاء، ص 167، سوانح کربلا، ص 178 ملخصاً) **قیام امن اور رعایا کے حقوق** قیام امن اور رعایا کے حقوق پورے کرنا حاکم کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری ہوتی ہے لیکن یزید اور اس کے حواری (ساتھی) قیام امن اور



اسلامی زندگی

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

رشتوں کی تلاش
قسط: 1

ہے: عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے: مال، حسب نسب، حسن و جمال اور دین مگر تم دین والی کو ترجیح دو۔ (بخاری، 3/429، حدیث: 5090)

کامیاب گھریلو زندگی کے لئے رشتوں کی تلاش میں کچھ احتیاطیں ضروری ہیں ورنہ زندگی بے سکونی اور الجھنوں کا شکار ہو کر رہ جائے گی۔ فی زمانہ رشتہ تلاش کرنے میں کئی غلط انداز اختیار کئے جاتے ہیں، عام طور پر لڑکے والوں کی تمنا یہ ہوتی ہے:

ہمارے معاشرے میں تلاشِ رشتہ کے وقت عموماً ظاہری اور مادی چیزوں کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے جبکہ دین داری، شرافت اور اچھے اخلاق جیسی خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے جو ازدواجی زندگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ غالباً اسی لئے معاشرے میں طلاق دینے کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ یاد رکھئے! جب تک انسان کا باطن خوبصورت نہ ہو ظاہری خوبصورتی کسی کام کی نہیں۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① ”آنے والی“ امیر باپ کی بیٹی ہو ② ماں باپ کی اکلوتی ہو تو کیا ہی بات ہے! ③ لڑکی کے بھائی اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہوں ④ اور اگر کئی بھائیوں کی ایک ہی بہن ہو تو سونے پہ سہاگا کیونکہ اس سے تحائف ملنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں ⑤ بہو خوب جہیز لے کر آئے ⑥ بیٹے کو سلامی میں موٹر سائیکل یا گاڑی ملے ⑦ کوئی پلاٹ یا مکان بھی مل جائے ⑧ بہو کا والد اپنے داماد کو کوئی کاروبار ہی شروع کروادے ⑨ لڑکی کسی اچھی جگہ نوکری (Job) کرتی ہو وغیرہ۔ غور کیا جائے تو ان سب میں ایک چیز ”دوسرے کے مال کو لچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا“ مشترک ہے، شریعت میں جہاں اس کی مذمت بیان کی گئی ہے وہیں لوگوں کے مال سے بے رغبتی کو ہر دل عزیز بننے کا نسخہ بتایا گیا ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دُنیا سے بے رَغْبَت ہو جاؤ، اللہ عزوجل کے محبوب بن جاؤ گے اور لوگوں کے پاس جو کچھ (مال و اسباب دُنیا) ہے اُس سے بے نیاز ہو جاؤ تو لوگ بھی تمہیں محبوب بنالیں گے۔ (الترغیب والترہیب، 4/45، حدیث: 4918)

اسی طرح لڑکی والوں کی عموماً یہ خواہش ہوتی ہے: ① لڑکا اسمارٹ (Smart) اور فیشن ایبل (Fashionable) ہو ② باپ کی جائیداد و کاروبار کا اکلوتا وارث ہو ③ نندیں نہ ہوں ④ اگر ہوں تو ”اپنے گھر کی ہو چکی ہوں“ تاکہ ہماری بیٹی سُسرال میں راج کرے۔ ⑤ لڑکا نوٹوں میں کھیلتا ہو (اگرچہ حرام سے کمائے گئے ہوں) ⑥ تنخواہ معقول بھی ہو تو نظر اس پر ہوتی ہے کہ ”اوپر کی کمائی“ کتنی بنالیتا ہے۔ ⑦ لڑکا بیرون ملک ہو تو گھر بھر کی چاندی ہو جائے گی وغیرہ۔ غالباً اسی لئے بارہالوگوں کو یہ کہتے سنا جاتا ہے: اچھے رشتے نہیں ملتے۔ ایسے لوگوں سے ایک سوال ہے کہ اچھے رشتے کا معیار کیا ہے؟ وہ جو ہمارا خود ساختہ ہے یا وہ جسے شریعت نے اچھا رشتہ قرار دیا۔ اس بات میں کوئی دورائے نہیں کہ ہر باپ اپنی بیٹی کے لئے اچھے لڑکے کا انتخاب کرنا چاہتا ہے اور لڑکے والے بھی اچھے رشتے کی تلاش میں ہوتے ہیں لیکن یہ بات ہر مسلمان کو پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اچھا رشتہ وہی

ہے جو اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے نزدیک اچھا ہے لہذا دین دار اور ضروری تقاضوں کو پورا کرنے والا رشتہ ملتا ہو تو اسے ٹھکرانے کی بجائے اپنانے کا ذہن ہونا چاہئے۔ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جب ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے خُلق و دین سے تم راضی ہو تو اُس سے نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فسادِ عظیم ہو گا۔ (ترمذی، 2/344، حدیث: 1086)

دین داری میں سب سے پہلے عقیدے پھر فرائض و واجبات پر عمل کو مد نظر رکھا جائے مثلاً نماز روزے کی پابندی ہے یا نہیں؟ نیز لڑکی شرعی پردے وغیرہ کا اہتمام کرتی ہے یا نہیں؟ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کیا کیفیت ہے؟ حضرت سیدنا حسن بصری رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی: میری ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے اُس کی شادی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: اس کی شادی ایسے شخص سے کرو جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہو کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا اور اگر نفرت بھی کرے گا تو ظلم نہیں کرے گا۔

(شرح السنۃ للبغوی، 5/9، تحت الحدیث: 2234)

دین داری اور خوش خلقی پر ظاہری اور ماڈی چیزوں کو فَوْقِیت دینے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی عورت سے اُس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کے لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اُس کی غربت میں اضافہ کرے گا، جس نے عورت کے حَسَبِ نَسَب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بنا پر نکاح کیا، اللہ تعالیٰ اس کی کمینگی کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرم گاہ کو محفوظ رکھے یا صلہ رحمی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مرد میں برکت دے گا۔ (معجم اوسط، 2/18، حدیث: 2342) (بقیہ آئندہ شمارے میں)

خلیفہ ہارون رشید اور ترویجِ علم

ولی محمد عطاری مدنی

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو قرآن کی ترغیب دلائی۔ (احیاء علوم الدین، 1/47، خلاصہ حلیۃ الاولیاء، 6/361، حدیث: 8942) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خلافت 23 سال 3 ماہ رہی۔ (تاریخ بغداد، 7/14) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے زمانہ خلافت میں کئی کارنامے سرانجام دیئے، جن میں سے چند ملاحظہ کیجئے: **درو پاک لکھنا** سب سے پہلے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تحریر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ آل پر درود پاک لکھنا شروع کیا۔ (کتب الاوائل للعسکری، ص 81) **علم دین کی اشاعت** آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے خصوصاً علم دین کی ترویج و اشاعت کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی مقصد کے لئے بغداد شریف میں ”بیٹ الحکمت“ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جس میں علما و فضلاء کی عظیم جماعت نے تصنیف و تالیف کا کام کیا۔ (مقدمہ تاریخ الخلفاء، ص 79 مترجم لخصاً) **تراجم کتب** مفاد عامہ (یعنی لوگوں کے فائدے) کے لئے حکمت، فلکیات، فلسفہ اور علم طب سے تعلق رکھنے والی قدیم فارسی کتب کا عربی زبان میں ترجمہ کروایا۔ آپ کے دور حکومت میں کتابیں لکھنے والوں کو منہ مانگی رقم دی جاتی تھی۔ (اردو دائرہ معارف، 23/92) آپ نے منطق کی کتب یونان سے منگوا کر محمد بن طرخان فارابی سے ان کتب کا عربی میں ترجمہ کروایا۔ (نصاب المنطق، ص xiii) **توقیر علم کے عملی اقدامات** علم و علما کی تعظیم و توقیر (عزت) کے لئے آپ نے عملی اقدامات فرمائے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں ہر وقت کثیر علما تشریف فرما رہتے، آپ خود مختلف اولیا و علما کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری سے حاضری دیتے، آپ اللہ والوں

مسند خلافت پر فائز ہونے سے قبل خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خواب میں نبی اکرم، رحمت دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اسی مہینے میں تمہیں حکومت ملے گی تمہیں چاہئے کہ حکومت ملتے ہی راہِ خدا میں جہاد کرو، فریضہ حج ادا کرو اور اہل حرَمین (مکہ و مدینہ والوں) پر بہت سامان خرچ کرو۔ چنانچہ حکومت ملنے پر ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ہر ایک حکم کی تعمیل کی۔ (تاریخ الخلفاء، ص 234)

تعارف خلیفہ ہارون رشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کا نام مہدی اور والدہ کا نام خیزران تھا، آپ فصاحت و بلاغت میں ماہر اور علم و ادب پر غبور رکھتے تھے۔ روزانہ سو رکعت نماز ادا کرتے اور اپنے مال سے ایک ہزار دینار صدقہ کرتے، علما (فقہاء اور صوفیاء) سے بے حد محبت کرتے، آپ ایک سال حج ادا کرتے اور ایک سال جہاد میں شرکت کرتے اور کبھی ایک ہی سال حج بھی کرتے اور جہاد بھی کرتے۔ (سمط النجوم العوالی، 3/403) آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان (موجودہ نام: ایران) کے دار الخلافہ ”الرے“ میں 148ھ میں پیدا ہوئے اور جمادی الاخریٰ 193ھ میں طوس (صوبہ خراسان رضوی، ایران) میں انتقال فرمایا۔ (اردو دائرہ معارف، 23/88، 85)

احادیث نبویہ کو عام کرنے کا جذبہ احادیثِ کریمہ کو عام کرنے کا بے حد شوق تھا چنانچہ آپ نے بغداد روانگی کا ارادہ کیا تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: آپ بھی میرے ساتھ چلیں، میں نے عزم (مضبوط ارادہ) کیا ہے کہ لوگوں کو اسی طرح (حدیث کی کتاب) موطا کی ترغیب دلاؤں گا جس طرح امیر المؤمنین

مفتی دعوتِ اسلامی

مفتی دعوتِ اسلامی حافظ محمد فاروق عطاری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں 26 اگست 1976ء کو فاروق نگر (لاڑکانہ) باب الاسلام سندھ میں پیدا ہوئے۔ 1995ء میں باب المدینہ کراچی کے جامعۃ المدینہ میں داخلہ لیا۔ آپ بہترین حافظ قرآن اور زبردست عالم دین تھے۔ 7 فروری 2002ء میں شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت پائی۔ دسمبر 2002 میں آپ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن بنے۔ زندگی کی 30 بہاریں دیکھنے کے بعد آخر کار علم و عمل کے پیکر مفتی دعوتِ اسلامی کا 18 محرم الحرام 1427ھ مطابق 17 فروری 2006ء کو وصال ہوا۔ صحرائے مدینہ باب المدینہ کراچی میں، دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے مرحوم نگران حاجی مشتاق عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کے پہلو میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تدفین ہوئی۔

(ماخوذ از مفتی دعوتِ اسلامی)

کا بے حد احترام فرماتے، ان کی مالی ضرورتوں کو پورا کرتے چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا: کیا آپ کا کوئی مکان ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے انہیں تین ہزار دینار پیش کئے۔ **بدمذہبوں کی گرفت** مُلحدین (بے دین) اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پر اعتراض کرنے والوں سے سخت نفرت کرتے تھے اور جس پر الحاد (بے دینی) کا شبہ گزرتا، اپنی قربت و رشتہ داری کی پروا کئے بغیر اس کا سخت احتساب فرماتے۔ (کتاب المعرفہ والتاریخ، 181/2 ماخوذ) **حجر اسود کی حفاظت** سن 189 ہجری میں عمرہ کرنے حاضر ہوئے تو جس حصہ پر حجر اسود نصب تھا اسے ہلتے ہوئے دیکھا، قریب تھا کہ حجر اسود زمین پر تشریف لے آتا، آپ نے اس حصے کے اوپر اور نیچے ہیرے کے ذریعے سوراخ کرواتے پھر چاندی پگھلوا کر ان سوراخوں میں بھروا دی۔

(اخبار مکتہ للآزرقی، 1/347)

حضرت مولانا محمد عبدالسلام قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا محمد عبدالسلام قادری رضوی ضیائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت بروز بدھ 15 شعبان البعظہ 1343 ہجری مطابق 11 مارچ 1925 عیسوی کو یوپی (ہند) میں ہوئی۔ اپنے دور کے اکابر علمائے اہل سنت سے علم دین حاصل کیا۔ امامت کے ذریعے خدمتِ دین کا آغاز فرمایا اور پھر ساری زندگی درس و تدریس اور بیانات کے ذریعے دین کی خدمت بجالاتے رہے، تین مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت پائی۔ 25 محرم الحرام 1419ھ مطابق 21 مئی 1998ء شب جمعہ کو 75 سال 5 ماہ 10 دن کی عمر میں وصال اور جمعہ کے دن تدفین ہوئی، مزار پر انوار موضع کھمبی آہم تحصیل لال گنج (ضلع پرتاب گڑھ، ہند) کے قبرستان میں ہے۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کو آپ سے بھی خلافت و اجازت حاصل ہے، شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کا یہ شعر آپ ہی کے بارے میں ہے:

أَحِبُّنِي الدِّينَ وَالدُّنْيَا سَلَامًا بِالسَّلَامِ
قَادِرِي عَبْدُ السَّلَامِ خُوشِ ادا کے واسطے

جواب دیجئے! (آخری تاریخ: 04 اکتوبر)

سوال (1): اسلام میں سب سے پہلے کس کی وراثت تقسیم ہوئی؟

سوال (2): واقعہ کربلا کس ہجری تاریخ، مہینے اور سن میں پیش آیا؟

☆ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی پچھلی جانب لکھئے۔ ☆ کوپن بھرنے (یعنی Fill) کرنے کے بعد بذریعہ ڈاک (Post) نیچے دیئے گئے پتے (Address) پر روانہ کیجئے، ☆ یا مکمل صفحے کی صاف تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس اپ (Whatsapp) کیجئے۔ +923012619734 جواب درست ہونے کی صورت میں آپ کو بذریعہ قرعہ اندازی 1100 روپے کا ”مدنی چیک“ پیش کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ تعالیٰ) (یہ مدنی چیک مکتبہ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

پتہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

(ان سوالات کے جواب ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے اسی شمارہ میں موجود ہیں)

عورت کے اخراجات

ابو سلمان عطاری مدنی

بشارت عطا فرمائی تاکہ شوہر خوش دلی کے ساتھ اپنی آخرت کا بھلا چاہتے ہوئے اپنی بیوی بچوں کی کفالت کرے نیز اس خرچ کردہ رقم کو افضل قرار دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک وہ دینار جو تو نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا، ایک وہ جسے غلام کی آزادی پر خرچ کیا، ایک وہ جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ جسے تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر و ثواب والا وہ ہے جو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ (مسلم، ص 388، حدیث: 2311)

عورت طلاق کی صورت میں جدائی کی بنا پر عدت کے دوران نان و نفقہ کی حقدار قرار پاتی ہے جبکہ شریعت کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے عدت شوہر کے گھر میں ہی گزارے جیسا کہ تفسیر صراط الجنان میں ہے: طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ (صراط الجنان، 10/206)

اسلام نے مرحوم شوہر کی وراثت سے بھی بیوی کا حصہ مقرر کیا ہے کہ اولاد کی موجودگی میں وراثت سے آٹھویں اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھے حصے کی حقدار ہوگی۔ اگر عورت ماں ہو تو اولاد اس کے لئے راحت و سکون کا سامان کرے گی اور اگر بہن ہو تو بھائی اس کی نگہداشت کریں گے۔ یوں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عورت عمر کے کسی حصے میں بھی معاشی پریشانی کا شکار نہیں ہوتی۔

اسلام کے اس نظام کفالت نے عورت کی عفت و عصمت (پاک دامنی و پارسائی) کی حفاظت کر کے اُس کی عزت و شرافت کو چار چاند لگا دیئے اس لئے عورت کو اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شکر گزار ہو کر قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنی چاہئے۔

اسلام امن و سلامتی اور باہمی تعاون و خیر خواہی کا دین ہے۔ اس کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ کمزوروں کے کھانے پینے، پہننے اوڑھنے، رہنے سہنے کی ضروریات کو پورا کرنے کی ذمہ داری اُن لوگوں پر ہوتی ہے جو اس کی اہلیت (Ability) رکھتے ہوں جیسے بچوں کی ذمہ داری والدین پر، اسی طرح عورت کی کفالت کی ذمہ داری اُس کی عمر کے مختلف ادوار میں مختلف مردوں پر لازم قرار دی گئی ہے۔ اسلام نے عورت کے صنفِ نازک ہونے کا یوں خیال فرمایا کہ اُس پر اولاد کو پالنے پوسنے اور اچھی تربیت کی ذمہ داری تو عائد کی مگر اُس کے ناتواں کندھوں پر کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا بلکہ فکرِ معاش کی جان گھلانے والی پابندی اور کفالت کی بھاری ذمہ داری مردوں پر ہی عائد کی ہے۔

عورت بیٹی ہے تو والدین اس کی پرورش کریں گے، بیوی ہے تو اُس کی کفالت کا ذمہ اُس کے شوہر پر ہے۔ نکاح کے ذریعے قائم ہونے والے رشتے پر غور کیا جائے تو درحقیقت شوہر اپنی بیوی کے کھانے پینے، رہنے سہنے وغیرہ کے اخراجات پورے کرنے اور اولاد کی کفالت کی ذمہ داریاں قبول کرتا ہے۔ اسلام نے شوہر کو اس ذمہ داری کے پورے کرنے پر اجر و ثواب کی

محرم الحرام 1439ھ

جواب یہاں لکھئے

جواب (1):
جواب (2):
نام:
مکمل پتہ:
فون نمبر:

نوٹ: ایک سے زائد درست جوابات موصول ہونے کی صورت میں قرعہ اندازی ہوگی۔ اصل کو پن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہونگے۔

یہ بھی میری ماں ہیں

(حضرت سیدتنا اُمّ ایمن ربیعہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

بارگاہ رسالت میں حاضری کے لئے پیدل مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی، راستے میں اتنی سخت پیاس محسوس ہوئی کہ قریب تھا وصال فرما جاتیں، فرماتی ہیں: جب سورج غروب ہو گیا تو میں نے دیکھا سفید رستی سے بندھا ہوا پانی کا ایک ڈول آسمان سے لٹک رہا تھا جب قریب ہوا تو میں نے اسے پکڑ کر سیر ہو کر پیا، اس کے بعد میں سخت گرمی کے دن دھوپ میں پھرتی تھی تاکہ پیاس لگے لیکن پھر بھی پیاس نہ لگتی تھی۔ (حلیۃ الاولیاء، 80/2) **محبت رسول** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد ایک دن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: چلو حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملنے چلتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ان سے ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے چنانچہ جب حضرت سیدتنا اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دونوں حضرات کو دیکھا تو رونے لگیں، انہوں نے پوچھا: کیوں رو رہی ہیں؟ عرض کی: میں حضور کے وصال کی وجہ سے نہیں رو رہی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ آپ پہلے سے بہتر مقام کی جانب تشریف لے گئے ہیں بلکہ میں تو اس وجہ سے رو رہی ہوں کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے، اتنا سن کر یہ دونوں حضرات بھی رونے لگے۔ (مسلم، ص 1024، حدیث: 6318 ملقطاً) **وصال پر ملال** امام واقدی کے نزدیک حضرت سیدتنا اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ (سیر اعلام النبلاء، 3/489)

حضرت سیدتنا اُمّ ایمن ربیعہ بنت ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ خوش نصیب خاتون ہیں جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ولادت کے بعد اپنی ساری زندگی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں گزار دی۔ یہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے والد ماجد حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باندی (کنیز) تھیں جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ کے والد ماجد کی میراث میں ملی تھیں۔ (کرامات صحابہ، ص 335) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضاعی والدہ بھی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 30/296 منہو) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم فرماتے: **”أُمُّ الْيَمَنِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي“** یعنی اُمّ ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔ (المواہب اللدنیہ، 1/428 ملخصاً) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تبلیغ سے ابتدا ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا نیز آپ نے پہلے حبشہ پھر مدینہ منورہ ہجرت کی۔ (اسد الغابہ، 7/325) **اوصاف** آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزہ دار، نہایت عبادت گزار اور اللہ عزوجل کے خوف سے گریہ وزاری کرنے والی خاتون تھیں۔ (حلیۃ الاولیاء، 80/2) **جنتی خاتون** ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی جنتی خاتون سے نکاح کرنا چاہتا ہے وہ اُمّ ایمن سے نکاح کر لے۔ (الاصابہ، 8/359) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آزاد کردہ غلام اور منہ بولے بیٹے حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نکاح کیا جن سے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ (الاستیعاب، 4/478) **کرامت** آپ نے سخت گرمی میں بحالت روزہ

ان کو ایک مقررہ قیمت پر بیچ کر قیمت معاف کر دیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مُصَدِّق

مُجِيب

عبدہ المذنب محمد فضیل رضا العطاری

ابو سعید محمد نوید رضا العطاری

اسلامی بہن کا معلم یا سنی عالمہ کا ہاتھ چومنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اسلامی بہنیں اپنی معلمہ یا کسی سنی عالمہ اسلامی بہن یا اپنے شوہر کی دست بوسی کر سکتی ہیں یا نہیں؟

(سائل: انس رضا عطاری، چوک فوارہ، چشتیاں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ


اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نیتِ صالحہ و محمودہ (نیک اور پسندیدہ نیت) کے ساتھ اسلامی بہنوں کا اپنی معلمہ یا سنی عالمہ اسلامی بہن کے ہاتھ چومنا جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ اور پاؤں مبارک کو چوما کرتے تھے۔ اپنے شوہر کے ہاتھ چومنا بھی جائز ہے لَعَدَمِ الْمَانِعِ الشَّرْعِی کیونکہ شریعتِ مطہرہ نے اس سے منع نہیں کیا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

کتبہ

محمد ہاشم خان العطاری المدنی



مسافر کی نماز

دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ

www.dawateislami.net

پر اپلوڈ (Upload) ہونے والا

”امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ“ کا رسالہ

ڈاؤن لوڈ (Download) کر کے پڑھئے۔



بہنوں کا اپنا حصہ معاف کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے والد نے ترکہ میں ایک نصف مکان چھوڑا۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ ہماری بہنوں نے ترکہ میں اپنا حصہ ہمیں معاف کر دیا ہے۔ اس صورت میں ہماری بہنوں کا حصہ ختم ہو گیا یا نہیں؟ (سائل: فیاض الرحمن، زم زم نگر حیدر آباد)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ترکہ میں ورثہ کا حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ ہے کسی وارث کے ترکہ میں اپنا حصہ چھوڑ دینے، دست برداری کر دینے یا معاف کر دینے سے ہرگز ساقط نہیں ہوگا۔ ہاں یوں ہو سکتا ہے کہ بیٹے اپنی بہنوں کو باہمی رضامندی سے بطور صلح ان کے حصے کے بدلے میں کچھ رقم دے دیں چاہے وہ رقم ترکہ میں بننے والے ان کے حصے سے کم ہو اور اگر زیادہ ہو تو بھی کچھ خرچ نہیں اور بہنیں قبول کر لیں۔ یوں وہ رقم ان بہنوں کے ترکہ میں حصے کا بدلہ ہو جائے گی اور مٹو کہ مکان میں ان کا حصہ ختم ہو جائے گا۔ نیز اگر مذکورہ بہنیں کچھ بھی لینا چاہتیں بلکہ ترکہ اپنے بھائیوں کو دینا چاہتی ہیں تو وہ یوں کر سکتی ہیں کہ مکان میں اپنے حصے کو تقسیم کرانے کے بعد اس پر قبضہ کر کے جس بھائی کو دینا چاہتی ہیں ان کو ہبہ (تحفہ) کر دیں یا بغیر قبضہ کئے اپنا حصہ

محرم الحرام میں ثواب کمانے کے طریقے

عبد الماجد عطاری مدنی

نے عاشورا کے دن خود بھی روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا۔ (بخاری، 1/656، حدیث: 2004) **ایک سال کے گناہ مٹ جائیں** حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ پر گمان ہے کہ عاشورا کا روزہ ایک سال پہلے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (مسلم، ص 454، حدیث: 2746) **یہودیوں کی مخالفت کیجئے** جو عاشورا کے دن روزہ رکھنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ 9 محرم یا 11 محرم کا روزہ بھی رکھے جیسا کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاشورا کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی (اس طرح) مخالفت کرو کہ اس سے پہلے یا بعد میں بھی ایک دن کا روزہ رکھو۔ (مسند امام احمد، 1/518، حدیث: 2154)

اللہ تعالیٰ مالک و مُتَد ہے، جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے، وہ کبھی چھوٹی سی نیکی پر بخش دیتا ہے تو بسا اوقات چھوٹی سی خطا پر پکڑ بھی فرماتا ہے لہذا کسی نیکی کو چھوٹی سمجھ کر ترک نہیں کرنا چاہئے کہ بظاہر چھوٹی نظر آنے والی نیکی بہت بڑے اجر و ثواب کا باعث ہو سکتی ہے۔ محرم الحرام کا مہینا نہایت برکتوں اور فضیلتوں والا ہے، اس ماہ مبارک میں روزہ رکھنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، چنانچہ **محرم کے ایک دن کے روزے کا ثواب** حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: مُحَرَّم الحرام کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔ (معجم صغیر، 2/71) **عاشورا (10 محرم الحرام) کے دن روزہ رکھنا سنت ہے** حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عاشورا (10 مُحَرَّم الحرام) کے دن گھر والوں کے کھانے میں وسعت کیجئے احادیث مبارکہ میں بہت سے ایسے اعمال بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کی برکت سے رزق میں برکت ہوتی ہے ہمیں چاہئے کہ ایسے اعمال اپنا کر رزق میں برکت کے حق دار بنیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جس نے عاشورا کے روز اپنے گھر میں رزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ اُس پر سارا سال فراخی فرمائے گا۔ (معجم اوسط، 6/432، حدیث: 9302) حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بال بچوں کے لئے دسویں (10) محرم کو خوب اچھے اچھے کھانے پکائے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی، بہتر ہے کہ حلیم (کھجڑا) پکا کر حضرت شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجَرَّب (آزمایا ہوا) ہے، اسی تاریخ کو غسل کرے تو تمام سال اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمْن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔ (اسلامی زندگی، ص 131)

عاشورا کے دن اِشید سرمہ لگائیے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یومِ عاشورا اِشید سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔ (شعب الایمان، 3/367، حدیث: 3797)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں
تأثرات و تجاویز موصول ہوئیں جن
میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات
پیش کئے جا رہے ہیں۔



آپ کے تاثرات اور سوالات



علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تاثرات (اقتباسات)

(1) حضرت علامہ بدر الزمان قادری (پرنسپل جامعہ ہجویریہ،

داتا دربار، مرکز الاولیاء، لاہور): دعوتِ اسلامی کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ نے چار دانگِ عالم میں اپنی دھوم مچا رکھی ہے، میں بڑی باقاعدگی کے ساتھ خود بھی اس کا مطالعہ کرتا ہوں اور دیگر لوگوں اور گھر کی خواتین کو بھی اس کے مطالعے کی تلقین کرتا ہوں۔ اس میں ہر طبقے کے لوگوں کے لئے مضامین ہیں، خواہ وہ علما ہوں، خواتین ہوں، بچے ہوں یا تاجر حضرات ہوں سب کے لئے دلچسپی کا سامان ہے اور ایسے موضوعات جن پر عام طور پر لکھا نہیں جاتا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں اُن پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے مثال کے طور پر ”ساس کو کیسا ہونا چاہئے؟ بہو کو کیسا ہونا چاہئے؟ باپ کو کیسا ہونا چاہئے؟“ دعوتِ اسلامی کا یہ کام قابلِ تحسین و قابلِ ستائش ہے۔ (2) مولانا محمد انور قریشی (پرنسپل دارالعلوم محمدیہ رضویہ، پنڈداد نخان، ضلع جہلم): ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا اجرا دعوتِ اسلامی کے کارناموں میں ایک حسین اضافہ ہے، اللہ کریم اس خوشبوئے محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں مزید اضافہ فرمائے۔ (3) مولانا ضمیر احمد مرتضائی (مدرس جامعہ ہجویریہ داتا دربار، مرکز الاولیاء، لاہور) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ دورِ حاضر کے بیش بہا مسائل کا مجموعہ ہے جس میں عبادات کے علاوہ معیشت و معاشرت اور دستورِ زندگی کے شرعی پیمانوں پر نہایت عمدہ گفتگو کی گئی ہے، اللہ ربُّ العزت دعوتِ اسلامی کی اس عظیم کاوش کو قبول فرمائے، اُمید ہے کہ یہ گوہرِ نایاب بے مقصد کہانیوں اور ڈائجسٹ پڑھنے والوں

کے لئے بھی بامراد ذوق اور کامیابی کا سامان فراہم کرے گا۔

اسلامی بھائیوں کے تاثرات

(4) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا اجرا، اس کی اشاعت، طباعت، اوراق کی زینت اور اس کو جاری کرنے کی خلوص نیت ہمیں مکمل رسالے کا مطالعہ کرنے کی سعادت بخشی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے تمام مضامین اتنے دل فریب اور دیدہ زیب ہوتے ہیں کہ لاکھ سستی کے باوجود تقریباً سارے رسالے کا مطالعہ کرتا ہوں۔ (سعید اللہ قادری، سکھر) (5) میں نے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کا ہر شمارہ پڑھا ہے۔ جنوری 2017ء سے اگست 2017ء تک تمام کے تمام شمارے میں نے حاصل کر لئے ہیں، ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے تمام عنوان بہت پیارے ہیں اور ہر بات باحوالہ ہے، بالخصوص ہر ماہ کی مناسبت سے شمارے میں مدنی پھول ہیں۔ (احمد رضاء عطاری، بلوچستان)

مدنی مٹوں کے تاثرات (اقتباسات)

(6) میں سب سے پہلے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی تصاویر کو دیکھتا ہوں کیونکہ یہ اچھی ہوتی ہیں۔ ماہِ اگست کے شمارے کا مضمون ”حادثات اور ہمارا رویہ“ مجھے سب سے زیادہ پسند آیا۔ (محمد ماجد رضاء عطاری، اے ون سینٹر، پیرکالونی، باب المدینہ کراچی)

اسلامی بہنوں کے تاثرات (اقتباسات)

(7) ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ دعوتِ اسلامی کا ترقی کی راہ میں ایک ایسا قدم ہے جس کے ذریعے نہ صرف کتب بینی کے شوقین بلکہ ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لئے دینی اور اصلاحی ترقی کا سامان ہو رہا ہے۔ (بنت فیصل، باب المدینہ کراچی)

آپ کے سوالات کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ مردوں کے لئے پاؤں کے تلووں میں مہندی لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(سائل: قاریہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، میانوالی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مردوں کے لئے ہاتھ یا پاؤں پر مہندی لگانا عورتوں سے مُشَابَہت کی وجہ سے حرام ہے۔ البتہ مرد کے ہاتھ یا پاؤں میں کوئی بیماری ہو اور مہندی بغرض علاج بطور دوا لگائی جائے تو جائز ہے مگر اس کے لئے چند باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے: (1) وہ بیماری مہندی کے سوا کسی اور دوا سے زائل نہ ہوتی ہو۔ (2) نیز مہندی کسی ایسی دوسری چیز کے ساتھ مخلوط نہ ہو سکے جو اس کے رنگ کو زائل کر دے۔ (3) اور مہندی اس انداز میں نہ لگائی جائے جس سے زینت و آرائش ظاہر ہو یعنی ڈیزائن نہ بنائے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُصَدِّق

عبدہ الذنب محمد فضیل رضا عطاری

مُجِیْب

جمیل احمد غوری العطاری

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ جماعت کے لئے جو تکبیر پڑھی جاتی ہے، مؤذن کسی اور سے پڑھوا سکتا ہے؟ (سائل: قاری ماہنامہ فیضانِ مدینہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جو اذان دے اقامت کہنے کا حق بھی اسی کا ہے۔ اگر

مؤذن موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کا اقامت کہنا مکروہ ہے جبکہ مؤذن کو ناگوار گزرتا ہو اور وہ اپنی خوشی سے کسی اور کو اقامت کہنے کی اجازت دے تو دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے شرعاً اس میں کچھ حرج نہیں۔

اگر جماعت کا وقت ہو گیا اور مؤذن وہاں موجود نہ ہو تو اس کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص اقامت کہہ سکتا ہے البتہ بہتر ہے کہ امام اقامت کہے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے اذان کہی اگر موجود نہیں تو جو چاہے اقامت کہہ لے اور بہتر امام ہے اور مؤذن موجود ہے تو اس کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے کہ یہ اسی کا حق ہے اور اگر بے اجازت کہی اور مؤذن کو ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔“ (بہار شریعت، 1/470)

بدائع الصنائع میں ہے: ”اِنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ الَّذِي يُقِيمُ وَاِنْ اَقَامَ غَيْرُهُ فَاِنْ كَانَ يَتَاذِّي بِذَلِكَ يُكْرَهُ لَانَ اِكْتِسَابِ اَذَى الْمُسْلِمِ مَكْرُوْهُ وَاِنْ كَانَ لَا يَتَاذِّي بِهِ لَا يُكْرَهُ۔“ یعنی جس نے اذان دی وہی اقامت کہے گا اگر کسی اور نے اقامت کہی اور مؤذن کو ناپسند گزرتا ہو تو مکروہ ہے کیونکہ مسلمان کو اذیت دینا مکروہ ہے اور اگر مؤذن کو برا نہ لگا تو مکروہ نہیں ہے۔ (بدائع الصنائع، 1/375)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُصَدِّق

عبدہ الذنب محمد فضیل رضا عطاری

مُجِیْب

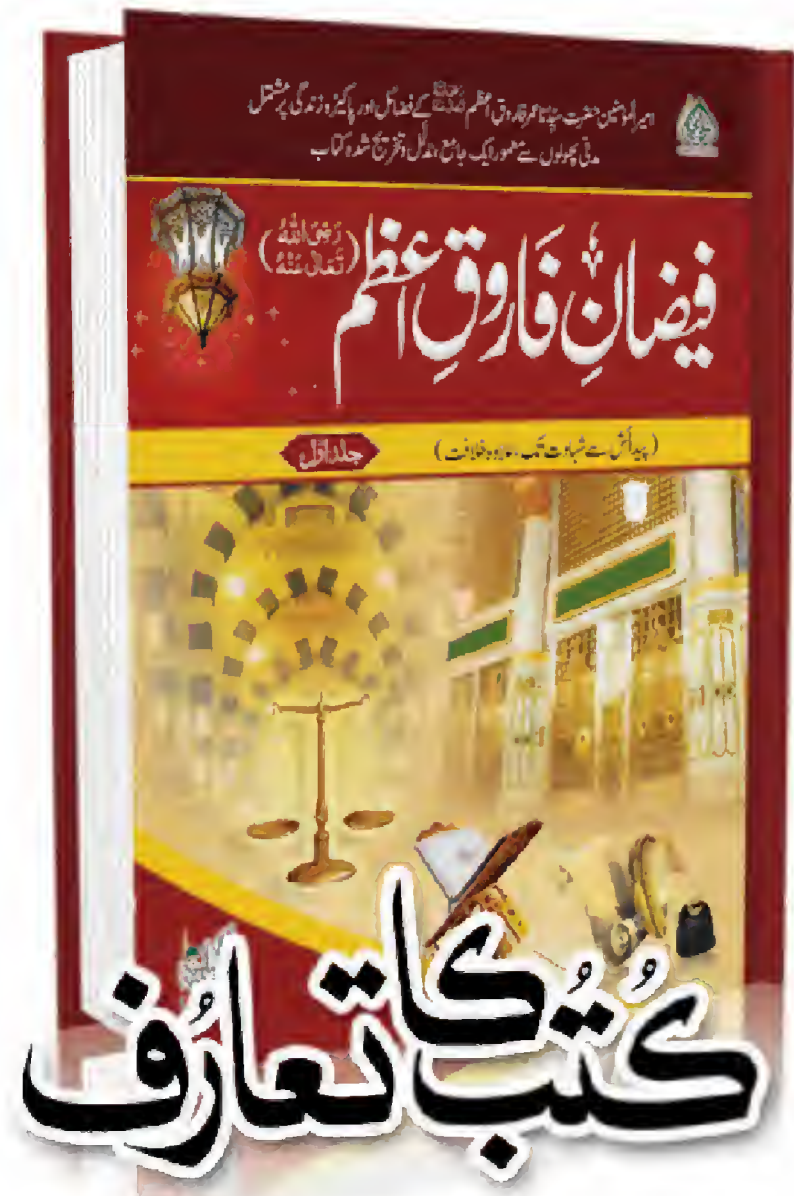
جمیل احمد غوری العطاری

مقدس زندگیوں پر اردو زبان میں کام شروع کر کے بہت اہم قدم اٹھایا ہے۔

”فیضانِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)“ کی پہلی جلد 19 ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش سے لے کر شہادت تک کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جبکہ دوسری جلد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سنہری دورِ خلافت کو بالتفصیل 14 ابواب کے تحت بیان کیا گیا ہے، جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (پہلی جلد) **✽ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عشقِ رسول ✽ موافقاتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✽ اولیاتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✽ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبانِ اکابرِ اُمت ✽ شانِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزبانِ مُستَشْرِقِین۔ (دوسری جلد) ✽ خلافتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✽ بعدِ خلافت ابتدائی معاملات ✽ عہدِ فاروقی کا شورائی نظام ✽ عہدِ فاروقی کا نظام عدلیہ ✽ عہدِ فاروقی کا نظام احتساب ✽ عہدِ فاروقی میں محکمہ پولیس و فوج ✽ عہدِ فاروقی میں علمی سرگرمیاں۔**

پہلی جلد کے آخر میں ”حیاتِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)“ اور دوسری کے آخر میں ”خلافتِ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاریخ کے آئینے میں“ کے عنوان سے آپ کی زندگی مبارک کو اجمالاً بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ایک نظر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کو دیکھا جاسکتا ہے۔ کتاب میں جدید علمی اُسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ مُحَقِّقین اور عام قارئین کے لئے اجمالی اور تفصیلی دونوں طریقے سے فہرست تیار کی گئی ہے۔ آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست بھی دی گئی ہے جس میں ترتیبِ زمانی (ترتیب وارسال) کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ اس کتاب کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے پڑھا اور ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلِّفین اور مُعَاوِنِین کی کوششوں کو قبول فرمائے اور بشمول قارئین سب کے لئے توشہِ آخرت بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس راستے سے تم گزرو گے، اس راستے سے شیطان نہیں گزرے گا بلکہ دوسرے راستے سے جائے گا۔ (بخاری، 2/403، حدیث: 3294) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یہ کلمات اُس عظیم ہستی کے لئے ہیں جسے خلیفہ ثانی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام و لقب سے جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیاتِ مبارکہ ایسی ہمہ جہت ہے کہ ہر پہلو قابلِ مطالعہ اور لائقِ اتباع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیر مسلم مُفکِّرین نے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی بالخصوص آپ کے دورِ حکومت کو ایک مثالی دور قرار دیا ہے۔ مزید تفصیل کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو جلدوں (1720 صفحات) پر مشتمل تالیف ”فیضانِ فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)“ کا مطالعہ کیجئے۔ جس کے مضامین کی ترتیب و ابواب بندی اور معانی بیان کرنے کے لئے آسان اور مناسب الفاظ کا انتخاب دعوتِ اسلامی کی عظیم علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ فیضانِ صحابہ و اہل بیت کے مدنی اسلامی بھائیوں نے محنت و لگن سے کیا ہے۔ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت و کردار پر یوں تو بہت سی کُتب موجود ہیں لیکن معتد و مُستند مواد کے ساتھ اردو زبان میں اتنی بہترین کتاب شاید کوئی اور نہ مل سکے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کی مجلس المدینۃ العلمیۃ نے فیضانِ صحابہ کرام عام کرنے کے لئے ان کی

شخصیات کی مدنی خبریں



خدماتِ دعوتِ اسلامی کو سرہانہ فیصل کریم کنڈی (سابق ڈپٹی اسپیکر قومی اسمبلی) کی بھی آمد ہوئی۔ مولانا محمد عمران باروی (جامعہ امام اعظم، ڈیرہ اسماعیل خان) کی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ و جامعۃ المدینہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف آوری ہوئی۔ حضرت مولانا ابو حماد محمد اشرف رضوی (جامعہ رشد الایمان، گوجرانولہ) اور دیگر شخصیات نے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ گوجرانولہ میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائی اور اس موقع پر جامعۃ المدینہ کا دورہ بھی فرمایا۔ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن مرکز الاولیاء (لاہور) میں متعدد صحافیوں کی آمد ہوئی۔ رکنِ شوریٰ نے مہمانوں کو دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا اور صحافیوں نے مدنی چینل کو اپنے تاثرات بھی دیئے۔ عیادت دعوتِ اسلامی کے مبلغین نے ساؤتھ افریقہ میں حضرت مولانا مفتی محمد اکبر ہزاروی کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی عیادت کی۔ شخصیات سے ملاقات نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مجلس رابطہ (دعوتِ اسلامی) کے ذمہ داران نے جن شخصیات سے ملاقات کر کے مدنی کاموں کا تعارف کروایا اور کتب و رسائل پیش کئے ان میں سے چند کے نام ملاحظہ فرمائیے: سردار آباد فیصل آباد کے ملک نواز (MPA) افضل کوثر (CPO) کاظم علی اعوان (ایڈیشنل کمشنر) سلمان غنی (ڈپٹی کمشنر) عامر عزیز (ایڈیشنل ڈائریکٹر FDA) ملک عبدالرزاق (میر) محمد توصیف (اسٹاف آفیسر CPO آفس) دیگر شہروں کے بشیر خان بگٹی (ڈیرہ گٹی، بلوچستان) رحمت علی رازی (مقامی اخبار مالک، مرکز الاولیاء لاہور) منیر حسین بھٹی (ممبر پنجاب ہاؤسنگ، مرکز الاولیاء لاہور) استقلال آباد گلزارِ طیبہ (سرگودھا) میں بذریعہ OB وین اجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت کی ترکیب ہوئی جس میں چودھری حامد حمید (MNA) چودھری عبدالرزاق ڈھلوں (MPA) اور دیگر شخصیات نے بھی شرکت کی۔

ہفتہ وار اجتماعات میں طلباء کی شرکت گزشتہ مہینے سنی جامعات و مدارس کے 1254 طلبائے کرام نے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت فرمائی۔

علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضری خدماتِ دعوتِ اسلامی کا تعارف پیش کرنے اور کتب و رسائل نذر کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس رابطہ بالعلماء و المشائخ کے ذمہ داران اور دیگر اسلامی بھائیوں نے گزشتہ ماہ 1525 علماء و مشائخ کی خدمت میں حاضری دی جن میں سے چند حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مولانا منشائش قسوری اور مولانا شکور احمد ضیائی سیالوی (مدرسین جامعہ نظامیہ رضویہ، مرکز الاولیاء لاہور) مولانا فیصل جماعتی (داتا دربار مسجد، مرکز الاولیاء لاہور) مولانا ایوب رضوی (جامعہ رضویہ جامع مسجد الکبریٰ، راولپنڈی) مولانا محمد عثمان رضوی (اللہ والی مسجد، راولپنڈی) مولانا ذوالفقار علی حیدری (جامعہ مہریہ رضویہ، فتح جنگ) مفتی محمد اقبال نعیمی (جامعہ نعیمہ رضویہ، G/9 اسلام آباد) مفتی محمد جان قاسمی (جامعہ غوثیہ، کوئٹہ) مفتی مختار احمد حبیبی (جامعہ نوریہ، کوئٹہ) مولانا محمد مدثر کیلانی (جامع حنفیہ باغبانپورہ، گوجرانولہ) مولانا اکرام اللہ نقشبندی (جامعہ مدینۃ العلم، گوجرانولہ) مولانا رفاقت حسین نقشبندی (دربار اللہ، گوجرانولہ) مولانا محمد یونس قادری (جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، داؤد خیل، میانوالی) مولانا سیّد جلال الدین رومی شاہ (جامعہ حسنیہ رضویہ، ڈجکوٹ، سردار آباد فیصل آباد) مولانا محمد شعیب منیر قادری رضوی (جامع مسجد ہجویری سمندری، سردار آباد فیصل آباد) مولانا محمد قمر علی قادری رضوی اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالرشید قادری رضوی (جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام سمندری، سردار آباد فیصل آباد) مولانا قسمت علی خان (جامع مسجد ڈیرہ اسماعیل خان) مفتی محمد حیات خان قادری (دارالعلوم حنفیہ رضویہ، حمیرہ، راولا کوٹ کشمیر) مفتی محمد حسین چشتی (دارالعلوم سنی حنفی عباسی پور ضلع پونچھ، کشمیر) مدنی مراکز میں تشریف لانے والی شخصیات عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں بریلی شریف یوپی ہند سے تشریف لائے ہوئے پیر طریقت آلِ رسول حضرت مولانا سیّد محمد اسلم میاں اشرفی جیلانی نے قدم رنجہ فرمایا، انہوں نے المدینۃ العلمیہ، جامعۃ المدینہ اور مدنی چینل وغیرہ کا دورہ فرمایا اور

پیغام عطار اپنی نواسی کے نام

شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نواسی ---
 بنت حاجی حسان عطاری مدنی کی تقریبِ رخصتی 25 اگست 2017ء
 مطابق 3 ذوالحجۃ الحرام 1438ھ شبِ ہفتہ بعد نمازِ عشاءِ عالمی مدنی مرکز
 فیضانِ مدینہ کے نزدیک واقع ایک ہال میں منعقد ہوئی۔^(۱) اس
 موقع پر مدنی مذاکرہ دیکھنے کا بھی انتظام تھا اور مختصر اجتماعِ ذکر و
 نعت کا بھی سلسلہ ہوا۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ
 الْعَالِیَہ سے ملنے والے مدنی پھولوں کی روشنی میں رخصتی کے
 معاملات سادگی سے کرنے کی کوشش کی گئی، سنت کے مطابق
 زمین پر دسترخوان بچھا کر کھانے کی دعا پڑھا کر کھانے کا سلسلہ
 ہوا۔ کھانے میں بھی سادگی اختیار کرتے ہوئے صرف ایک
 کھانے (One Dish) اور میٹھے میں لو کی شریف کے حلوے
 کا انتظام تھا۔ شرکاءِ اسلامی بھائیوں میں مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ
 رسائل بھی تقسیم کئے گئے۔ تقریب میں شریک ہونے والوں
 نے سادگی کے ساتھ رخصتی کے اس انداز کو سراہا اور کئی اسلامی
 بھائیوں نے اس نیت کا اظہار کیا کہ ہم بھی اپنے گھر میں سادہ
 انداز میں شادی کی ترکیب بنائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔
 تقریبِ رخصتی میں دارالافتاء اہل سنت کے مفتیانِ کرام
 بعض اراکینِ شوریٰ اور ذمہ داران نے شرکت کی نیز مفتی محمد
 اسماعیل ضیائی (شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ باب المدینہ کراچی) اور
 علامہ لیاقت حسین انظہری کی بھی تشریف آوری ہوئی۔

تقریبِ رخصتی کے بعد دولہا کے والد اور دیگر رشتے دار
 اسلامی بھائیوں کی فیضانِ مدینہ میں بارگاہِ امیر اہل سنت میں
 حاضری ہوئی جہاں آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں مدنی پھولوں
 سے نوازا۔ بعد ازاں امیر اہل سنت نے اپنی نواسی کو دعاؤں کے
 سائے میں رخصت فرمایا۔

شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دولہا اور
 دلہن کے نام الگ الگ مکتوب میں خوشحال زندگی گزارنے کے
 مدنی پھول عطا فرمائے، یہ دونوں مکتوب پیش خدمت ہیں:

امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دولہا کو کیا کہا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عَفِیْ عَنْہ کی جانب سے
 میرے میٹھے مدنی بیٹے۔۔۔ کی خدمت میں:

اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

اللہ تعالیٰ آپ کی خوشیاں طویل فرمائے، بے حساب بخشے۔ امین

چل مدینہ کے سات حروف کی نسبت سے 7 مدنی پھول

(1) نماز روزے کی پابندی (2) مدنی کاموں کی دھوئیں (3) ہر
 ماہ تین دن مدنی قافلے میں سفر (4) مدنی انعامات کے مطابق زندگی
 کا معمول رکھنے (5) ماں باپ کے حقوق کی ہر حال میں پاسداری
 کیجئے (6) زوجہ کی دلداری کی ترکیب رہے (7) خدا ناخواستہ آپس
 میں کبھی شکر رنجی ہو بھی جائے تو کسی سے تذکرہ مت کیجئے۔

اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! گھر آمن کا گہوارہ بنے گا

نسیم صبح گلشن میں گلوں سے کھیلتی ہوگی

کسی کی آخری ہچکی کسی کی دل لگی ہوگی

(1)۔ ان کا نکاح عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں 19 ربیع الاول 1437ھ کو

امیر اہل سنت نے پڑھایا تھا۔

اہتمام کی کوئی ترکیب نہیں۔ پیاری نواسی! کیسا ہی خوشیوں
بھرا لمحہ آجائے مگر موت کو مت بھولنا۔

بولی اجل خلوت میں یہ دولہا دلہن سے وقتِ عیش
ہے تمہیں بھی قبر کے گوشے میں سونا ایک دن

جنت کے 8 دروازوں کی نسبت سے آٹھ مدنی پھول

- (1) نماز، روزے کی پابندی کرنا اور اس کی دعوت دیتی رہنا
- (2) دعوتِ اسلامی کا خوب مدنی کام کرتی رہنا (3) شوہر کی اطاعت و خدمت میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھنا (4) ”اُن“ کے امی ابو کی خدمت کو سعادت سمجھنا (5) چاہے لاکھ ڈانٹ پڑے بلکہ خدا ناخواستہ مار بھی پڑے ہرگز زبان نہ چلانا (6) سُسرال کی شکایت میکے میں کرنے کی صورت میں گھر برباد ہو سکتا ہے اور غیبت و بدگمانیوں کے گناہوں سے بچنا بھی دشوار ہوتا ہے (7) سُسرال میں میکے کی تعریف

بدگمانیوں کو جنم دے سکتی ہے (8) زندگی کی گاڑی مسائل کے پہیوں پر چلتی ہے، جب غم پہنچے تو گلے شکوے کے بجائے صرف صبر سے کام لینا۔ اللہ پاک آپ کا گھر امن کا گہوارہ بنائے۔ امین



تو خوشی کے پھول لے گا کب تک؟

تو یہاں زندہ رہے گا کب تک؟

بچہ پیدا ہوتا ہے تو خوشی کی لہریں اُٹھتی ہیں، جوانی میں جب شادی ہوتی ہے تو خوشیاں موجیں مارتی ہیں، مگر جب ادھیڑ عمر آتی ہے تو خوشیاں سمٹ چکی ہوتی ہیں، اور... اور... جب بڑھاپا آتا ہے تو مایوسی چھا جاتی اور قبر کا بھیانک گرہا منہ کھولے منتظر نظر آتا ہے۔ آہ! الموت... جب موت آ جاتی ہے تو خوشیوں کا پیام لانے والا وہ بچہ غموں کے اندھیرے دریا میں ڈوب جاتا ہے

گر جہاں میں سو برس توجی بھی لے

قبر میں تنہا قیامت تک رہے

جو نیکیاں کرتا، رضائے الہی پانے میں کامیاب ہوتا ہے وہ ایمان سلامت لے کر دنیا سے جاتا، حقیقی شادی کا لطف اٹھاتا اور قبر میں دلہن کی طرح سو جاتا ہے۔ والدین اور دیگر اہل خاندان کو سلام اور سبھی کو بہت بہت مبارک۔



افسوس! مجبور ہوں ورنہ میں کشمیر حاضر ہوتا۔

نواسی کی رخصتی پر حکمت بھرے مدنی پھول

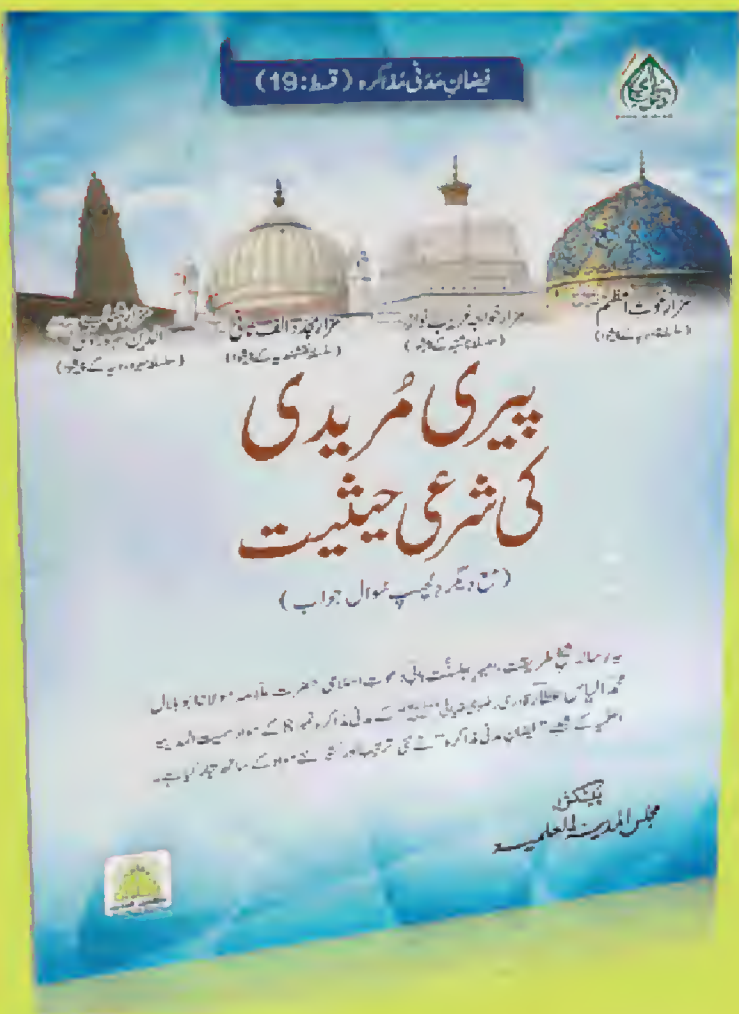
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، دل کی چین، میٹھی میٹھی نواسی حاجہ۔۔۔۔۔ مدنیہ!

اَلْسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

آپ کی رخصتی ہو رہی ہے۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خوشیاں طویل کرے، امین۔

آہ! ایک اور رخصتی ابھی باقی ہے... اور وہ ہے دنیا سے رخصتی... ہائے! ہائے! خوشیوں بھری رخصتی کے لئے زرخیر خرچ کر کے خوب اہتمام کیا جا رہا ہے مگر... مگر... دنیا سے رخصتی کے لئے کثیر نیکیوں کے ذخیرے کے ذریعے کسی



دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net

پر اپلوڈ (Upload) ہونے والی ”البدینۃ العلمیۃ“ کی کتاب

ڈاؤن لوڈ (Download)

اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں (بہار شریعت، 3/459، ملخصاً) سلام کا جواب سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سن لے۔ (101 مدنی پھول، ص 4) جب کوئی کسی کا سلام لائے تو اس طرح جواب دیں ”عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَام“ یعنی تجھ پر بھی اور اس پر بھی سلام ہو۔ (بہار شریعت، 3/462، 463 ماخوذاً) **جمع میں سلام** اگر کچھ لوگ جمع ہوں اور کوئی آکر اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ کہے تو کسی ایک کا جواب دے دینا کافی ہے۔ اگر ایک نے بھی نہ دیا تو سب گنہگار ہوں گے۔ اگر سلام کرنے والے نے کسی ایک کا نام لے کر سلام کیا یا کسی کو مخاطب کر کے سلام کیا تو اب اسی کو جواب دینا ہوگا، دوسرے کا جواب کافی نہ ہوگا۔ (بہار شریعت، 3/460 ماخوذاً) سلام کی مزید سنتیں اور احکام جاننے کے لئے بہار شریعت، حصہ 16 (صفحہ 453 تا 465) اور امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ ”101 مدنی پھول (صفحہ 52 تا 53)“ پڑھئے۔

جب بھی کسی مسلمان سے ملاقات ہو تو اسے ان الفاظ سے سلام کیا جائے: اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اور جسے سلام کیا جائے وہ جواب میں کہے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ **سلام سنت ہے** سلام کرنا ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سنت ہے (بہار شریعت، 3/459، ماخوذاً) سلام کرنا حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، 6/313) **تیس نیکیاں** اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللّٰهِ بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی اور وَبَرَکَاتُہُ شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ (ابوداؤد، 4/459، حدیث: 5195، مفہوماً) **سلام کرتے وقت نیت** سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جسے سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے

کرنٹ لگ جائے تو کیا کریں؟



الگ کیجئے۔ ایمبولینس (Ambulance) یا کسی فوری امداد مہیا کرنے والے ادارے کو اطلاع دیجئے۔ مریض کی ظاہری صورت حال دیکھئے کہ کوئی زخم تو نہیں ہے، اگر کہیں زخم ہو تو صاف پٹی یا کپڑے سے ڈھانپ دیجئے۔ اگر خون نکل رہا ہو تو اس جگہ کو دبا کر تھوڑا سا اٹھا کر رکھئے۔ سانس صحیح نہ آرہی ہو تو مصنوعی سانس دیجئے۔ دل کی دھڑکن چیک کیجئے کہ صحیح چل رہی ہے یا نہیں، اگر دل میں دھڑکن نہ ہو تو C.P.R کیجئے (اس طریقہ کار میں دل کو مخصوص انداز سے دبایا جاتا ہے، اور یہ کام تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے ہیں لہذا) مریض کو جلد از جلد اسپتال (Hospital) لے جائیئے۔

کرنٹ (Electric Shock) ہمارے جسم اور زندگی دونوں کو نقصان پہنچا سکتا ہے اور یہ کم یا زیادہ کرنٹ لگنے پر منحصر ہے۔ بعض اوقات بجلی کے کرنٹ سے جلد جل جاتی ہے اور کبھی کوئی نشان بھی نہیں پڑتا، ان دونوں صورتوں میں جسم کے اندرونی نظام، دماغ، پٹھوں اور دل کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے جو کہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ **احتیاطیں** کرنٹ لگنے والے کو چھونے سے گریز کیجئے۔ بجلی کی سپلائی بند کر دیجئے، اگر سپلائی بند کرنا ممکن نہ ہو تو کسی خشک لکڑی پر کھڑے ہو کر مریض کو کسی خشک لکڑی یا پلاسٹک کی چیز کی مدد سے بجلی کے تار وغیرہ سے

تَعَزُّیَات



شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلاد محمد الیاس عطار قادری رضوی ^{دامت برکاتہم العالیہ} اپنے ^{Audio Video} صوری اور صوتی پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات پیش کئے جا رہے ہیں۔

مفتی عبدالشکور باروی مرحوم کے شہزادوں سے تعزیت

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
حضرت مولانا محمد طاہر باروی، محمد طیب باروی، محمد طاہر باروی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
محمد شعیب مدنی رکن مجلس رابطہ بالعلماء والمشاخ نے ابوماجد محمد
شاہد عطاری کو اور انہوں نے مجھے مطلع کیا کہ آپ حضرات کے
والد محترم حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالشکور باروی مہتمم جامعہ
رضویہ مظہر اسلام اور جامعہ خدیجہ للبنات ہارٹ اٹیک کے سبب
وفات فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ، (اس کے بعد امیر اہل سنت
دامت برکاتہم العالیہ نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کروائی اور کہا: میں
مرحوم کے بھائیوں غلام محمد صاحب، عبدالرؤف، عبدالغفور،
عبدالرحیم، غلام حسین اور دیگر تمام سوگواروں سے بھی تعزیت
کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ مرحوم کی آل اور تلامذہ (شاگرد) ان کے
اداروں کو خوش اُسلوبی سے چلاتے رہیں اور دینی خدمات بجالاتے
رہیں، اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات بھی قبول فرمائے۔
بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شہزادہ مفتی عبدالشکور باروی کا جوابی پیغام

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا صوری تعزیتی پیغام ملنے پر
مفتی عبدالشکور باروی صاحب مرحوم کے شہزادے مولانا طاہر
باروی نے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا کیا، دعوت

مولانا مفتی غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کی عیادت

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
حضرت علامہ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
مُبَشِّرِ نعیم عطاری (مجلس رابطہ بالعلماء والمشاخ) نے دعوتِ اسلامی کی
مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی ابوماجد محمد شاہد عطاری سلمہ
الباری کی معرفت آپ کی علالت کی اطلاع دی، حضور ہمت رکھے۔
(اس کے بعد امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت کے لئے دعائے صحت کی
اور ایک مدنی پھول بیان کرنے کے بعد کہا: حضور والا! مجھ گنہگاروں کے
سردار کی بے حساب مغفرت کی دُعا ضرور فرمائیے گا۔ اپنے شہزادہ
گرامی محمد قاسم نقشبندی مجددی کو بھی سلام، دیگر مریدین،
مُتَوَسِّلِین اور اہل خانہ و خاندان کو بھی میرا سلام۔
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کا جوابی پیغام

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا پیغام عیادت ملنے پر حضرت
علامہ مولانا مفتی غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب نے صوری
پیغام (Video Message) کے ذریعے امیر اہل سنت دامت برکاتہم
العالیہ کا شکریہ ادا کیا اور آپ کی درازی عُمر بالخیر کی دعا فرمائی۔

اسلامی کی دینی خدمات کو سراہا، اپنے مُتَعَلِّقین کو مدنی چینل دیکھنے اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی ہدایت فرمائی۔

حضرت مولانا شاہ اویس نورانی صدیقی سے تعزیت

حضرت مولانا شاہ اویس نورانی صدیقی کی 14 ماہ کی مدنی مٹی ہبہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا تھا۔ امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغام (Video Message) کے ذریعے اویس نورانی صاحب اور دیگر اہل خانہ سے تعزیت کی، انہیں صبر و ہمت کی تلقین کی اور ان کی ڈھارس بندھائی۔

حضرت مولانا شاہ اویس نورانی صاحب کا جوابی پیغام

امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تعزیتی پیغام کے جواب میں حضرت مولانا شاہ اویس نورانی صاحب نے یہ پیغام بھیجا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

محترمُ المقام، امیرِ اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ! آپ کا میری بیٹاریانی کے وصال پر تعزیتی پیغام ملا۔ اس دُکھ کی گھڑی میں آپ کا پیغام سُن کر دلی سکون ملا، آپ کا بہت شکریہ۔ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی آپ کا

سایہ شفقتِ اہل سنت پر دراز فرمائے۔ اپنی دعاؤں میں مزید یاد فرمائیے گا۔ وَالسَّلَامُ: اَخْتَرُ شَاہِ اَوِیْسِ نُوْرَانِی صَدِیْقِی

اس کے علاوہ شیخِ طریقت، امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغامات (Video Messages) کے ذریعے محسنِ رضا عطاری، مبلغِ دعوتِ اسلامی رجب رضا عطاری، رفیقِ مہروی عطاری، مُبلَغہ دعوتِ اسلامی بنتِ کلیم اللہ عطاریہ، مبلغِ دعوتِ اسلامی سید نثار شاہ عطاری (باب المدینہ کراچی) کی والدہ اور حافظ رضا احمد عطاری (باب المدینہ کراچی) کے والد کے انتقال پر لواحقین سے تعزیت فرمائی۔ امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صوری پیغام کے ذریعے عقیل عطاری اور ان کے صاحبزادے حسنین عطاری نیز صوتی پیغام (Audio Message) کے ذریعے حافظ ارشد عطاری مدنی (مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی) کے بھانجوں کے ابو محمد ندیم، حاجی عبدالعزیز خان عطاری (درہ بیزو، خیبر پختون خواہ) اور حادثے میں زخمی ہونے والے جامعۃ المدینہ کے طالب علم ذوالقرنین عطاری، سجاد عطاری کی عیادت اور ان کے لئے دعائے صحت فرمائی۔

امیرِ سنت کے صوتی پیغامات

محمد عمران عطاری مدظلہ العالی نے 11 اگست 2017ء کو مدنی چینل پر ہونے والے سلسلے ”مثالی معاشرہ“ میں بیان فرمایا کہ دعوتِ اسلامی کے تحت مائیک یا میگافون پر صدائے مدینہ لگانا منع ہے تو اس سلسلے میں مجھے لگا کہ مائیک یا میگافون پر صدائے مدینہ لگانے میں اپنے پیرِ طریقت کی نافرمانی کے پہلو نمایاں ہیں لہذا میں اپنے اس فعل سے توبہ کرتا ہوں اور امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں بھی معافی کا طلبگار ہوں۔ اگر آپ کے ذریعے سے

عاشقِ صدائے مدینہ کے لئے حکمت بھرے مدنی پھول

ایک اسلامی بھائی مائیک (Mic) یا میگافون (Megaphone) پر صدائے مدینہ لگاتے تھے، انہوں نے نگرانِ شوریٰ کے نام صوتی پیغام (Audio Message) میں اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا حاجی

میری یہ عرض امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ تک پہنچ جائے اور مجھے معافی مل جائے تو میرے دل و دماغ کو سکون مل جائے گا۔
(امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ تک جب یہ پیغام پہنچا تو فرمایا:)

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
عاشقِ صدائے مدینہ! اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!
مَا شَاءَ اللّٰہ! آپ چھ⁶ سات⁷ سال سے صدائے مدینہ لگا رہے ہیں، مرحبا! بیٹا! مجھے ایک بار کسی نے بتایا کہ ہم میگا فون (Megaphone) پر صدائے مدینہ دیتے تھے تو ایک دن ہمارے انتظار میں ایک آدمی کھڑا ہوا تھا اور اس نے ہمیں اشارہ کیا اور کہا کہ میگا فون نہیں چلانا، میرا بچہ بڑی مشکل سے سویا ہے وہ جاگ جائے گا، ہم نہیں مانے ہم سمجھے کہ یہ ”وہ“ ہے! دوسرے دن وہی شخص گلی کے کنارے کھڑا ہوا تھا اور ہم سے منتیں کر رہا تھا کہ ہم میگا فون (Megaphone) نہیں چلائیں، جب اس اسلامی بھائی نے مجھے اس طرح کا قصہ سنایا تو میری سمجھ میں آگیا اور میں نے کہا کہ اچھا ایسا معاملہ ہے تو صحیح ہے صدائے مدینہ لگانے کے لئے میگا فون کی ضرورت ہی کیا ہے؟ بچے تو بچے ہیں اور بچوں پر نماز فرض بھی نہیں ہے، پھر بے چارے مریض جو نہ جانے کس تکلیف میں مبتلا ہوں اور وہ اسلامی بہنیں جو اوّل وقت میں نماز فجر پڑھ کر سوئی ہوں کیونکہ ان کے لئے نماز فجر اوّل وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور انہیں جماعت سے نماز پڑھنے کی بھی اجازت نہیں ہے۔ ہمیں ایسا میگا فون (Megaphone) نہیں چاہئے کہ جس سے اسلامی بہنوں، مریضوں اور بچوں کو تکلیف ہو، یوں میں نے مدنی چینل کا دور آنے سے پہلے ہی میگا فون پر صدائے مدینہ لگانے کی ممانعت کے اعلانات کئے اور اس پر پابندی لگا دی تھی۔ ہو سکتا ہے مدنی چینل کے دور میں بھی کسی سوال کے جواب میں یا پھر کوئی ایسی بات چلی ہو کہ جس میں میں نے میگا فون پر صدائے مدینہ لگانے سے منع کیا ہو۔ میری اس میں کوئی حق تکلفی نہیں ہوئی ہے اور نہ ہی اس میں میرا کوئی حق العبد ہے کہ میں معاف کروں گا تو معاف ہو جائے گا۔ اللہ نہ کرے اس میں اگر

کسی بندے کا حق تلف ہو اہو، تو پھر توبہ بھی کرنی ہے اور اُس سے معافی بھی مانگنی ہے۔ میگا فون استعمال کرنا فی نفسہ کوئی گناہ کا کام نہیں ہے مگر یہ نیندیں خراب کرتا ہوگا، کوئی عبادت یا تلاوت کر رہا ہو اور ہمارے میگا فون کی زوردار آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائے گی تو اس کو تشویش ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کرم فرمائے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے، اگر آپ کو پتا ہے کہ اس کی وجہ سے فلاں فلاں کو تکلیف پہنچی ہے تو ان سے معافی مانگنی ہوگی نہ کہ مجھ سے، بیٹا! میں تو آپ سے متاثر ہوا ہوں کہ مَا شَاءَ اللّٰہ! آپ چھ⁶ سات⁷ سال سے صدائے مدینہ لگا رہے ہیں اور یہ چھوڑنا نہیں، بغیر میگا فون کے جاری رکھنا اور ہاں! میگا فون کے بغیر بھی ایسی گلا پھاڑ آواز نہ ہو کہ جس سے خود کو یا کسی اور کو تکلیف ہو یا نیچے کا گھر ہو اور بچہ چونک کر جاگ جائے لہذا موقع کی مناسبت سے اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے صدائے مدینہ لگائی جائے کہ ہر چیز میں اعتدال اچھا ہوتا ہے، اپنے کو بھی تکلیف نہ ہو اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیلاب زدگان کے لئے دعائے عافیت

اگست 2017 میں بہار (یوپی، ہند) کے کئی شہروں میں آنے والے سیلاب میں (ہند، ارشدی کابینت کی جمالی کابینہ کے) نگرانِ کابینہ مفتی حبیب الرحمن نظامی صاحب سمیت دیگر کئی اسلامی بھائیوں کے گھر متاثر ہوئے، مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمود عطاری نے رکنِ شوریٰ کے توسل سے امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں بذریعہ صوتی پیغام دعا کی مدنی التجا کی، جس پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے صوتی پیغام کے ذریعے فرمایا:

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِهِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ

سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
مبلغِ دعوتِ اسلامی مفتی حبیب الرحمن نظامی، مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی محمود عطاری! اَلْسَلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

حاجی عماد کے ذریعے آپ حضرات کے صوتی پیغامات سامعہ نواز ہوئے اور تحریری پیغام بھی ملا کہ بہار (یوپی، ہند) کے عاشقان

رسول اور ان کے گھر والے آزمائش و تکلیف میں مبتلا ہیں، بڑے ڈکھ کی بات ہے، امتحان کا وقت ہے، اللہ پاک تمام عاشقانِ رسول پر رحمت کی نظر فرمائے اور یہ پانی بغیر کوئی تباہی مچائے گزر جائے، پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صدقے میں آپ سب پر رحم و کرم ہو، صبر و ہمت سے کام لیجئے اللہ تعالیٰ مہربانی فرمائے گا۔
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شیخ طریقت، امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے قرآن پاک کی روزانہ ایک منزل پڑھنے والی اسلامی بہن کو صوتی پیغام کے ذریعے دعاؤں اور حوصلہ افزائی سے نوازتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا:

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
میری مدنی بیٹی حافظہ، مدرّسہ، مُبلّغہ،۔۔۔ بنتِ غلام حسین
عطاریہ مدرسۃ المدینہ للبنات، شعبہ حفظ، باب المدینہ (کراچی)
اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

آپ کے شعبے سے متعلق رکنِ شوریٰ نے مجھے یہ خوشخبری دی کہ مَآ شَاءَ اللہ! آپ روزانہ قرآن کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتی ہیں، مرحبا! مرحبا! دل بڑا خوش ہوا، اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی برکتوں سے آپ کو مالا مال فرمائے، آپ کا سارا خاندان اس سے فیض یاب ہو، آپ بے حساب مغفرت سے مشرف ہوں، آپ کو دونوں جہاں میں صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی برکتیں نصیب ہوں اور اللہ کرے دیگر اسلامی بہنوں کو بھی قرآن کریم کی تلاوت کا شوق پیدا ہو، بے چاری مدنی ٹیپاں قرآن کریم حفظ کرتی ہیں، پھر بڑی ہو کر امورِ خانہ داری میں مشغول ہو جاتی ہیں تو شاید ان میں کئی ایسی ہوں گی جنہیں حفظ بھلا دیا جاتا ہو گا لہذا ہر حافظہ کو کوشش کرنی چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ ضرور پڑھے بلکہ آپ روزانہ ایک منزل پڑھنے کی تحریک چلائیں۔ اللہ کرے کہ یہ پڑھنے میں کامیاب ہو جائیں، قرآن پاک پڑھنے کی جتنی عادت ہوگی اتنا ہی پڑھنے میں وقت بھی کم لگے گا، قرآن کریم کی برکتوں سے پڑھنا بھی سہل (یعنی آسان)

ہو جائے گا، تلاوت میں دل بھی لگ جائے گا اور پھر قرآن کریم کی برکت سے خود بخود بہت سارے مسائل حل ہو جائیں گے یہاں تک کہ قرآن کریم کی تلاوت کی مصروفیت کی وجہ سے اگر دعا کا موقع نہیں ملا تو بھی حاجات پوری ہو جائیں گی جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: ”رَبِّ تَعَالٰی فرماتا ہے جسے قرآن مجید کی تلاوت، ذکر و دعا کی مہلت نہ دے میں اُسے مانگنے والوں سے زیادہ عطا کروں گا۔“ (ترمذی، 4/425، حدیث: 2935)

جب جب قرآن کریم ختم ہو اور آپ کو یاد آجائے تو میرے مرحوم امی ابو، بھائی بہنوں اور دیگر عزیزوں کے ساتھ مجھے بھی ایصالِ ثواب ہو جائے تو مدینہ مدینہ کہ ایصالِ ثواب زندوں کو بھی ہوتا ہے۔ بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتی ہوں۔ (امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے مذکورہ اسلامی بہن کو تحفہ 100 روپے بھجوانے کی بھی ترکیب فرمائی)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ذمہ داری قبول کرنے پر دعاؤں سے نوازا!

نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي وَنُسَلِّمُ عَلَى رَسُولِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ
سگِ مدینہ محمد الیاس عطار قادری رضوی عفی عنہ کی جانب سے
میٹھے مدنی بیٹے جنید بن زم زم!
اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ!

مَآ شَاءَ اللہ! آپ نے مدنی انعامات کی ذمہ داری بلکہ ذمہ داریاں قبول فرمائیں، مرحبا! مدنی انعامات عام کرنے میں آپ کے ابو کا بہت بڑا کردار ہے، بس اب آپ نے بھی اپنے ابو کے نقشِ قدم پر چل کر کچھ کر دکھانا ہے، ابھی تو شروعات ہے آپ نے بہت کچھ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت، برکت، اخلاص نصیب کرے، آپ کا دل لگا دے اور آپ کو بے حساب بخشے، میرے لئے بے حساب مغفرت کی دعا کرتے رہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ادعوۃ اسلامی میں دھواں ہے



خیبر پختون خواہ میں کُتب میلے (Book Fairs) منعقد ہوئے جن میں مکتبۃ المدینہ کے بستے (Stalls) لگائے گئے۔ کثیر اسلامی بھائیوں سمیت متعدد شخصیات نے بھی بستوں کا دورہ کیا اور مکتبۃ المدینہ کی مطبوعات کے معیار کو سراہا۔ **بلڈرز کی نمائش میں**

مجلس خدام المساجد کا بستہ 12، 13، 14 اگست 2017ء کو ایکسپو سینٹر (Expo Centre) باب المدینہ (کراچی) میں تعمیراتی اداروں (Construction Companies) کی نمائش منعقد ہوئی۔ اس نمائش میں مساجد کی تعمیر کا فریضہ انجام دینے والی دعوتِ اسلامی کی مجلس خدام المساجد کا بستہ (Stall) بھی لگایا گیا۔ کثیر اسلامی بھائیوں نے بستے کا دورہ کیا اور دعوتِ اسلامی کی خدمات کو سراہا۔ **تربیتی اجتماعات** 11، 12، 13 اگست 2017ء بروز

جمعہ، ہفتہ، اتوار مطابق 18، 19، 20 ذوالقعدة الحرام 1438ھ دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ججز، وکلاء اور کورٹ اسٹاف کے لئے تین دن کے تربیتی اجتماع کا سلسلہ ہوا جس میں مختلف شہروں سے عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ شیخ طریقت امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ، نگرانِ شوریٰ مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مدظلہ العالی اور دیگر مبلغین نے شرکاء کی تربیت فرمائی۔ شرکائے تربیتی اجتماع نے امیر اہل سنت سے ملاقات کی سعادت پائی اور مختلف اچھی نیتوں کا اظہار بھی کیا۔

✽ 19، 20 اگست 2017ء بروز ہفتہ اتوار مطابق 26، 27 ذوالقعدة الحرام 1438ھ دعوتِ اسلامی کی مجلس ڈاکٹرز کے تحت میڈیکل کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے لئے دو دن کا تربیتی اجتماع عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں منعقد ہوا۔ تربیتی اجتماع میں شرکت کے لئے مختلف شہروں سے اسلامی بھائیوں کی باب المدینہ آمد ہوئی، مرکز الاولیاء (لاہور) ریلوے

مجلس حج و عمرہ کے مدنی کام حج و عمرہ کی سعادت پانے کے لئے حَرَامَیْن طَیْبَیْن کا سفر کرنے والے خوش نصیبوں کی خدمت اور انہیں اس مبارک سفر کے آداب نیز حج و عمرہ اور حاضری مدینہ منورہ کا درست طریقہ سکھانے کے لئے دعوتِ اسلامی کی مجلس حج و عمرہ سرگرم عمل ہے۔

ہر سال حکومتِ پاکستان کی طرف سے کوائف جمع کرنے اور انٹرویو کے بعد چند افراد کو حاجیوں کی تربیت کے لئے منتخب کیا جاتا ہے جنہیں Master Trainer کہا جاتا ہے۔ اس سال دعوتِ اسلامی کے 36 مبلغین Master Trainer کے طور پر منتخب ہوئے جنہوں نے حکومتی سطح پر منعقد 300 سے زائد حج تربیتی اجتماعات میں 50 ہزار سے زیادہ حاجیوں کی تربیت فرمائی نیز عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) سمیت ملک و بیرون ملک متعدد مقامات پر بھی حج تربیتی اجتماعات کا سلسلہ ہوا۔ باب المدینہ (کراچی)، پشاور، اسلام آباد، مرکز الاولیاء لاہور، مدینۃ الاولیاء ملتان، رحیم یار خان اور سردار آباد (فیصل آباد) میں موجود حاجی کمیٹیوں میں بھی مبلغین دعوتِ اسلامی نے خدمت سرانجام دی، یہاں تشریف لانے والے حاجیوں کو احرام باندھنے کا طریقہ سکھایا گیا نیز حاضری مدینہ کے آداب اور دیگر معلومات فراہم کی گئیں۔ سفر حج پر جانے والے خوش نصیبوں میں ہزاروں کی تعداد میں شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز تالیف ”رفیق الحرامین“ بھی تقسیم کی گئی۔ **مختلف**

کورسز دعوتِ اسلامی کی مجلس مدنی کورسز کے تحت جولائی 2017ء میں ملک و بیرون ملک 87 مختلف کورسز کروائے گئے جن میں تقریباً 1838 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی۔ **کتب میلوں میں مکتبۃ المدینہ کے بستے** 8، 9، 10 اگست 2017ء کو بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ اور رحمت آباد (ایٹ آباد)

اسٹیشن پر رکن شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو مدنی پھولوں سے نواز کر رخصت کیا۔ ❀ شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہفتے کو بعد نماز عشا ہونے والے مدنی مذاکرے کے بعد خصوصی مدنی مذاکرے میں میڈیکل کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ بعد ازاں اسلامی بھائیوں نے امیر اہل سنت سے ملاقات اور آپ کے ہمراہ نفل روزے کی سحری کی سعادت بھی پائی۔ اس تربیتی اجتماع میں دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ الْعَلٰی اور دیگر اراکین شوریٰ نے بھی شرکاء کی تربیت فرمائی۔ **مدنی حلقے** ❀ مجلس رابطہ کے تحت مرکز الاولیاء لاہور میں ایک مقامی اخبار کے دفتر اور گورنمنٹ جنرل ہسپتال میں مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ ❀ مجلس ذرائع آمد و رفت کے تحت قصور (پنجاب) میں مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا، ٹرانسپورٹ کے شعبے سے وابستہ اسلامی بھائیوں نے شریک ہو کر مدنی پھول حاصل کئے۔ **سنتوں بھرے اجتماعات** قصور پنجاب میں واقع حضرت بابا بلھے شاہ سید عبداللہ قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر سالانہ عرس مبارک کے موقع پر دعوت اسلامی کی مجلس مزارات اولیاء کے تحت سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ ہوا۔ مزار شریف پر حاضر ہونے والے زائرین کی بڑی تعداد سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوئی جنہیں دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن اور نگران ہجویری کابینات مرکز الاولیاء (لاہور) نے مدنی پھولوں سے نوازا ❀ باب المدینہ (کراچی) میں حضرت خواجہ حافظ حسن سخی سلطان منگھوپیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس پر مجلس مزارات اولیاء کے تحت سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا جس میں رکن شوریٰ و نگران عطاری کابینات نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، رکن شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کے ساتھ مزار شریف پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی بھی کی نیز صاحب مزار کے ایصالِ ثواب کے لئے قرآن خوانی کا بھی سلسلہ ہوا۔ ❀ مجلس شعبہ تعلیم (دعوت اسلامی) کے تحت مرکز الاولیاء (لاہور) اور قصور میں اساتذہ اجتماعات کا سلسلہ ہوا جس میں شعبہ تعلیم سے وابستہ کثیر اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ شرکاء کو فیضان نماز کو رس کرنے اور دعوت

اسلامی کے مدنی کاموں میں شرکت کی ترغیب دلائی گئی۔ ❀ مجلس رابطہ کے تحت پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے علاقے علی پور فراش میں شخصیات اجتماع منعقد کیا گیا جس میں رکن شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، کثیر اسلامی بھائی شریک ہو کر مستفید ہوئے۔ رکن شوریٰ نے زیر تعمیر مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کے تعمیراتی کاموں کا بھی جائزہ لیا۔ **جامعات المدینہ کے ناظمین کا تربیتی اجتماع** مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) میں جامعۃ المدینہ کے ناظمین کا تین دن کا تربیتی اجتماع ہوا جس میں پنجاب، خیبر پختون خواہ اور کشمیر کے ناظمین شریک ہوئے۔ اس تربیتی اجتماع میں دعوت اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اراکین نے تربیت فرمائی نیز شرکائے تربیتی اجتماع کو شیخ طریقت امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا صوری پیغام بھی دکھایا گیا۔ **المدینۃ العلمیۃ کی کاوشیں** مسلمانوں تک عمدہ اور صحت مند مواد پر مشتمل کتابیں پہنچانے کے لئے کوشاں دعوتِ اسلامی کے شعبۃ المدینۃ العلمیۃ کے درج ذیل 11 کتب و رسائل گزشتہ 3 مہینوں (جون، جولائی، اگست 2017ء) میں مکتبۃ المدینہ سے چھپ کر منظرِ عام پر آچکے ہیں: (1) صراط الجنان جلد 10، (2) معرفۃ القرآن جلد 4، (3) فیضانِ بی بی اُمّ سلیم (4) فیضانِ سلطان سخی سرور، (5) یتیم کسے کہتے ہیں؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 21)، (6) قطبِ عالم کی عجیب کرامت، (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 20)، (7) سفرِ مدینہ کے متعلق سوال جواب (فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط: 21)، (8) ولایت کا آسان راستہ (تصویرِ شیخ)، (9) دین و دنیا کی انوکھی باتیں (عربی کتاب "المُسْتَظَرُّ فِی کُلِّ فَنٍّ مُسْتَظَرُّ" کا اردو ترجمہ)، (10) انشاء العربیہ جزء اول، (11) صحابیات اور دین کی خاطر قربانیاں۔

درج ذیل چودہ (14) کتب و رسائل المدینۃ العلمیۃ سے فائنل ہو کر مکتبۃ المدینہ جاچکے ہیں اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ مستقبل قریب میں منظرِ عام پر آجائیں گے: (1) تفسیر سورہ نور، (2) معرفۃ القرآن جلد 5، (3) اللہ والوں کی باتیں (عربی کتاب

جائے؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط: 24)، (11) السراجیۃ مع شرح القبریۃ، (12) شرح التہذیب مع حاشیۃ فرح التقریب، (13) التفسیر البیضاوی مع حاشیۃ مقصود النواوی، (14) دیوان الحساسہ مع حاشیۃ زبدۃ الفصاحۃ۔

حلیۃ الاولیاء کا ترجمہ (جلد 6، (4) اللہ والوں کی باتیں جلد 7، (5) مدنی دورہ، (6) صحابیات اور شوقِ علمِ دین، (7) بہارِ نیت، (8) نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط: 22)، (9) شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ (فیضانِ مدنی مذاکرہ، قسط: 23)، (10) بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی



اسلامی بہنوں کی مدنی خبریں

رکنِ شوریٰ نے پردے کی رعایت کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ تربیت فرمائی۔ **تنظیم المدارس کے امتحانات میں نمایاں پوزیشن** جامعات المدینہ للبنات (دعوتِ اسلامی) کی طالبات کی بڑی تعداد نے تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان کے تحت امتحانات (1438ھ) میں حصہ لیا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نتائج (Results) کے مطابق درجہِ عالمہ میں اول (First)، دُوم (Second)، سُوْم (Third) جبکہ درجہِ عالیہ اور درجہِ عالمیہ میں دوم (Second) پوزیشن جامعات المدینہ کی طالبات نے حاصل کی۔ **مختلف کورسز:** 6 تا 27 اگست 2017ء باب المدینہ کراچی، سردار آباد (فیصل آباد)، گجرات، زم زم نگر حیدر آباد، گلزار طیبہ (سرگودھا) اور اسلام آباد میں فیضانِ قرآن کورس منعقد ہوا، 110 اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ **کے۔ جی سے ساتویں جماعت کی مدنی مینیوں اور ساڑھے چار سے سات سال تک کے مدنی مٹیوں کی مدنی تربیت کے لئے 2 گھنٹے دورانیے کے 19 دن کے ”فیضانِ حسنین کریمین کورس“ کا سلسلہ 3 جولائی 2017ء سے پاکستان کے مختلف شہروں میں 453 مقامات پر ہوا، تقریباً 6462 مدنی مینیوں اور مدنی مٹیوں نے کورس میں شرکت کی۔**

جامعات المدینہ للبنات کا آغاز: دعوتِ اسلامی جن ایک سو تین (103) سے زیادہ شعبہ جات میں دینِ اسلام کی خدمت کر رہی ہے ان میں سے ایک جامعۃ المدینہ بھی ہے جس کے ذریعے اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں درسِ نظامی (عالم، عالمہ کورس) کرنے کی سعادت پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسلامی سال 1438ھ میں پاکستان میں 19 نئے جامعات المدینہ للبنات (For Girls) کا آغاز ہوا۔ **تربیتی اجتماع:** 24 اگست 2017ء کو دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران حضرت مولانا ابو حامد محمد عمران عطاری مَدَّ ظِلُّہُ العالی نے جامعات المدینہ للبنات کے تربیتی اجتماع میں سنتوں بھرا بیان فرمایا۔ یہ بیان بذریعہ لنک ملک و بیرون ملک 237 جامعات المدینہ للبنات میں 13574 طالبات اور 427 فارغ التحصیل مدنیہ اسلامی بہنوں نے پردے میں رہ کر سننے کی سعادت پائی نیز مدنی چینل پر بھی یہ بیان براہِ راست (Live) دکھایا گیا۔ **کے۔ جی سے ساتویں جماعت کی مدنی مینیوں اور ساڑھے چار سے سات سال تک کے مدنی مٹیوں کی مدنی تربیت کے لئے 2 گھنٹے دورانیے کے 19 دن کے ”فیضانِ حسنین کریمین کورس“ کا سلسلہ 3 جولائی 2017ء سے پاکستان کے مختلف شہروں میں 453 مقامات پر ہوا، تقریباً 6462 مدنی مینیوں اور مدنی مٹیوں نے کورس میں شرکت کی۔**



بیرون ملک کی مدنی خبریں

سفر کیا۔ **تربیتی اجتماع:** 13 اگست 2017ء کو اٹلی میں منعقدہ تربیتی اجتماع میں رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرون ملک نے سنتوں بھرا بیان فرمایا، تقریباً 200 اسلامی بھائی شریک ہوئے۔ **مختلف کورسز:**

مدنی قافلوں کا سفر: نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے کے لئے برمنگھم (U.K) سے ایک مدنی قافلے نے 8 دن کے لئے ترکی جبکہ ایک اور مدنی قافلے نے 4 دن کے لئے ناروے (Norway) کا

اگست 2017ء میں موزمبیق کے شہر بیرا (Beira) میں واقع مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 7 دن کا فیضانِ نماز کورس ہوا * 17 جولائی 2017ء کو ہانگ کانگ میں 2 فیضانِ قرآن و حدیث کورس ہوئے جن میں تقریباً 60 اسلامی بھائیوں نے شرکت کی سعادت پائی، کورس کے اختتام پر عاشقانِ رسول نے سنتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلوں میں سفر بھی کیا۔ **مدنی حلقے:** 23 اگست 2017ء کو بینکاک (تھائی لینڈ) میں مقامی تاجر اسلامی بھائی کے گھر مدنی حلقہ کا سلسلہ ہوا جس میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سنتوں بھر بیان فرمایا۔ آئیوری کوسٹ (Ivory Coast) میں بھی مقامی اسلامی بھائیوں کے گھروں پر مدنی حلقوں کا سلسلہ ہوا۔ **سنتوں بھرے اجتماعات:** 26 اگست 2017ء بروز ہفتہ مکہ مکرمہ کی مقدس فضاؤں میں شخصیات اجتماع منعقد ہوا جس میں مختلف ممالک سے آنے والے علماء و مشائخ اور دیگر اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ رکنِ شوریٰ و نگرانِ مجلس بیرونِ ملک نے دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کا تعارف پیش کیا۔

قبولِ اسلام کی مدنی بہاریں
مدنی مرکز فیضانِ مدینہ برمنگھم (U.K) میں Devis نامی ایک **غیر مسلم** نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا جن کا اسلامی نام محمد حمزہ رکھا گیا، انہوں نے روزانہ فیضانِ مدینہ آکر اسلامی تعلیمات حاصل کرنے کی نیت کی۔ * 5 اگست 2017ء کو موزمبیق میں مدنی قافلے کی برکت سے 2 **غیر مسلموں** نے اسلام قبول کیا، ایک کا نام موسیٰ اور دوسرے کا نام بلال رکھا گیا * 26 اگست 2017ء کو ہانگ کانگ میں ایک چائینیز **غیر مسلمہ** نے دعوتِ اسلامی کے ذریعے قبولِ اسلام کی سعادت پائی، نو مسلمہ کا اسلامی نام عائشہ رکھا گیا۔ * ہند کے صوبے آندھرا پردیش کے ضلع اننت پور (Anantapur) میں مبلغِ دعوتِ اسلامی کے ذریعے ایک **غیر مسلم** نے 15 اگست 2017ء کو جبکہ ایک **غیر مسلم** نے 27 اگست 2017ء کو اسلام قبول کیا۔



اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک (overseas) کی مدنی خبریں

(راجستھان) میں ہوا۔ **تربیتی اجتماعات:** تجہیز و تکفین تربیتی اجتماعات 24، 25 اگست 2017ء کو ہند کے شہروں گوپی گنج (یوپی)، کو لکتہ اور مایاپور (مغربی بنگال) میں جبکہ 22 اور 28 اگست 2017ء کو برطانیہ (UK) کے شہروں بلیک برن، ڈیوس بری، مانچسٹر، اور بولٹن میں ہوئے، ہند میں 70 جبکہ برطانیہ میں 158 اسلامی بہنوں نے تربیت حاصل کی۔

مختلف کورسز: اسلامی بہنوں کے لئے 3 دن کا مدنی کام کورس 12، 13، 14 اگست 2017ء کو بلونیا (اٹلی) جبکہ 28، 29، 30 اگست 2017ء کو مالیکاؤں (مہاراشٹر، ہند) میں ہوا۔ شریک ہونے والی اسلامی بہنوں کی تعداد بالترتیب 30 اور 70 رہی۔ **فیضانِ حج و عمرہ** کورس برطانیہ (UK) کے شہروں ایلزبری (ALYSBURY)، ڈربی (Derby)، ہیکن ڈوانیک (HECKMONDWIKE) ڈیوس بری (Dewsbury) اور ہند میں آندھرا پردیش اور اودے پور



May Dawat-e-Islami prosper! Overseas Madani News

Blessings of embracing Islam ❖ Inspired by Islamic teachings, Davis, a non-Muslim, embraced Islam through a preacher of Dawat-e-Islami in Faizan-e-Madinah, Birmingham UK. The new Muslim was given an Islamic name 'Muhammad Hamzah'. He has intended to come to Faizan-e-Madinah daily in order to learn Islamic teachings. ❖ On 5th August 2017, by the blessings of a Madani Qafilah, two non-Muslims embraced Islam in Mozambique. One was named 'Musa' and the other 'Bilal'. ❖ On 26th August 2017, a Chinese non-Muslim woman embraced Islam through Dawat-e-Islami. She was given an Islamic name 'Aaishah'. ❖ On 15th August 2017, a non-Muslim in Anantapur district, Andhra Pradesh India, embraced Islam through a preacher of Dawat-e-Islami. Another non-Muslim embraced Islam on 27th August 2017. **Madani Qafilah news**

In order to promote the call to righteousness, a Madani Qafilah travelled from Birmingham UK to Turkey for 8 days whereas another Madani Qafilah travelled to Norway for 4 days. **Learning**

Ijtima' A member of Shura and the Nigran of Majlis Overseas delivered a speech in learning Ijtima', which took place on 13th August 2017, in Italy. Almost 200 Islamic brothers attended this learning Ijtima'. **Different courses** ❖ In August 2017, a 7-day Faizan-e-Namaz course was held in Faizan-e-Madinah, in Beira, Mozambique. ❖ On 17th July 2017, two Faizan-e-Quran and Hadees courses were held in Hong Kong, which were attended by 60 Islamic brothers. At the end of these courses, the devotees of Rasool travelled with Sunnah-inspiring Madani Qafilahs. **Madani**

Halqahs On 23rd August 2017, a Madani Halqah was conducted in the house of a local businessman Islamic brother. A preacher of Dawat-e-Islami delivered a Sunnah-inspiring speech. In Ivory Coast, Madani Halqahs were conducted in the houses of local Islamic brothers. **Sunnah-**

inspiring Ijtima'aat On 26th August 2017, an Ijtima' was held for personalities in Makkah attended by Islamic scholars from different countries and by other Islamic brothers. A member of Shura and Nigran of Majlis Overseas gave an introduction of the Madani activities of Dawat-e-Islami.



Madani News of Overseas Islamic Sisters

Different courses ❖ A 3-day Madani activities course for Islamic sisters was held in Bologna, Italy and Malegaon (Hind) with number of attendees 30 and 70 respectively. ❖ Faizan-e-Hajj and 'Umrah course was held in different cities of Britain and Hind. **Learning Ijtima'aat** Learning Ijtima'aat regarding bathing and shrouding the deceased were also held in different cities of Britain and Hind with number of attendees 58 and 70 respectively.

Dawat-e-Islami's Majlis for educational departments, Ijtima'at for teachers were held in Markaz-ul-Awliya (Lahore) and Kasur. A large number of Islamic brothers from the educational departments attended it and were persuaded to participate in the Madani activities of Dawat-e-Islami. Under the supervision of Majlis Rabitah, a Sunnah-inspiring Ijtima' for personalities was held at the Alipur Farash area of Islamabad – the capital of Pakistan – in which a member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech attended by a large number of Islamic brothers. The member of Shura was also briefed about the construction work of the Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Jami'a-tul-Madinah and Madrasa-tul-Madinah.

Madani News of Islamic Sisters



Inauguration of Jami'at-ul-Madinah for girls By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, 19 new Jami'at-ul-Madinah for girls were inaugurated in Pakistan in 1438 AH. **Learning Ijtima'** On 24 August 2017, Nigran of Dawat-e-Islami's Markazi Majlis-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari delivered a Sunnah-inspiring speech during a learning Ijtima' of Jami'at-ul-Madinah for girls. 13574 female students of 237 Jami'at-ul-Madinah for girls (within and outside Pakistan) and 427 Islamic sisters who have passed Dars-e-Nizami listened to this speech via a link, observing veil. Furthermore, this speech was also broadcast live on the Madani Channel. On 10, 11 and 12 August 2017, a 3-day learning Ijtima' for the responsible Islamic sisters of Jami'at-ul-Madinah for girls was held in Bab-ul-Madinah Karachi. During the Ijtima', the respected daughter of Ameer-e-Ahl-e-Sunnat and a responsible Islamic sister from the 'Aalami Majlis Mushawarat provided guidelines to the Islamic sisters. **Prominent positions in examinations held by Tanzeem-ul-Madaris** A considerable number of female students from Dawat-e-Islami's Jami'at-ul-Madinah for girls took the examinations held in 1438 AH by Tanzeem-ul-Madaris Ahl-e-Sunnat Pakistan. By the grace of Allah عَزَّوَجَلَّ, according to the results, the female students from Dawat-e-Islami's Jami'at-ul-Madinah gained first, second and third positions in the Aammah class and second position in the 'Aalimiyyah class. **Different courses** From 6 to 27 August 2017, 'Faizan-e-Quran Course' was held in Bab-ul-Madinah (Karachi), Sardarabad (Faisalabad), Zam Zam Nagar (Hyderabad), Gujrat, Gulzar-e-Taybah (Sargodha) and Islamabad. 110 Islamic sisters attended the course. A 19-day 'Faizan-e-Hasanayn Karimayn Course' was started on 3 July, 2017 at 453 places in different cities of Pakistan. The two hours daily duration course held for children was attended by more or less 6462 children.

Abu Bilal Muhammad Ilyas Attar Qaadiri دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّة and Nigran-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari provided the attendees with Madani pearls. Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for doctors, a 2-day learning Ijtima' was held at the global Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah Karachi on 19 and 20 August 2017. Islamic brothers from different cities came to Bab-ul-Madinah Karachi in order to attend the learning Ijtima'. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَّة answered the questions asked by the Islamic brothers related to the medical department during the Madani Muzakarah held on Saturday after Salat-ul-'Isha. Nigran-e-Shura Maulana Abu Haamid Muhammad Imran Attari also provided the attendees with Madani pearls.

Madani Halqahs Under the supervision of Majlis Rabitah Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madani Halqahs were held at a local newspaper office and in a government general hospital.

Learning Ijtima'aat for the administrators of Jami'aat-ul-Madinah A 3-day learning Ijtima' for the administrators of Jami'aat-ul-Madinah was held at the Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Madinah town Sardarabad (Faisalabad). Relevant Islamic brothers from Punjab, Khyber Pakhtunkhwa and Kashmir attended it. The members of Shura provided guidelines to the attendees.

Endeavours of Al-Madina-tul-'Ilmiyyah With the purpose of conveying excellent and authentic Islamic teachings to the Muslims, the following 12 books and booklets of Dawat-e-Islami's department 'Al-Madina-tul-'Ilmiyyah' have come out during the last three months (i.e. June, July and August, 2017): (1) Siraat-ul-Jinaan, volume 10 (2) Ma'rifat-ul-Quran, volume 4 (3) Faizan-e-Bibi Umm-e-Sulaym (4) Faizan-e-Sultan Sakhi Sarwar (5) Yateem Kisay Kehtay Hayn (6) Suwal Jawab (Madani Muzakarah, episode: 20) (7) Safr-e-Madinah kay Mutalliqa Suwal Jawab (Madani Muzakarah, episode: 21) (8) Qutb-e-'Aalam ki 'Ajeeb Karamat (9) Wilayat ka Aasaan Raastah (Tasawwur-e-Shaykh) (10) Deen-o-Dunya ki Anokhi Baatayn (an Urdu translation of the Arabic book 'الْبُسْطَرَفُ فِي كُلِّ فَنٍ مُسْتَظَرَفُ') (11) Insha'-ul-'Arabiyyah, Juz. 1 (12) Sahabiyyat aur Deen ki Khaatir Qurbaniyan. Moreover, the following 14 books and booklets have also been completed and are under the process of printing. They will also be published soon, اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ. (1) Tafseer Surah Noor (2) Ma'rifat-ul-Quran, volume 5 (3) Allah Walon ki Baatayn, volume 6 (an Urdu translation of the Arabic book 'Hilya-tul-Awliya') (4) Allah Walon ki Baatayn, volume 7 (5) Madani Daurah (6) Sahabiyyat aur Shauq-e-'Ilm-e-Deen (7) Bahar-e-Niyyat (8) Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 22) (9) Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 23) (10) Faizan-e-Madani Muzakarah (episode: 24) (11) Haashiyah Siraaji fil Meeraas (12) Haashiyah Sharh Tahzeeb (13) Haashiyah Tafseer Baydawi (14) Haashiyah Deewan-e-Hamaasah.

Madani Halqah held by Majlis Transport Under the supervision of Majlis Transport Kasur (Punjab), a Madani Halqah was held which was attended by the Islamic brothers related to the transport department.

Sunnah-inspiring Ijtima'aat Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for the Shrines of Saints, a Sunnah-inspiring Ijtima' was held on the occasion of the annual 'Urs of Baba Bulleh Shah Sayyid 'Abdullah Qaadiri in Kasur Punjab. Those visiting the shrine attended the Ijtima' in large number and were blessed with Madani pearls. Another Sunnah-inspiring Ijtima' was held in Bab-ul-Madinah Karachi by Majlis for the Shrines of Saints on the occasion of the 'Urs of Khuwajah Haafiz Hasan Sakhi Sultan Manghopir. A member of Shura delivered a Sunnah-inspiring speech. Under the supervision of

May Dawat-e-Islami prosper!

Madani News of Departments



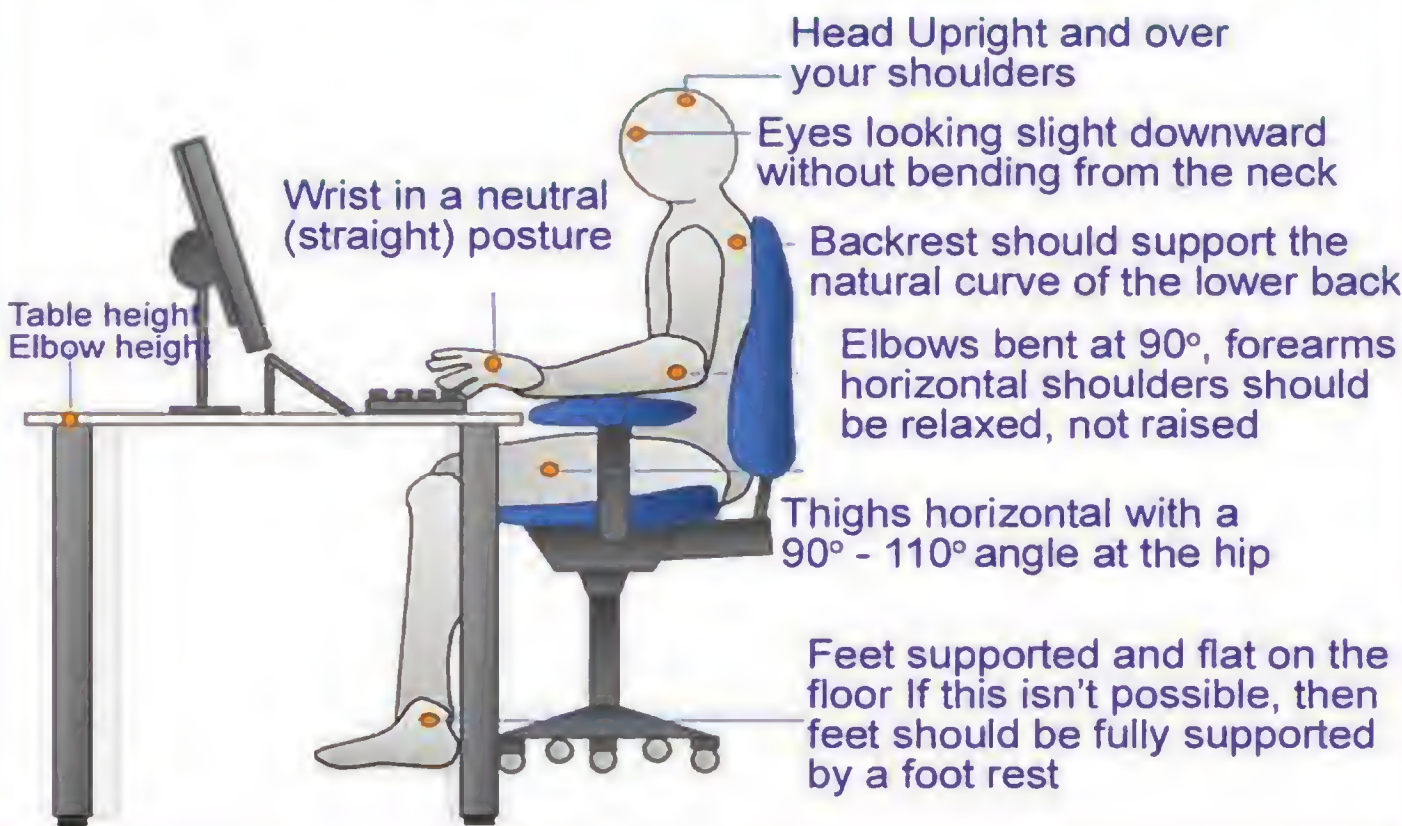
Madani activities performed by Majlis Hajj and 'Umrah

✦ Dawat-e-Islami's Majlis Hajj and 'Umrah is striving to serve the Hajj and 'Umrah pilgrims, teaching them the manners of journey and the correct method of performing Hajj and 'Umrah as well as of visiting the blessed city of Madinah. ✦ Every year, the government of Pakistan selects and assigns some individuals after interviewing them with providing proper guidance and training to the Hajj-pilgrims. These selected individuals are called "Master Trainers". This year, 36 preachers of Dawat-e-Islami were selected as "Master Trainers" who provided guidance and training to over fifty thousand Hajj-pilgrims during more than three hundred Hajj learning Ijtimaa't held by the government. Furthermore, Hajj learning Ijtimaa't were also held at several places within and outside Pakistan including the global Madani Markaz Faizan-e-Madinah, Bab-ul-Madinah Karachi. Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madina-tul-Awliya (Multan), Rahim Yar Khan and Sardarabad (Faisalabad). The preachers of Dawat-e-Islami also rendered their services at the 'Haji Camps' set in Bab-ul-Madinah Karachi, Markaz-ul-Awliya (Lahore), Madina-tul-Awliya (Multan), Rahim Yar Khan and Sardarabad (Faisalabad). Thousands of copies of the book 'Rafiq-ul-Haramayn' – authored by Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat *دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ* – were also distributed. **Different courses** Under the supervision of Dawat-e-Islami's Majlis for courses, '87 different courses' were offered within and outside Pakistan in June, 2017. The number of attendees was more or less 1838. **Stalls of Maktaba-tul-Madinah in book fairs** On 8, 9 and 10 August 2017, book fairs were organized in the Baluchistan University of Quetta and in Rahmatabad (Abbottabad) KPK during which stalls of Maktaba-tul-Madinah were arranged. A large number of Islamic brothers including several personalities visited these stalls, appreciating the standard of Maktaba-tul-Madinah's publications. **Stall of Majlis Khuddam-ul-Masajid during the exhibition held by builders** On 12, 13 and 14 August 2017, an exhibition was held by the construction companies at the Expo Centre Bab-ul-Madinah Karachi. During the exhibition, a stall of Dawat-e-Islami's Majlis Khuddam-ul-Masajid, which constructs Masajid, was also held. A large number of Islamic brothers visited the stall, appreciating the services being rendered by Dawat-e-Islami. **Tarbiyyati (learning) Ijtimaa't** ✦ On 11, 12 and 13 August 2017, a 3-day learning Ijtimaa't was held at the global Madani Markaz of Dawat-e-Islami for judges, lawyers and courts' staff. Devotees of Rasool from different cities attended it. Shaykh-e-Tareeqat, Ameer-e-Ahl-e-Sunnat 'Allamah Maulana

”یارب کرم کر“ کے نو حروف کی نسبت سے کمپیوٹر وغیرہ استعمال کرنے والوں کے لئے 9 مدنی پھول

- آز: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطاء قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ
- ① کمپیوٹر مانیٹر کی جگہ کمپیوٹر ایل سی ڈی (L.C.D) یا ایل ای ڈی (L.E.D) آنکھوں کے لئے کم نقصان دہ ہے
 - ② کمپیوٹر اسکرین (Screen) کی روشنی زیادہ تیز نہ رکھیں اور نہ ہی سیوریہ یا ٹیوب لائٹ کا عکس اس پر پڑنے دیں
 - ③ اسکرین پر توجہ رکھنے کی کوشش پلکیں جھپکانا کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں میں تکلیف ہو سکتی ہے، لہذا حسبِ معمول پلکیں جھپکاتے رہئے
 - ④ پنکھے (Fan) وغیرہ کی ہوا براہِ راست آنکھوں پر نہ پڑنے دیجئے
 - ⑤ آنکھوں اور اسکرین کا درمیانی فاصلہ 2 سے اڑھائی فٹ رکھئے
 - ⑥ اسکرین کو آنکھوں سے 4 یا 5 اینچ (Inch) نیچے ہونا چاہئے
 - ⑦ اگر نظر کے عینک (Glasses) استعمال کرتے ہیں تو کمپیوٹر پر کام کرتے وقت بھی اسے پہنے رہئے
 - ⑧ ہر 19 منٹ بعد اسکرین سے نظریں ہٹا کر 19 فٹ دور رکھی چیز کو 19 سیکنڈ دیکھ لیجئے۔ مثلاً سبز گنبد

کمپیوٹر استعمال کرتے وقت بیٹھنے کا بہتر انداز



شریف کا ماڈل (Model) رکھ لیا اور ہو بھی مدینے کے رخ پر ⑨ حدیث شریف میں ہے: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اشید ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اُگاتا ہے۔ (ابن ماجہ، 4/115، حدیث: 349) ہو سکے تو سوتے وقت روزانہ اشید سرمہ لگالیا کریں۔

تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں 103 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے دینِ اسلام کی خدمت کے لئے کوشاں ہے۔



ISBN 978-969-631-936-8
0132019



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

